UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234519

UNIVERSAL
LIBRARY

تاریخ عروج الاسلام

۹۹۹

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتدائے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفائے راشدین وبنی امیہ

وبنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۵ھ تک کا

ایسے شرح وبسط سے لکھا گیا ہے کہ ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد اول

جس مین ابتدائے آفرینش عالم وآدم سے حضرت موسی علیہ السلام سے پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر

عرب اور عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال بڑی تفصیل سے مندرج ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم مرتبہ علوم وفنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبعشد

سنہ ۱۸۱۳ء

999

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد اول

فقرہ	مضمون	صفحہ
	فہرست مضامین - -	
	دیباچہ مترجم - - -	
	اصل کتاب - -	
۱	حمد پروردگار عالم و نعت نبی صلعم - - -	۲۳
۲	کتب تواریخ کا تاریخی مقاصد پر حاوی نہ ہونا - -	۲۴
۳	مصنف کا ایک جامع اور کامل کتاب لکھنا - - -	۲۵
۴	مصنف کا تاریخ طبری اور اور کتابوں سے مضامین لینا۔	〃

فقرہ	مضمون	صفحہ
۵	مضامین کی صحت - -	۲۶
۶	کتاب کے مضامین کی ترتیب وغیرہ	۲۷
۷	کتاب کے اتمام میں کم توجہی اور دوستوں کی اوس کے سماعت کے لئے تاکید - - -	۲۸
۸	مصنف کا پادشاہ کی تائید سے کتاب کا تمام کرنا اور اپنا انکسار ظاہر کرنا۔ -	〃
۹	بعض لوگوں کا تاریخ کو نظر حقارت سے دیکھنا۔ - - -	۳۰
۱۰	تاریخ کے دینوی فوائد - -	〃
۱۱	تاریخ کے اخروی فوائد - -	۳۲

نقرہ	مضمون	صفحہ
	وہ وقت کہ جس سے اسلام مین تاریخ لکھنا شروع ہوئی	
۱۲	حضرت عمر کا تاریخ کی ابتدا ہجرت رسول اللہ سے مقرر کرنا - -	۳۴
۱۳	عربون کی قدیمی تاریخین - -	۳۵
	زمانہ	
۱۴	زمانہ اور اس لفظ کا استعمال - -	۳۷
	کل زمانہ ابتدا سے آخر تک کتنا ہے	
۱۵	ابتدا سے سنہ ہجری تک کی مدت احادیث سے - - -	//
۱۰	یہود و نصاریٰ کے نزدیک زمانہ ماضیہ کی تعداد - - -	۳۸
۱۷	مجوس کے نزدیک کیومرث کا آدم ہونا اور زمانہ کی تعداد -	//
	ابتدای خلق اور یہ کہ اول کون پیدا ہوا	
۱۸	اللہ تعالیٰ کا قلم کو سب سے اول	

نقرہ	مضمون	صفحہ
۱۸	پیدا کرنا - - - -	۳۹
۱۹	قلم کے بعد کیا کیا پیدا ہوا - -	۴۰
۲۰	عرش کرسی پانی ہوا تاریکی کی پیدایش - - - - - -	۴۱
۲۱	کون کون شے کون کون روز پیدا ہوئی - - - - - -	۴۲
۲۲	پیدایش کس طرح ہوئی - -	//
۲۳	پیدایش کے چھ دنون کا طول -	۴۴
	رات دن مین سے کون پہلے پیدا ہوا	
۲۴	رات دن سے پہلے پیدا ہوئی ہے	//
۲۵	شمس و قمر کا گاڑی مین چڑھکر چلنا اور	
	اس حدیث کا جھوٹ - - -	۴۶
۲۶	خاتمہ تمہید - - - -	//
	ابلیس اور اوسکی حکومت کی ابتدا اور حضرت آدم سے اوسکا طغیان	
۲۷	ابلیس دنیا کا سب سے اول بادشاہ - - - -	۴۷

فقرہ	مضمون	صفحہ
	ابلیس کی بادشاہی اور اوس کی مملکت مین حوادث - - -	
۲۸	ابلیس آسمان کا بادشاہ اور خازنِ جنت - - -	۴۸
۲۹	زمین پر سب سے اول جنون کی سکونت اور ابلیس کا اون کو پہاڑون اور جزیرون مین نکالنا - - -	۴۹
۳۰	ابلیس کا غرور اور اوس کا سبب	〃
	آدم علیہ السلام کی پیدائش	
۳۱	آدم کی پیدائش کی نسبت اللہ تعالےٰ کی فرشتون سے باتین - -	۵۱
۳۲	اللہ تعالیٰ کا زمین سے آدم کے بنانے کے لئے مٹی منگانا - - - - -	۵۲
۳۳	آدم کے پتلے کی مٹی کا خمیر ہونا	〃
۳۴	آدم کا پتلا بننا اور ابلیس اور فرشتون کا اوس سے خوف - - -	۵۳
۳۵	آدم مین روح کا پڑنا - - -	۵۴
۳۶	آدم کو فرشتون کا سجدہ اور ابلیس کا غرور اور جنت سے نکلنا - -	〃
۳۷	اللہ کا ابلیس اور آدم کو ایک دوسرے کے مقابلہ کی قوت دینا - - -	۵۶
۳۸	آدم اور فرشتون کا سلام - -	۵۷
۳۹	اللہ تعالیٰ کا آدم کو نام بتانا اور فرشتون کی اوسنے بے علمی - - -	〃
	آدم کا جنت مین رہنا اور پھر وہان سے نکلنا -	
۴۰	ابلیس کا جنت سے اخراج - -	۵۹
۴۱	آدم کا جنت مین رہنا اور اون کی تسکین کے لئے حوا کی پیدایش - - - -	〃
۴۲	آدم کو دانہ گندم سے ممانعت اور شیطان کا سانپ کے ذریعہ سے جنت مین جانا - - - -	۶۰
۴۳	ابلیس کا آدم و حوا کو بہکانا - -	۶۱
۴۴	آدم کا گیہون کھانا اور اپنا ستر اوسی	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	معلوم ہونا - - - - -	٦٢
٤٥	اللہ تعالیٰ کا عورت اور زمین اور سانپ کو سزا دینا اور آدم و حوا اور ابلیس کو زمین پر بھیجنا - - - -	〃
	وہ دن جس مین آدم جنت مین گئے اور پھر وہان سے نکلے اور توبہ کی	
٤٦	جمعہ کے دن کی فضیلت - -	٦٣
٤٧	آدم کے جنت مین رہنے کی مدت پر بحث - - - -	٦٤
	اوس مقام کا ذکر جہان آدم و حوا زمین پر گرے	
٤٨	آدم و حوا ابلیس اور سانپ کے گرنے کا مقام - - -	٦٥
٤٩	آدم کے قد کا طول اور اوس کا گھٹنا - - - - -	٦٦
٥٠	آدم و حوا کا لباس - - -	〃
٥١	حضرت آدم کا خانہ کعبہ کو بنانا اور حج کرنا - - - - -	٦٧

فقرہ	مضمون	صفحہ
٥٢	جنت کے پھل اور خوشبوئین وغیرہ دنیا مین - - - - -	٦٨
٥٣	جبرئیل کا آدم کو گندم کی زراعت سکھانا - - - - -	٦٩
٥٤	حضرت آدم کا حج اور توبہ کرنا اور بیت اللہ کی عظمت - -	〃
	ذریت آدم کی پیدائش اور اونسے میثاق لینا	
٥٥	روز ازل مین جنتی اور دوزخیون کی تفریق - - - -	٧١
	عہد آدم کے حوادث دنیا مین	
٥٦	آدم کی اولاد حوا کے بطن سے	٧٢
٥٧	آدم کی اولاد مین نکاح کا قاعدہ اور بار امانت سے آسمان زمین کا انکار - - - - -	٧٣
٥٨	قابیل کا اپنی بہن کی خواہش کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اوس کی قربانی نامنظور کرنا - - - -	٧٤

فقرہ	مضمون	صفحہ
۵	قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا اور اوسکی لاش کا چھپانا - - - - -	۷۵
۰	قابیل کا عدن کو بھاگنا اور قتل ہونا	۷۷
۰	یہ قاتل و مقتول آدم کے صلبی بیٹے تھے - - - - -	۷۸
۶	کیومرث آدم نہیں بلکہ فارس کا بادشاہ تھا - - - - -	۸۰
۰	کیومرث اور اوسکی اولاد کی تاریخ سے تاریخ کا بیان اقرب الی التحقیق ہے - - - - -	۸۱
۰	حضرت آدم نبی مرسل تھے اور پیغمبرون کی تعداد - - -	۸۲
	حضرت شیث کی ولادت	
۶	شیث کی پیدائش اور ولی عہدی	۸۳
۰	کیومرث آدم ہے اور اوس کی اولاد آدم کی اولاد ہے اور ہوشنگ دنیا کا سب سے اول بادشاہ ہے	″
	حضرت آدم علیہ السلام کی وفات	
۷۶	حضرت اوریس اور خیاطی اور تحریر کی	
۷۷	آدم کا شیث کو علم دینا - - -	۸۵
۶۸	سلام کا طریق - - - - -	″
۶۹	حضرت آدم کی عمر اور داؤد کو اپنی عمر مین سے عمر دینا - - - -	۸۶
۷۰	حضرت آدم کی تجہیز و تکفین اور مقام قبر - - - - -	۸۸
	شیث ابن آدم علیہ السلام	
۷۱	حضرت شیث اور اونکی پیدائش و وفات - - - - -	۸۹
۷۲	انوش قینان مہلائیل یرد اور ریس متوشلخ کا وصی ہونا - - -	۹۰
	حوادث جو حکومت شیث سے حکومت یرد تک واقع ہوئی	
۷۳	قابیل کی آتش پرستی - - -	۹۱
۷۴	قابیل کی اولاد اور لہو و لعب - -	″
۷۵	مہلائیل یا ہوشنگ اور اوس کے وقت کی تہذیب - - - -	۹۳

فقرہ	مضمون	صفحہ
	ایجاد اور بیوراسپ کی بادشاہی	۹۴
	مملکت طہمورث	
۷۷	طہمورث بابل کا اول بادشاہ اور اوس کے زمانہ کی تہذیب اور	
	فارسی خط اور روزہ کی ایجاد -	۹۶
	خنوخ یعنی ادریس علیہ السلام	
۷۸	حضرت ادریس اور اون کا اپنی اولاد کو قابیل کی اولاد سے ملنے	
	کو منع کرنا - - - -	۹۷
۷۹	متوشلخ اور لمک اور اون کے	
	لوگون کا قابیلیون مین جا ملنا -	۹۸
۸۰	حضرت نوح اور اون کی نبوت اور	
	کشتی - - - - -	″
	مملکت جمشید	
۸۱	جمشید اور اوسکے وقت کی بعض	
	ترقیان - - - - -	۱۰۰
۸۲	جمشید کا غرور اور اوس کی تباہی	۱۰۲
۸۳	بیان بالا قرین قیاس نہین اور	
	اہل فارس کا جہل - - -	″

فقرہ	مضمون	صفحہ
	حضرت نوح کے زمانہ کے حوادث	
۸۴	وہ قوم جن کی طرف حضرت نوح بھیجے گئے تھے اور صابئیون	
	کا مذہب - - - -	۱۰۳
۸۵	حضرت نوح کی رسالت اور اون	
	کے قوم کی معصیت اور نوح	
	کا اون پر بد دعا کرنا - - -	۱۰۴
۸۶	حضرت نوح کا کشتی کو تیار کرنا -	۱۰۶
۸۷	طوفان کی علامت اور کعبہ کا	
	آسمان پر اُٹھ جانا - - - -	۱۰۷
۸۸	کشتی مین آدمی جانور وغیرہ اور	
	اون کی تعداد - - -	۱۰۸
۸۹	طوفان کا آنا اور تمام دنیا کا غرق	
	ہونا - - - - -	۱۰۹
۹۰	طوفان کا خاتمہ اور حضرت نوح	
	کا ثامنین مقام مین بسنا - -	۱۱۰
۹۱	مجوس کا طوفان سے انکار اور	
	حضرت نوح کا آدم ثانی ہونا - -	۱۱۱

فقرہ	مضمون	صفحہ
	بیوراسپ جو ازدہاق کا نام ہے اور جسے عرب ضحاک کہتے ہین	
۹۲	ضحاک کون اور کیسا تھا اور اوس کے کندہون پر کے بدگوشت	۱۱۲
۹۳	کاوی کا خروج اور ضحاک کا بھاگنا اور درفش کاویان	۱۱۳
۹۴	فریدون کی بادشاہی اور ضحاک کی گرفتاری	۱۱۴
۹۵	بیوراسپ کی ایک اور روایت جو زیادہ تر قرین قیاس ہے	۱۱۶
	ذریت حضرت نوح علیہ السلام	
۹۶	حضرت نوح کے بیٹے سام حام یافث	۱۱۷
۹۷	سام کی نسل کی قومین	۱۱۸
۹۸	یافث کے نسل کی قومین	۱۲۰
۹۹	بنی حام کی فرقہ اور شام کی ملک کی قومین	″
۱۰۰	سام کی اولاد کی عمرون کی تعداد	۱۲۱
۱۰۱	قحطان کی نسل	۱۲۲

فقرہ	مضمون	صفحہ
	فریدون کی حکومت	
۱۰۲	فریدون کون تھا اور اوس کی خوبیان	۱۲۲
۱۰۳	فریدون کا بیٹون مین ملک کو تقسیم کرنا	۱۲۳
۱۰۴	فریدون کا نمرودیون کو قتل کرنا	۱۲۴
	حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیانی زمانہ کے حوادث	
۱۰۵	حضرت ہود کی نبوت اور بنی عاد کا اونکو نہ ماننا	″
۱۰۶	بنی عاد پر خشک سالی کا آنا اور مکہ کو استسقا کے لئے بعض لوگونکا جانا اور عاد ثانی کی ابتدا	۱۲۵
۱۰۷	قیل کا دعا مانگنا اور سیاہ بادل کو لینا	۱۲۷
۱۰۸	قوم عاد کی باد صرصر سے ہلاکت	۱۲۸
۱۰۹	لقمان بن عاد کی اور حضرت ہود کی عمر	۱۲۹

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۱۰	عاد کی لاشون کو پرندون کا لیجانا اور ہوا کی شدت - - -	۱۲۹
۱۱۱	قوم ثمود اور حضرت صالح کی نبوت	۱۳۰
۱۱۲	حضرت صالح کا اونٹنی کو پتھر سے نکالنا اور چند آدمیون کا اون پر ایمان لانا - - - -	۱۳۱
۱۱۳	ثمود اور ناقہ صالح کا چشمہ سے باری باری سے پانی پینا - -	۱۳۲
۱۱۴	اوس لڑکے کا پیدا ہونا جس نے ناقہ کی کونچین کاٹین - -	″
۱۱۵	نو آدمیون کا حضرت صالح کے قتل کو جانا اور خود ہی قتل ہونا -	۱۳۳
۱۱۶	قدار کا ناقہ کو قتل کرنا اور بچے کا بھاگ جانا - - - -	۱۳۴
۱۱۷	قوم ثمود کی ہلاکت اور ایک آدمی کا بچنا - - - - -	۱۳۶
۱۱۸	بنی صلعم کا ثمود کی بستی مین جانا اور حضرت صالح کا اخیر زمانہ - - -	۱۳۷
۱۱۹	عاد و ثمود اور حضرت ہود و صالح سے نوریت والون کی نا واقفیت -	۱۳۷
	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکے زمانہ کے بادشاہان عجم	
۱۲۰	حضرت ابراہیم کا مولد و مسکن اور زمانہ ولادت - - -	۱۳۸
۱۲۱	حضرت ابراہیم کی ولادت اور پرورش غارمین - - -	″
۱۲۲	آذر کا غار سے حضرت ابراہیم کو لانا - - - - - -	۱۳۹
۱۲۳	حضرت ابراہیم کا خدا کو پہچاننا -	۱۴۰
۱۲۴	حضرت ابراہیم کی نسبت مشہور ہونا کہ وہ بتون کو نہین مانتے - -	۱۴۱
۱۲۵	حضرت ابراہیم کا بتون کو توڑنا -	۱۴۲
۱۲۶	بتون کے توڑنے پر حضرت ابراہیم کی نمرود سے اور بت پرستون سے بحث - - - - - -	۱۴۳
۱۲۷	نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنا اور آگ کا اونہین کچھہ نقصان	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	نہ پہونچانا - - - - - -	۱۴۵
۱۲۸	حضرت ابراہیم کا آگ سے باہر نکلنا - - - - - -	۱۴۶
۱۲۹	حضرت ابراہیم پر بعض لوگون کا ایمان لانا اور حضرت لوط و اسحاق و یعقوب کی ہمبیان اور بی بی سارہ	۱۴۷
	حضرت ابراہیم اور اونکے ساتھ کے مومنین کی ہجرت - -	
۱۳۰	حضرت ابراہیم کا مصر کو ہجرت کرنا اور فرعون کا بی بی سارہ کو بلانا اور بی بی ہاجرہ کا اونہین دینا - -	۱۴۸
۱۳۱	حضرت ابراہیم کا جھوٹ بولنا -	۱۵۰
	حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت اور اون کا مکہ کو جانا	
۱۳۲	بی بی ہاجرہ کے پیٹ سے حضرت اسمعیل کی ولادت - -	״
۱۳۳	حضرت ابراہیم کا مصر سے شام کو آنا اور سبع کا کنوان - - -	۱۵۱

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۳۴	حضرت اسحاق کی ولادت اور سارہ کا ہاجرہ کو نکالنا اور اون کا مکہ جانا - - - - - -	۱۵۱
۱۳۵	حضرت ابراہیم کا بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو مکہ مین چھوڑ جانا	۱۵۲
۱۳۶	چاہ زمزم اور سعی صفا و مروہ کی اصل وجہ - - - -	۱۵۳
۱۳۷	حضرت اسمعیل کا جرہم سے عربی سیکھنا اور عرب المتعربہ - -	۱۵۴
۱۳۸	حضرت ابراہیم کا مکہ جانا اور حضرت اسمعیل کا جرہمی بی بی کو طلاق دینا - - - - - - -	״
۱۳۹	حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل کے ملنے کو آنا - - -	۱۵۵
۱۴۰	زمزم کی دوسری روایت - -	۱۵۶
	بیت الحرام مکہ کی تعمیر	
۱۴۱	حضرت ابراہیم و اسمعیل کا خانہ کعبہ کو بنانا - - - - -	۱۵۷
۱۴۲	حضرت ابراہیم کا مناسک حج	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	سب کو بتانا - - - -	۱۵۸
	قصۂ ذبیح	
۱۴۳	حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کے ذبیح ہونے مین اختلاف -	۱۶۰
	وہ لوگ جو حضرت اسحاق کو ذبیح بتاتے ہین -	
۱۴۴	وہ لوگ جن کی راے مین حضرت اسحاق ذبیح ہین اور ذبح کے وقت شیطان کا بہکانا -	۱۶۱
۱۴۵	حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کی عزت - - - - -	۱۶۲
	وہ لوگ جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین -	
۱۴۶	جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین اون کے دلائل - -	۱۶۳
	وہ سبب جس سے حضرت ابراہیم کو ذبح کا حکم ہوا تھا اور ذبح کا حال	
۱۴۷	ذبح کا سبب - - - -	۱۶۴
۱۴۸	ابلیس کا حضرت ابراہیم وغیرہ کو بہکانا مگر بے سود - - - -	۱۶۵
۱۴۹	حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل کو ذبح کے لئے لیجانا اور بیٹے کا باپ کی اطاعت کرنا اور خدا تعالیٰ کا اونکے بجاے فدیہ بھیجنا - -	″
	وہ باتین کہ جنکا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے امتحان لیا - - -	
۱۵۰	قرآن شریف مین جو حضرت ابراہیم کے حق مین کلمات کا لفظ آیا ہے اوسکے معنی - - - - -	۱۶۶
	اللہ کا دشمن نمرود اور اوس کی ہلاکت	
۱۵۱	نمرود کا گدھون کو صندوق مین باندھکر آسمان کو اڑنا - - -	۱۶۹
۱۵۲	صرح نمرود اور زبانون مین گڑبڑی	۱۷۱
۱۵۳	اسبات کا غلط ہونا کہ نمرود گھگنا نہ تھا	″
۱۵۴	نمرود اور نمرودیون کی مچھرون سے	

نمبر	مضمون	صفحہ
	ہلاکت - - - - - -	۱۷۱
۱۴	نمرود اور بخت نصر اہل فارس کے عامل تھے اور حضرت ابراہیم کا ضحاک کے زمانہ مین ہونا - -	۱۷۲
	حضرت لوط اور اون کی قوم کا قصہ	
۱۵	حضرت لوط اور اون کی قوم کی بدکاری - - - - -	۱۷۴
۱۵	فرشتون کا حضرت ابراہیم کے یہان لڑکون کی صورت مین مہمان بنکر آنا - - - -	۱۷۵
۱۵	فرشتہ کا بی بی سارہ کو اسحاق اور یعقوب کے پیدا ہونے کی بشارت دینا - - - - -	۱۷۶
۱۵	حضرت ابراہیم اور فرشتون سے قوم لوط کے عذاب کی نسبت گفتگو - - - - -	۱۷۷
۱۶۰	فرشتون کا حضرت لوط کے گھر جاکر مہمان ہونا - - -	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۶۱	حضرت لوط کی قوم کا فرشتون کی جستجو مین اونکے پاس آنا - -	۱۷۸
۱۶۲	حضرت لوط کی قوم کی تباہی - -	۱۷۹
	حضرت ابراہیم کی بی بی سارہ کی وفات اور حضرت ابراہیم کی اولاد اور بیبیان	
۱۶۳	حضرت ابراہیم کی بیبیان اور اولاد - - - - -	۱۸۱
۱۶۴	حضرت ابراہیم کی وفات اور ایک مہمل کہانی - - - -	〃
۱۶۵	حضرت ابراہیم کے صحیفے اور اون کے بعض مضامین اور ابراہیم کی ایجادین - - - -	۸۳
	حضرت اسماعیل بن ابراہیم کی اولاد کا ذکر	
۱۶۶	حضرت اسمعیل کی اولاد اور اونکی رسالت اور عربون کا اون کی اولاد مین ہونا - - -	۸۴
	حضرت اسحاق اور اُنکی	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	اولاد	
۱۶۷	حضرت اسحٰق کے بیٹے عیص اور یعقوب اور یعقوب کے بیٹے	۱۸۵
۱۶۸	حضرت اسحٰق کا حضرت یعقوب اور اونکے بھائی عیص کو دعا دینا	۱۸۶
۱۶۹	حضرت یعقوب کا بھاگنا اور ماموں کی بیٹیون سے نکاح کرکے پھر آنا اور حضرت اسحاق کی وفات	۱۸۷
	حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ	
۱۷۰	حضرت ایوب اور ابلیس کا اون پر مسلط ہونا اور اونکے مصائب اور اوسکا سبب	۱۸۸
۱۷۱	حضرت ایوب کی مصیبت کا دوسرا سبب	۱۹۱
۱۷۲	حضرت ایوب کا اپنی بی بی سے ناراض ہونا	۱۹۲
۱۷	حضرت ایوب کی دعا پر اللہ تعالیٰ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کا اونہین شفا دینا اور گھر والون کا زندہ کرنا	۱۹۲
۱۷۴	حضرت ایوب پر طلائی ٹیڑیون کی بارش اور اون کی عمر اور دعا	۱۹۳
۱۷۵	تین شخصون کا حضرت ایوب کو ملامت کرنا اور ایک لڑکے کا اونہین جواب دینا اور حضرت ایوب کا اون سے ناراض ہونا	۱۹۴
۱۷۶	حضرت ایوب سے اور اللہ تعالیٰ سے جواب سوال اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی	۱۹۷
۱۷۷	حضرت ایوب کی وفات اور حضرت ذوالکفل اور شعیب نبی	۲۰۰
	حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ	
۱۷۸	حضرت یعقوب اور اون کی بہن کی محبت حضرت یوسف سے اور حضرت یوسف پر چوری کا	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	الزام - - - - -	۲۰۱
۱۷۱	حضرت یوسف کا خواب دیکھنا اور	
	بھائیون کا اونسے حسد کرنا - -	۲۰۲
۱۸	حضرت یوسف کے بھائیون کا	
	خواب کو سنکر اون کے نکالدینے	
	کا مشورہ لینا - - - - -	۲۰۳
۱۸۱	حضرت یعقوب کا حضرت یوسف	
	کے بھائیون کی درخواست	
	پر اونھین اونکے ساتھ جنگل کو بھیجنا	۲۰۴
۱۸	حضرت یوسف کے بھائیون کا	
	اونھین مارنا پیٹا اور کنوے مین	
	ڈالدینا - - - - -	۲۰۵
۱۸۱	بھائیون کا باپ سے کہنا کہ یوسف	
	کو بھیڑیا کھا گیا - - - -	۲۰۷
۱۸	مالک کا حضرت یوسف کو کنوے	
	سے نکالکر مول لینا اور مصر مین عزیز	
	کے ہاتھ بیچنا اور وہان کے	
	بادشاہ - - - - -	//
۱۸	راعیل عزیز مصر کی بی بی کا حضرت	۱۹۲

فقرہ	مضمون	صفحہ
	یوسف کو اپنی طرف پھسلانا - -	۲۰۹
۱۸۶	راعیل کا حضرت یوسف کے	
	بھاگنے پر کرتے کا پھاڑنا اور	
	عزیز کے روبرو اوس کا جرم	
	ثابت ہونا - - - - -	۲۱۰
۱۸۷	راعیل کا اپنی بدنامی کی شہرت	
	پر اپنے عذر کا اظہار کرنا - -	۲۱۱
۱۸۸	حضرت یوسف کا سات سال کو	
	قید ہونا - - - - -	۲۱۲
۱۸۹	حضرت یوسف کا نان بائی اور	
	ساقی کی خوابون کی تعبیر بتانا - -	۲۱۳
۱۹۰	بادشاہ مصر کا خواب دیکھنا اور	
	ساقی کے آنے پر حضرت یوسف	
	کا اوس کی تعبیر بیان کرنا کہ قحط پڑیگا	۲۱۴
۱۹۱	حضرت یوسف کی پاکدامنی کا ثبوت	
	اور بادشاہ کا اونھین قید خانہ سے	
	بلاکر وزارت خزانہ کے عہدہ پر مقرر	
	کرنا - - - - - -	۲۱۶
۱۹۲	ریان کا حضرت یوسف پر ایمان لانا	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	اور حضرت یوسف کا نکاح راعیل سے - - - - -	۲۱۸
۱۹۳	قحط سالی مین حضرت یوسف کے بھائیون کا غلہ لینے کو مصر جانا اور حضرت یوسف کا اونہین غلہ دیکر بنیامین کے لانے کا وعدہ کرانا - - - - - - - -	۲۱۹
۱۹۴	بھائیون کا حضرت یعقوب پاس جاکر بنیامین کے مصر لیجانے کی درخواست کرنا - - - -	۲۲۱
۱۹۵	بھائیون کا بنیامین کو مصر لیجانا اور حضرت یوسف کا اوسے اپنی جان دکھادینا - - - - -	۲۲۲
۱۹۶	حضرت یوسف کا بنیامین کے تھیلے مین کٹورا رکھوا کر چوری کے الزام مین اوسے غلام بنالینا - -	۲۲۳
۱۹۷	بنیامین کی نسبت بھائیون کا مشورہ - - - - - -	۲۲۵
۱۹۸	بھائیون کا اپنے باپ حضرت یعقوب پاس آنا اور باپ کی ناراضی - - - - - -	۲۲۶
۱۹۹	حضرت یعقوب کا رنج اور اس بلا کے نازل ہونے کی وجہ	۲۲۷
۲۰۰	حضرت یعقوب کا بھائیون کو مصر بھیجنا اور حضرت یوسف کا اونپر ظاہر ہوجانا - - - -	۲۲۸
۲۰۱	حضرت یوسف کا قمیص حضرت یعقوب پاس بھیجنا اور اون کا بینا ہونا - - - - - -	۲۳۰
۲۰۲	حضرت یعقوب کا مصر کو جانا اور یوسف کی ماں اور بھائیون کا اونہین سجدہ کرنا - - - -	۲۳۲
۲۰۳	حضرت یوسف کی عمر اور اولاد وغیرہ - - - - - -	۲۳۳
	حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ	
۲۰۴	حضرت شعیب اور اون کا نسب - - - - -	۲۳۴

فقرہ	مضمون	صفحہ
۲۰۵	حضرت شعیب کی قوم کی نافرمانی اور اون پر یوم الظلہ کا عذاب -	۲۳۵
۲۰۶	حضرت شعیب کا دو قومون کی طرف بھیجا جانا - - -	۲۳۶
	حضرت خضر اور اونکے اور حضرت موسیٰ کے حالات	
۲۰۷	اس امر کا اشکال کہ خضر کون تھے اور کس زمانہ مین تھے - -	۲۳۷
۲۰۸	حضرت موسیٰ کا خضر کی تلاش مین جانا اور مجمعی کے زندہ ہوجانے پر اونکو پالینا - -	۲۳۹
۲۰۹	حضرت موسیٰ کا حضرت خضر کے ساتھ جانا - - - -	۲۴۱
۲۱۰	حضرت خضر کا ایک کشتی کو توڑنا اور ایک لڑکے کو مار ڈالنا اور ایک دیوار بلا اجرت بنا دینا اور ان کا سبب پوچھنے پر سبب بتا کر	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	حضرت موسیٰ سے الگ ہوجانا	۲۴۱
۲۱۱	اس بات کا ثبوت کہ ارمیا اور حضر ایک نہین ہین - - -	۲۴۴
	منوچھر اور اوسکے زمانہ کے حوادث	
۲۱۲	منوچھر فریدون کی اولاد مین تھا اور بنی اسحق ہونے کی تکذیب -	۲۴۵
۲۱۳	منوچھر کی حکومت کی مدت - -	۲۴۶
۲۱۴	منوچھر کا عدل و انصاف اور نہرین نکالنا خندقین کھدوانا اور دہقانی کا دستور مقرر کرنا اور افراسیاب سے لڑکر صلح کرنا - - - - - -	״
۲۱۵	ترکون کے حملے کی وجہ سے منوچھر کا ارکین سلطنت کے روبرو خطبہ - - - - -	۲۴۷
۲۱۶	رائیش اور ابرہہ یمن کے بادشاہ - - - - - -	۲۵۰

تمت

اے کارساز قبلۂ حاجات کبریا	آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

چونکہ آجکل ہمارے ہند کے مسلمانون کو نہ صرف تاریخ کا شوق ہے بلکہ اون کو اپنی ترقی کیواسطے اوس کے پڑہنے کی بہت ضرورت بہی ہے اس واسطے مین نے عربی کی تاریخون مین سے نہایت عمدہ اور مفصل و معتبر تاریخ جس کا نام تاریخ کامل ہے ترجمہ کے واسطے منتخب کی ہے۔ اوس کے مصنف کا نام ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الملقب بہ عزالدین ہے۔ اور ابن الاثیر الجزری کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

علامہ موصوف ۴ جمادی الاول ۵۵۵ھ کو جزیرہ ابن عمر مین جو دجلہ اور فرات کے مابین واقع ہے پیدا ہوا تہا۔ اور وہین اوس کی طفولیت کا زمانہ بہی گزرا تہا مگر عین ابتدائے شباب مین اوسکا باپ مع تمام اپنے عیال و اطفال کے موصل کو چلا آیا اور وہین سکونت اختیار کرلی تہی۔ لیکن اوسی جزیرہ کی اصل سکونت کی وجہ سے جزری ہی کہتے ہین۔

عز الدین نے موصل مین آکر ابو الفضل عبد اللہ بن احمد الخطیب الطواشی وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور جو کچھ اوس مین کمی رہ گئی بغداد مین آکر ابو القاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ الشافعی اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی الصوفی وغیرہ سے اوس کی تکمیل کی۔ اور پھر بھی جب طبیعت کو سیری نہ ہوئی تو شام اور قدس کی طرف گیا۔ وہان بھی کتنے ہی عالمون سے استفادہ کیا۔ اور جب تحصیل علم سے فراغت کلی اور ہر طرح سے سیری حاصل ہوگئی تو موصل مین آکر خانہ نشینی اختیار کرلی اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف اور دیگر مشاغل علمیہ مین مصروف ہوگیا۔

عز الدین کے اور بھی دو بھائی تھے۔ وہ بھی اسیطرح کے صاحب علم و فضل تھے۔ بڑے بھائی کا نام ابو السعادات مجد الدین المبارک تھا۔ جو ۵۴۴ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۳۰ ذی الحجہ ۶۰۶ھ کو بروز پنجشنبہ موصل مین مرا تھا۔ اسکی تصانیف سے المثل السائر وغیرہ کتابین یادگار ہین۔ دوسرے بھائی کا نام ضیاء الدین ابو الفتح نصر اللہ تھا۔ جو حاکم موصل کا وزیر تھا۔ اور جس نے بغداد مین جاکر ۶۳۷ھ ہجری مین وفات پائی ہے۔

عز الدین خود بھی حاکم موصل کے یہان بڑے درجہ کے امرا مین داخل اور امورات سلطنت مین اوس کا بڑا مشیر اور معتمد تھا۔ چنانچہ جب کبھی ضرورت ہوتی تھی تو اوس کی طرف سے بغداد کو بطور سفیر کے جایا کرتا تھا۔ اوس کی امارت کا حال ابن خلکان کی جو اوس کا ہم عصر تھا ایک اور روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ مین اخیر ۶۲۶ھ مین حلب کو گیا تھا۔ وہان عز الدین کو مین نے دیکھا۔ کہ وہ والی حلب کے یہان بطریق مہمان کے قیام پذیر ہے والی حلب اوس کی یہان خود اکثر آیا کرتا اور اوس کی بڑی تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا۔ میرا بھی عز الدین سے ملاقات کا اتفاق ہوگیا۔ جب میری اوس سے بات چیت ہوئی تو مین نے دیکھا۔ کہ وہ فضائل و کمالات مین بڑا مکمل اور اخلاق و تواضع مین بہت ہی بے نظیر ہے۔ چونکہ عز الدین

سے اور میرے والد سے بہت بڑی محبت و موانست تھی - اس سے اور نیز اوس کی خوش خلقی کے سبب سے مین اوس کے پاس جانے آنے لگا - وہ میرے ساتھ بڑی رعایت و اکرام سے پیش آتا تھا - کچھ دنون بعد ۶۲۷ھ مین وہ دمشق کو چلا گیا - لیکن دوسرے سال ۶۲۸ھ مین وہ حلب کو پھر آیا - اوس وقت بھی مین اوس کے پاس عادت مستمرہ کے بموجب جاتا آتا رہا - پھر وہ ایک عرصہ قلیل کے بعد موصل کو چلا گیا - اس کے بعد غالبًا پھر وہ موصل سے باہر نہین نکلا - اور شعبان ۶۳۰ھ مین پچہتر برس کی عمر مین وفات پائی - عزالدین اگرچہ والی موصل کے بہت بڑے امرا مین سے تھا - اور یقینًا اوسے بہت بڑا وظیفہ بھی ملتا ہوگا - مگر پھر بھی وہ مشاغل علمیہ کو دل سے پسند کرتا تھا - اور تعلیم و تعلم سے اوسے کچھ ایسا جبلی طور پر لطف آتا تھا - کہ کسی امر مین اوسے دوسری جانب دلی میلان ہی نہ تھا - اور چونکہ وہ ملنسار بھی بڑا تھا اور ہر کسی سے بخندہ پیشانی اور نہایت محبت و مدارات سے پیش آتا تھا - اس سے اوسکے علمی مذاق اور امارت و ملنساری کا یہ نتیجہ ہوا - کہ اوس کا مکان مجمع علما و فضلا بن گیا - اور چارون طرف سے اہل علم وہان آ آکر کثرت سے جمع ہو گئے موصل کے تمام اہل علم اور وارد و صادر اوسی جگہہ شب و روز جمع رہتے اور درس و تدریس کا چرچا رہتا تھا - اپنے زمانہ مین وہ فن حدیث اور اوسکے متعلقہ علوم کا امام مانا جاتا تھا اور تاریخ قدیم و جدید اور انساب عرب ایام و وقائع عربستان مین نہایت واقف و ماہر تھا -

جس زمانہ مین اوسکی علمی شہرت بہت بڑھگئی - اوس وقت اوس نے یہ کتاب جس کا ہم نے ترجمہ کیا ہے تصنیف کی اور حتی الامکان تمام واقعات تاریخیہ کو ۶۱۸ھ تک اوس نے جمع کر دیا - اور واقعات تاریخیہ کو بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ قلمبند کیا - فقط مذہبی اور عقائد کی باتون مین البتہ اوسنے اپنے بدنامی کے اندیشہ سے درایت کو بالاے طاق رکھدیا ہے وہان وہ اسی طرح روایات لکھہ مارتا ہے - جیسے اوسنے دوسرے مورخون کی کتابون

دیکھی ہین - اور چونکہ وہ خلفاے عباسیہ کا ہم عصر اور اوسی ملک کا رہنے والا تھا جن کے
یہان بنی ابی طالب کی ضرورت سے زیادہ عزت تھی - اس سے حضرت علی اور اون کے
اولاد کی نسبت بھی اوس نے بہت کچھ رعایت کے ساتھ حالات لکھے ہین - جس سے
بعض جگہہ شیعہ مذہب کی حمایت مترشح ہوتی ہے - مگر یہ بات مجبوری کے سبب سے ہے
وہ خود اعتقاد کا اچھا اور اہل سنت وجماعت سے تھا - چنانچہ اس مجبوری کی نسبت اوس
نے بعض مقامات پر اشارہ بھی کر دیا ہے - باقی اوس کی کتاب بہت ہی محققانہ لکھی
گئی ہے - کمین انگشت اُٹھانے کی گنجایش نہین ہے -

اس کتاب کی اگر مین کچھہ مجمل فہرست مضامین بھی لکھون تو بھی کئی صفحہ چاہئین - مین نے
جو اسکی فہرست مرتب کی ہے - وہ چھہ سو صفحے سے زیادہ مین سمائے گی - اور اصل
کتاب اس جلد کی تقطیع کے مطابق بارہ ہزار صفحہ سے کم مین نہ ہوگی - ایسی بڑے حجم
وضخامت کی کتاب کو مین نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ چھوٹی چھوٹی جلدون مین چھاپ دون
تاکہ خریدارون کو خریدنے مین بار نہ گذرے - اور پڑھنے والونکو پڑھنے مین آسانی ہو -

اخیر مین اتنا کہنا اور ضروری خیال کرتا ہون - کہ چونکہ میری استعداد بہت کم ہے - اگر میرے ترجمہ مین
ناظرین باتمکین کہین غلطی ملاحظہ فرمائین - تو بنظر نوازش وکرم اوسکی اصلاح کردین - اور براہ عنایت
بندہ کو اطلاع دیدین کہ طبع ثانی مین اوسکی درستی کر دیجاے ؎ بر کریمان کار ہا دشوار نیست -

اب اللہ تعالی سے امید ہے - کہ جیسے اوس نے ابتدا کی توفیق عطا فرمائی ہے - اسی طرح وہ
اسکو پورا بھی کرادے اور جو جو ضرورتین اس کے چھاپنے اور مشتہر کرنے مین مجھے عائد ہو رہی
ہین اون کو دفع کر دے - آمین یارب العالمین بحق النبی الامی الامین -

راقم

محمد عبد الغفور خان رامپوری

۱- حمد پروردگار عالم و نعت النبی صلعم

اللہ کے ہی لیے سب تعریف ہے جو قدیم ہے۔ اوس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ وہ ایسا دایم اور کریم ہے کہ جس کے نہ تو بقا کی انتہا ہے اور نہ اوسکے جود کی نہایت ہے۔ وہ ایسا حقیقی بادشاہ ہے کہ اوس کی حقیقت کنہ تک عقل کی رسائی نہین ہوسکتی۔ ایسا قادر ہے کہ جو کچھہ عالم مین ہو سب اوسی کی قدرت سے ہے مقدس ہے کہ حوادث کا اوس پر کچھہ اثر نہین ہوتا۔ منزہ عن التغیر ہے کہ جس کے سوا اوس سے کسی کو نجات نہین۔ خلایق کی رفعت و پستی کھولنا باندھنا جوڑنا توڑنا مارنا جلانا موجود اور فنا کرنا ہدایت و گمراہی عزت و ذلت دینا سب اوسی کے دست قدرت مین ہے۔ جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت مین پھانستا ہے۔ اوسی کے ہاتھہ مین خیر ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ قرون ماضیہ اور اُمم گزشتہ کا مٹانے والا ہے۔ اونھین اوس کے دست فنا

کے ہاتھ سے کوئی پناہ اور قلعہ بچا نہ سکا۔ اب اون مین سے کوئی بھی نظر نہین آتا اور نہ کسی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ نفع و ضرر سب اوسی کی تقدیر پر منحصر ہے۔ اور خلق اور امر کا وہی مالک ہے تبارک اللہ تعالیٰ رب العالمین جو نعمتین اوس نے دی ہین۔ اور آدمیون کی تقدیر مقرر کرنے مین اوس نے بڑی مہربانی و بخشش کی ہے مین اوس پر اوس کی حمد کرتا ہون اور درود و صلوٰۃ بھیجتا ہون اوس کے رسول محمد صلعم پر جو سید العرب والعجم ہین اور جمیع الامم کے واسطے مبعوث ہوئے ہین اور نیز اون کے آل و اصحاب پر جو ہدایت کے نشان اور تاریکی کے چراغ ہین۔ صلعم۔

۲۔ کتب تواریخ کا تاریخی مقاصد پر حاوی نہ ہونا

بعد حمد و نعت کے جاننا چاہیئے کہ مجھے کتب تواریخ کے پڑھنے اور اونکے مضامین کے معلوم کرنے کا ہمیشہ سے شوق تھا۔ اور حوادث جلیہ و خفیہ تاریخی کی واقفیت کا اشتیاق تھا۔ اور معارف و آداب و تجارت کا جو اوس مین مندرج اور مودع ہوتے ہین میلان رہتا تھا۔ جب مین نے اون (کتب تواریخ) پر غور کیا تو معلوم ہوا۔ کہ اونمین تاریخی مقاصد نہین ہین۔ اور جوہر معرفت بدل کر عرض بن گیا ہے۔ کوئی تو اون مین بڑے ہین جن مین طرق مختلفہ اور روایات متبائنہ بیان کیے گئے ہین۔ اور کوئی چھوٹے ہین۔ کہ اون مین بہت سی وہ باتین چھوٹ گئی ہین جن کا آیندہ (اس کتاب مین) ذکر آتا ہے۔ بلکہ (دونو طرح کی کتابون مین) بڑے بڑے حوادث اور مشہور واقعات چھوڑ دیئے گئے ہین۔ اور جو باتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ جن سے اعراض بہتر تھا اور جن کا لکھنا نہ چاہیئے تھا اون سے اوراق کے اوراق سیاہ کر دیئے گئے ہین۔ جیسے لکھدیا ہے کہ فلان ذمی بننے تولنے والے کے (کم تولنے کے جرم مین) شانہ نکال ڈالے گئے۔ یا کسی نے بھاو مین آدھ سیر بڑھا دیا یا کسی کی عزت ہوگئی یا کسی کی ذلت ہوگئی۔ اور ہر ایک (مصنف) نے اپنے زمانہ تک کا حال لکھا ہے پھر جو لوگ

بعد مین آئے اونہون نے اونکی (کتابون) مین ذیل لگادئے۔ اور اون کے زمانہ کے بعد کے حالات اون مین اضافہ کردئے۔ پھر مشرقی مصنفون نے مغربی حالات کم لکھے۔ اور مغربیون نے مشرق کے احوال چھوڑدئے۔ اس لیے جب کوئی تاریخ کے پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اوسے ضرور ہے کہ کتب متعددہ اور مجلدات کثیرہ کی طرف رجوع کرے حالانکہ اون مین بھی افراط اور تفریط تھی (اور ان بہت سے کتب کے دیکھنے پر بھی مقصود حاصل نہین ہوسکتا تھا)

۳ مصنف کا ایک جامع کتاب لکھنا۔ جب مین نے دیکھا کہ یہ حالت ہے۔ تو مین نے ایک تاریخ (کی کتاب) کا تالیف کرنا شروع کیا۔ کہ جس مین مشرق و مغرب اور ان کے درمیانی ممالک کے حالات کل ہون۔ اور میرے لیے وہ ایک تذکرہ کے طور پر رہے کہ جب مجھے بھولنے کا اندیشہ ہو تو اوسے دیکھ لون۔ اور اوس مین جتنے حوادث و واقعات ابتدائے زمانہ سے ہوئے ہین وہ سب اب تک ترتیب وار لکھدون۔ پھر بھی مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے تمام حوادث تاریخی کو اس مین لکھدیا ہے۔ کیونکہ جو شخص موصل مین رہتا ہو اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ جو واقعات مشرق و مغرب کی انتہا پر واقع ہوئے ہون وہ اون مین سے کسی کو نہ چھوڑدی۔ لیکن مین اتنا تو کہہ سکتا ہون کہ جس قدر زیادہ مین نے اس کتاب مین جمع کردیا ہے اوسقدر کسی اور ایک کتاب مین مجتمع نہین ہے جو شخص ذرہ تامل کریگا اوسے میرے قول کی تصدیق ضرور ہوجائیگی۔

۴ مصنف کا تاریخ طبری اور اور کتابون سے مضامین لینا پھر مین نے اوس تاریخ کبیر سے ابتدا کی جو امام ابوجعفر طبری نے تصنیف کی ہے۔ کیونکہ کافۃ الناس کے نزدیک وہ کتاب معوّل و معتبر ہے۔ اور جب کبھی اختلاف ہوتا ہے تو اوسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ اوس مین سے مین نے تمام تراجم اور ابواب لے لیے۔ ایک عنوان بھی نہین چھوڑا۔ مگر مصنف نے

اکثر حوادثات مین روایات متعدوہ بیان کیے ہین اور ہر ایک (دوسری روایت) یا تو ویسی ہی ہے جیسی پہلی ہے یا اوس سے کچھ کم ہے۔ اور کبھی اون مین کچھ کچھ کم وبیش بھی ہوتا ہی تو ایسے مقامات پر مین نے یہ کیا ہے۔ کہ جو روایت سب سے اتم واکمل ہے اوس کو لیا ہے۔ اور باقی اور روایات مین سے جو اوس مین نہ تھا لے کر اوس مین بڑہا دیا ہے اور ہر ایک واقعہ کو اپنی جگہ پر رکھدیا ہے۔ اس سے اس حادثہ کی سب صورتین ملکر ایک سیاق مین منسلک ہوگئی ہین۔ جیسا کہ آپ خود دیکھ لین گے۔ پھر جب مین اس تاریخ طبری سے فارغ ہو چکا تو مین نے اور مشہور مشہور تاریخین لین۔ اور اونہین مطالعہ کر کے اون کے وہ مضامین لیے جو تاریخ طبری مین نہ تھے اور اونھین بہی اپنی تالیف مین بڑہا لیا۔ اور ہر ایک چیز کو اپنے اپنے موقع پر رکھدیا مگر اون معاملات مین مین نے ردوبدل کچھ نہ کیا جو اصحاب رسول اللہ صلعم کے درمیان واقع ہوئے ہین۔ اون مین مین نے ابو جعفر کی تحریر سے کچھ زیادہ نہ کیا۔ البتہ اوس مین وہین کچھ زیادتی کی ہے جہان کہین کچھ بیان کی زیادتی ہے یا کسی آدمی کا نام زیادہ ہے۔ یا وہ بات بڑہائی ہے کہ جس کے راوی پر کسی طرح کا طعن کسی نے نہین کیا ہے۔

۵ مضامین کی صحت اور مین نے جو تمام مورخین مین سے ابو جعفر پر اعتماد کیا ہے اوس کی وجہ یہ ہے کہ وہ امام فن اور بڑا متیقن ومحتاط وجامع العلوم ہے۔ اور اوس کا اعتقاد بہی اچھا ہے۔ اور وہ صادق وسچا شخص ہے علاوہ برین مین نے جو اور کتابون سے بہی مضامین لیے ہین تو اونھین لوگون کے کتب مشہورہ اور تواریخ مروجہ سے لیے ہین۔ جو اپنے بیانات کے صادق ہین۔ اور اون کی تدوین پر اعتماد ہے۔ مین ایسا نہین ہو گیا ہون۔ جیسے کوئی اندہیری رات مین بہٹکتا چلے اور کنکر پتہر موتی سب جمع کر لے۔

۶ کتاب کے مضامین کی ترتیب وغیرہ

اور مین نے دیکھا۔ کہ مصنفین ایک ہی واقعہ (کے ٹکڑون) کو کئی کئی سالون مین (متفرق) بیان کرتے ہین۔ اور ایک ہی مہینے مین کئی کئی چیزون کا بیان کر دیتے ہین۔ اس سے یہ ہو جاتا ہے کہ ایک واقعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین اون سے غرض معلوم نہین ہوتی۔ اور جب تک کہ خوب غور نہ کرو مطلب سمجھ مین نہین آتا اس لیے مین نے ایک واقعہ کو ایک ہی جگہ اکٹھا بیان کر دیا ہے۔ اور ہر بات کو لکھدیا ہے کہ یہ فلان مہینے یا فلان سال مین ہوئی ہے۔ اس سے سیاق کلام درست ہو گیا۔ اور مضامین ایک دوسرے سے مربوط ہو گیے اور مین نے ہر سنہ مین ہر بڑے حادثہ کے واسطے ایک عنوان جدا مقرر کیا ہے۔ جس مین فقط وہ ہی واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن جو چھوٹے چھوٹے ایسے واقعات ہین کہ جن کے لیے جدا جدا عنوان نہین ہو سکتے اون سب کے لیے مین نے سنہ کے اخیر مین ایک عنوان "حوادث متفرقہ یا" "دیگر واقعات" مقرر کیا ہے۔ اور جب مین کسی ایسے شخص کا ذکر کرتا ہون کہ جس کے کچھ لوگ تابع ہو گئے ہین۔ اور اوسے ملک کے کسی حصہ مین بادشاہ یا حاکم مانا ہے اور اوس کا زمانہ کچھ طویل نہین ہوا ہے۔ تو اوس کا حال ابتداے امر مین ہی مین نے اول سے آخر تک ایک ہی جگہ لکھدیا ہے۔ کیونکہ اگر اوس کا حال متفرق سنین مین بیان کیا جاتا تو اوس کا حال مشہور نہ ہونے کے سبب سے سمجھنے مین دقت پڑتی۔ اور ہر سنہ کے آخر مین مین نے اون علماے مشہور اور اعیان و فضلا کا ذکر بھی کر دیا ہے جنھون نے اوسی سنہ مین وفات پائی ہے۔ اور جو نام اور اسما مشتبہ اور ایسے حروف سے مرکب ہین جو مختلف خط مین لکھے جاتے ہین اون کے حروف الفاظ مین بیان کر دیے ہین تاکہ اشکال دور ہو جاے اور نقطون کے اور اعراب کے لگانے کی ضرورت نہ رہے۔

۷ کتاب کے اتمام مین کم توجہی اور دوستون کی اوس کی سماعت کے لیے تاکید

پھر جب مین نے اس کا اکثر حصہ جمع کر لیا تو کچھ ایسے حوادث اور موانع متواتر آ کر پڑے کہ ایک مدت دراز تک مین نے اوس کی تحریر کو چھوڑ دیا۔ اس سے میری ایک یہ بھی غرض تھی کہ مجھے اس قسم کے مضامین کی واقفیت بھی کامل طور پر ہو جائے۔ اسی مین میرے کچھ بھائی اور عالم فاضل دوست آئے جن کی محادثت و مکالمت کو مین اپنا دلی مقصد سمجھتا ہون۔ اور جنھین مین اپنے مجالس کے اعیان اور بات چیت کرنے والون مین جانتا ہون۔ اونھون نے مجھے ترغیب دلائی کہ مین اونھین یہ کتاب سنا دون تاکہ وہ مجھ سے اس کی روایت کرین۔ مین نے اون سے عذر کیا کہ مین نے اوسے چھوڑ رکھا ہے اور ابھی اوس کی تکمیل نہین کی ہے۔ کیونکہ مین نے ابھی اوس کے مسودہ پر نظر ثانی نہین کی تھی۔ اور نہ اوس کے غلط و سہو اصلاح طلب کی اصلاح کی تھی اور جو باتین کہ اسقاط و محو کی محتاج تھین اونھین ساقط بھی نہین کیا تھا۔ مین ایک مدت تک ایسا ہی کرتا رہا۔ مگر اونھون نے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور اعراض سے برابر اعراض ہی کرتے رہے۔ اور قبل اس سے کہ کتاب تمام ہو اور اوس کی اصلاح کی جاے اونھون نے اوس کا سننا شروع ہی کر دیا۔ اور جس کی حاجت ہے اوسے لکھنے اور جس کا نکالنا چاہیئے اوسے نکالنے لگے۔ حالانکہ اوس کے اتمام پر میرے عزم مین فتور ہو رہا تھا اور میرا عجز ظاہر تھا مین (خانہ داری کے) اون لابدی اشغال مین پھنسا ہوا تھا۔ کہ جن مین کوئی میرا معین و مددگار نہین تھا۔ اور مجھ پر رنج و الم متواتر اور مصائب متتابع چلی آتی تھین۔ جن سے مین نے کام کو ناتمام چھوڑ رکھا اور سستی مین ڈال رکھا تھا۔ اور مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین تیز رفتار گھوڑے کی چال چلتا تھا۔

۸ مصنف کا بادشاہ کی تائید سے کتاب کا تمام کرنا اور اپنا انکسار ظاہر کرنا

یہی حالت ہو رہی تھی۔ کہ یکایک

اوس شخص کا حکم صادر ہوا کہ جس کی طاعت فرض و واجب ہے۔ اور جس کے فرمان کا اتباع لازم ہے وہ ایسا شخص ہے کہ نقایس فضل و علم کا اوسی کے اقبال سے رواج ہو رہا ہے۔ اور اوس کے اعراض سے جہل کی رو جین مردہ ہو گئی ہین۔ اوس نے مردہ مکارم کو زندہ کر دیا۔ اور اون مین از سر نو جان ڈالدی ہے۔ اوس کا عدل و نوال رعیت پر عام ہو رہا ہے۔ اوس کا فضل و احسان سب کو شامل ہے۔ جس کا نام مولانا الملک الرحیم عالم مؤید منصور و مظفر بدر الدین رکن الاسلام و المسلمین ہے۔ عالم مین اوس نے عدل کے قواعد کو زندہ کیا ہے۔ خدا اوس کی دولت کو ہمیشہ رکھے۔ اس حکم کے پہونچتے ہی مین نے سستی کی قمیض اُتار دی اور کسل کی چادر کو پھینک دیا۔ اور دوات مین صوف ڈال قلم کو درست کیا۔ اور کہا هٰذَا اَوَانُ الشَّدِّ فَاشْتَدِّیْ زِیْمٌ (یہ دوڑنے کا وقت ہے (میرے گھوڑی زیم اب دوڑ) اور اوس کے مکمل کرنے کو مین نے اپنا اہم مطلب سمجھا واقعی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کام (کے پورا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اوس کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اس وقت سے مین نے اس کے اتمام کی جلدی شروع کی کیا تعجب کی بات ہے کہ سکیت (شرطین کا اخیر دسوان گھوڑا یعنی راقم بھی آگے ہونے کا قصد کرتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے مین مین نے اپنے تئین ہدف تیر ملامت بنایا ہے۔ اور ملامت کنندون کے اقوال کا نشانہ کیا ہے۔ کیونکہ جب اچھے اچھے مہذب تصانیف پر مواخذہ ہوا کرتے ہین۔ اور جو مجموعات مرتب ہین اور جن پر مکرر نظرین اور تنقیحین ہو چکی ہین اور اون کی تالیف اور تصحیح کا خوب خیال کیا گیا ہے اون مین اعتراضات و استدراکات ہو سکتے ہین تو اون تحریرات مین تو بدرجہ اولیٰ اعتراضات کا موقع ہے جن کی درستی و اصلاح اچھی طرح نہین ہوئی ہے علاوہ برین مین تو اپنی تقصیر کا مقر ہون۔ اور یہ نہین کہتا کہ میری

قلم سے غلطی اور سہو ہو گیا ہے بلکہ مین اس بات کا معترف ہون کہ تھوڑی باتین مین جانتا ہون اور بہت باتین نہین جانتا ہون۔

۹ بعض لوگون کا تاریخ کو نظر حقارت سے دیکھنا۔ اور مین نے اس کے مضمون کی مناسبت سے اس کا نام "الکمال فی التاریخ" رکھا ہے۔ مین نے بہت لوگون کو دیکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ معرفت و درایت کا دعوی کرتے ہین۔ اور اونہین روایت و علم مین اپنے تبحر کا بڑا گمان ہے۔ مگر تاریخ کو ایک حقیر اور ناقص چیز سمجھتے ہین۔ اور اوس سے اعراض کرتے اور اس لیے لغو جانتے ہین کہ اوس کا غایت فائدہ یہ ہے کہ وہ قصے کہانیان ہین اور اون کے علم کی نہایت یہی ہے۔ کہ اون سے کچھ احادیث اور قصہ گوئی آجاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ حال صرف انہین لوگون کا ہے جو چھلکے ہی کو دیکھتے اور مغز پر نظر نہین کرتے ہین اور اوس کے جوہر کو چھوڑ دیتے ہین۔

۱۰ تاریخ کے دینوی فوائد۔ اور اللہ تعالی نے جسے طبع سلیم عطا فرمائی ہے۔ اور صراط مستقیم کی اوسے ہدایت کی ہے وہ جانتا ہے کہ اوس کے فوائد کثیر ہین۔ اور دینوی اور اخروی اوس مین بے شمار منافع ہین۔ اس لیے ہم اون مین سے اون چند باتون کا ذکر کرتے ہین۔ جو ہمین معلوم ہوئی ہین۔ اور باقی کی معرفت ہم ناظرین کی طبیعت پر چھوڑ دیتے ہین اوس کے دینوی فوائد کا کچھ حال سنیے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک انسان بقا کو چاہتا ہے اور یہی پسند کرتا ہے کہ وہ زمرۂ احیا مین رہے۔ مگر دیکھیے کہ ان دونو چیزون مین جو اوس نے کل دیکھی یا سنی ہین۔ اور اون اخبار ماضیین اور حوادث متقدمین مین جو کتابون مین لکھے ہوئے ہین کیا فرق ہے۔ جب کوئی شخص اونھین پڑھتا ہے تو گویا وہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسے اون کے زمانہ مین موجود اور حاضر ہے۔ اور یہ بھی اوس سے فائدہ ہے۔ کہ جب

پادشاہ کے ہاتھہ مین امر و نہی ہوتا ہے پچھلے جابر و ستم پیشہ لوگون کی سیرت کا حال سنتے ہین۔ اور اون کے حالات لکھے ہوئے کتابون مین دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ لوگ اونہین ایک دوسرے سے کہا کرتے اور حال کے لوگ پہلے لوگون سے نقل کیا کرتے ہین۔ اور کیسی اون کی بدنامی اور بُری شہرت ہو رہی ہے۔ اور اس سبب سے ملک خراب و برباد بندگان خدا ہلاک و تباہ ہوئے اور مال و متاع کا نقصان ہوا اور اون کے احوال مین فساد پڑا تو وہ اوسے برا سمجھتے اور اوس سے کنارہ کرتے ہین۔ اور جب عادل حاکمون کے حالات اور خوبیان سنتے ہین اور جانتے ہین کہ اون کے مرنے کے بعد کیسی نیک نامی ہو رہی ہے۔ اور اون کے ملک اور شہر کیسے آباد اور بارونق رہے اور دولت اون کو ملی۔ تو وہ اوسے اچھا سمجھتے ہین اور اوسی کی تتبع کرنے کو اون کا دل چاہتا ہے۔ اور اوس کی پیروی کرتے ہین اور جو چیز اوس کی منافی ہوتی ہے اوسے ترک کر دیتے ہین۔ اس کے سوا اونہین وہ آثار صالحہ بھی حاصل ہوئی ہین کہ جن کے ذریعے سے اونہون نے اپنے دشمنون کو دفع کیا اور مہلکات سے نجات پائی۔ اور شہرون کے نقاس کی اور بڑے بڑے ملکون کی اون سے حفاظت کی۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اگر اوس کے سوا اوس سے اور کوئی چیز حاصل بھی نہ ہوتب بھی اوس کے اچھے سمجھنے کے لیے بھی ایک چیز کافی ہے۔ پھر جو حوادث اور اون کے نتائج ہوا کرتے ہین انسان کو اون کا اوس سے تجربہ و معرفت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا مین کبھی کوئی کام ایسا نہین ہوتا کہ وہ خود یا کوئی کام اوس کے مثل پہلے نہ ہوا ہو۔ اس لیے اس سے اون کی عقل مین زیادتی ہوتی ہے اور اوس کی اقتدا اور پیروی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اس باب مین کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

رَأَیْتُ الْعَقْلَ عَقْلَیْنِ	فَمَطْبُوْعٌ وَمَسْمُوْعٌ

مین نے جب عقل کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو طرح کی عقلین ہوتی ہین ایک تو مطبوع (پیدائشی) اور دوسری مسموع (جو سننے سنانے سے حاصل ہوتی ہے)

فَلَا یَنْفَعُ مَسْمُوْعٌ	إِذَا لَمْ یَكُ مَطْبُوْعٌ

مگر عقل مسموع اوس وقت تک کچھ نفع نہین بخشتی جب تک کہ عقل مطبوع (کسی انسان کو خدا کے یہان سے) نہ ملی ہو۔

كَمَا لَا تَنْفَعُ الشَّمْسُ	وَضَوْءُ الْعَیْنِ مَمْنُوْعٌ

اُس کا حال بعینہ ایسا ہی ہے کہ جیسے آفتاب کی روشنی اوسوقت تک مفید نہین جب تک کہ آنکھ مین روشنی نہ ہو

عقل مطبوع سے شاعر کی مراد عقل جبلی سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان مین پیدا کی ہے اور عقل مسموع سے وہ عقل مطبوع مراد ہے جو تجربہ سے بڑھ جاتی ہے۔ شاعر نے اوسے بوجھ توسع اور تعظیم کے عقل ثانی قرار دیا ہے ورنہ یہ عقل وہ ہی پہلی عقل ہے جس مین کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ تاریخ کا ایک فایدہ یہ بھی ہے کہ انسان جب کسی تاریخی باتون کا مجلس مین ذکر کرتا ہے اور اوس کی طرفہ طرفہ باتین نقل کرتا ہے تو اوس کی عزت ہوتی ہے لوگ اوس کی باتون کو سنتے اور اوسی کی طرف منہ کرکے بیٹھتے ہین۔ اور جو باتین وہ کہتا ہے اوس کی طرف سب کے دل لگے ہوتے اور اوس کے ذکر و تذکرہ کو اچھا سمجھتے ہین۔

۱۱ تاریخ کے اُخروی فوائد رہے تاریخ کے اُخروی فواید۔ تو اون مین سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی عاقل و دانشمند اوس کو پڑھ کر غور کرے اور دنیا نے جو اہل دنیا مین انقلابات پیدا کیے ہین۔ اور ساکنان زمین پر علی التواتر مصائب ڈالے ہین۔ اور اون کے نفوس و ذخائر کو چھین لیا ہے اور اوس کے سب چھوٹے بڑون کو عدم کا راستہ دکھایا ہے اور کسی جلیل و حقیر کو باقی نہ چھوڑا۔ اور نہ کوئی غنی و فقیر اوس کے مصائب سے سلامت رہا ہے

اگر وہ ان باتون کو دیکھے تو وہ دنیا سے بچے گا اور اوس سے اعراض کریگا اور آخرت کے لیے اپنا توشہ سنبھالے گا۔ اور اوس گھر کی رغبت کرے گا جہان یہ خصائص نہین ہین اور ان نقائص سے اوس کے رہنے والے سلامت اور محفوظ ہین۔ یہان شاید کوئی کہنے والا یہ کہے۔ کہ ہم نے کسی تاریخ پڑہنے والے کو ایسا نہین دیکھا کہ جس نے دنیا سے زہد کیا اور آخرت کی طرف منہ کیا ہو اور اوس کے درجات علیا کے حصول کی رغبت کی ہو۔ تو مین یہ کہون گا۔ کہ اس کہنے والے نے قرآن مجید کے جو سید المواعظ اور املح الکلام ہے کتنے پڑہنے والون کو دیکھا ہے کہ وہ حطام دنیا کو نہ چاہتے ہون۔ وجہ اوس کی یہ ہے کہ جو چیز سامنے ہوتی ہے قلوب کو اوس کا شوق ہوتا ہے۔ اوسی اُخروی فوائد مین سے یہ بھی ہے کہ انسان کو تاریخ بینی سے صبر و تاسی اور عبرت پذیری کی عادت ہوتی ہے جو اخلاق کے بڑے اچھے صفات مین سے ہین کیونکہ عاقل جب دیکھتا ہے کہ مصائب دنیا سے نہ تو کبھی کوئی نبی مکرم بچا ہے اور نہ کوئی بادشاہ معظم چھوٹا ہے بلکہ کسی بشر کو اوس سے نجات نہین ملی ہے۔ تو وہ جانتا ہے کہ جو مصائب مجھہ پر پڑے ہین وہ وہی ہین جو اون سب پر پڑا کئے ہین۔

وَهَلْ اَنَا اِلَّا مِنْ غُزَيَّةَ اِنْ غَوَتْ	غَوَيْتُ وَاِنْ تَرْشُدْ غُزَيَّةُ اَرْشُدِ

(درید بن الصمہ اپنی قوم کی تباہی پر کہتا ہے کہ مین بھی تو اون مین غزیہ مین سے ہون اگر وہ راستہ بہکے تو مین بھی بہک گیا اور اگر وہ راستہ پر چلے تو مین بھی چلتا)

اور یہی حکمت ہے۔ کہ قرآن مجید مین قصے بیان ہوئے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ (جو شخص صاحب دل ہو یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے اوس کے لیے تو ان باتون مین پوری پوری نصیحت موجود ہے) اگر کوئی کہنے والا یہ خیال کرے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ان باتون کے ذکر سے فقط حکایات و کہانیان بیان کرنا مقصود ہے

تو اوس نے شک کی باتون سے بڑے استحکام کے ساتھ تمسک کیا ہے۔ جیسے کہ وہ (کفار قرآن کو) کہا کرتے تھے اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اِکْتَتَبَهَا (قرآن مین اور کہا ہی کیا ہے اس مین تو صرف اگلون کی کہانیان ہی کہانیان ہین جس کو اس شخص (یعنی پیغمبر) نے کسی سے لکھوا لیا ہے) ہم اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہین کہ ہمین قلب سلیم اور زبان صادق عطا فرمائے۔ اور قول و فعل مین راہِ راست کی توفیق عنایت کرے اور وہ ہی کافی اور اچھا وکیل ہے۔

وہ وقت کہ جس سے اسلام مین تاریخ لکھنا شروع ہوئی ہے

۱۲ حضرت عمر کا تاریخ کی ابتدا ہجرت رسول اللہ سے مقرر کرنا

کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ تشریف لائے ہین تو تاریخ لکھنے کا حکم دیا تھا۔ مگر جو صحیح اور مشہور ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے تاریخ لکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کا سبب اس طرح واقع ہوا۔ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کو لکھا کہ آپ کے پاس سے خط آتے ہین اور اون مین تاریخ نہین ہوتی ہے۔ اس پر حضرت عمر نے مشورہ کے لیے لوگون کو اکٹھا کیا۔ کسی نے کہا کہ رسول اللہ کے نبی ہونے کے وقت سے تاریخ لکھو۔ کسی نے کہا کہ اون کے زمانہ مہاجرۃ سے تاریخ لکھو۔ حضرت عمر نے کہا نہین بلکہ ہم مہاجرۃ رسول اللہ صلعم سے تاریخ لکھین گے کیونکہ آپ کی مہاجرۃ (کے ہی وقت) سے حق و باطل مین فرق ظاہر ہوا ہے یہ شعبی کا قول ہے اور میمون بن مہران کا قول ہے۔ کہ حضرت عمر کے روبرو ایک دستاویز پیش ہوئی جو شعبان کی لکھی ہوئی تھی۔ اونہون نے پوچھا۔ کونسا شعبان کیا شعبان جو آیندہ آئے گا یا یہ شعبان جو آج کل ہے۔ پھر اصحاب رسول اللہ صلعم سے کہا کہ کوئی قاعدہ ایسا

جاری کرو کہ جس سے اس بات مین تمیز ہوجایا کرے اس پر کسی نے کہا کہ روم والون کی تاریخ لکھو وہ لوگ ذوالقرنین کے زمانہ سے لکھا کرتے ہین۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ تو بڑا لنبا زمانہ ہے۔ پھر کہا کہ فارس والون کی تاریخ لکھو۔ کسی نے کہا کہ فارس مین یہ دستور ہے۔ کہ جو بادشاہ دہان نیا ہوتا ہے وہ اس تاریخ کا لکھنا چھوڑ دیتا ہے جو لوگ اوس سے پہلے لکھا کرتے ہین اس لیے سب لوگون کی راے اس پر متفق ہوئی۔ کہ دیکھین رسول اللہ صلعم مدینہ مین کتنی مدت قیام پذیر رہے ہین تو معلوم ہوا کہ دس سال رہے ہین۔ اس لیے اونہون نے رسول اللہ صلعم کی ہجرت سے تاریخ لکھنا شروع کردی محمد بن سیرین کا بیان ہے۔ کہ حضرت عمر سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ تاریخ لکھو۔ اونہون نے کہا کیسی تاریخ لکھین۔ اور تاریخ کیا چیز ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ تاریخ وہ شے ہے کہ اوسے عجمی لکھا کرتے ہین کہ یہ بات فلان سنہ کے فلان مہینے مین ہوئی ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ تو اچھی چیز ہے لکھو۔ پھر اونہون نے کہا۔ کہ کونسے مہینے سے شروع کیا جاے۔ لوگون نے کہا۔ کہ رمضان سے۔ پھر اونہون نے کہا کہ محرم سے کیونکہ اوس وقت لوگ حج سے لوٹتے ہین اور وہ ماہ حرام ہے۔ پھر اونہون نے اسی پر اتفاق کیا۔ اور سعید بن المسیب نے کہا ہے کہ حضرت عمر نے لوگون کو جمع کیا۔ اور کہا کہ کس دن سے ہم تاریخ لکھنا شروع کرین۔ حضرت علی نے کہا کہ مہاجرت رسول اللہ صلعم سے جب سے کہ وہ شرک کی زمین سے الگ ہوئے ہین۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایسا ہی کیا اور عمرو بن دینار کہتے ہین کہ پہلی مرتبہ تاریخ لیلی بن امیہ نے لکھی ہے۔ جو اس وقت یمن مین تھے۔

۱۳ عربون کی قدیمی تاریخین

اور اسلام سے پہلے نبی ابراہیم نے خانہ کعبہ کی تعمیر تک

آتش حضرت ابراہیم سے تاریخ مقرر کرلی تھی۔ پھر جب حضرت ابراہیم و اسمعیل نے خانہ کعبہ کو بنایا تو اوس سے تاریخ اون کی مقرر ہوگئی۔ پھر وہ متفرق ہو گیے۔ تو تاریخ کا دستور یہ ہوگیا۔ کہ جب کوئی قوم تہامہ سے نکلتی۔ وہ اپنے نکلنے کے وقت سے تاریخ مقرر کرلیتی۔ اور جو لوگ تہامہ مین بنی اسمعیل کے باقی رہ گیے تہے وہ اوس وقت سے تاریخ معین کیا کرتے تھے۔ جب سے کہ بنی زید کے سعد و نہد و جہینہ قبیلہ تہامہ سے نکلے تہے۔ پھر جب کعب بن لوی مرا تو اونہون نے اوس کے مرنے سے تاریخ کا قاعدہ کرلیا۔ اور عام الفیل تک یہی دستور رہا۔ پھر عام الفیل سے تاریخ لکہنے لگے۔ اوس کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رض نے ہجرت سے تاریخ مقرر کی۔ اور یہ ابتدا سنہ ہجری کی سترہ یا اٹھارہ ین سال سے ہوئی ہے۔ پہلے یہ دستور تھا کہ عربون کے ہر ایک فرقہ کسی مشہور واقعہ سے تاریخ بیان کیا کرتے تھے۔ لیکن کوئی ایسی تاریخ نہ تھی کہ جسے تمام لوگ استعمال کرتے ہون چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے ؎

هَا أَنَا ذَا أَمْلُ الْخُلُودَ وَقَدْ	أَدْرَكَ عَقْلِي وَمَوْلِدِي حَجَرَا

مین تو ایسا ہون کہ ہمیشہ رہنے کی امید کر رہا ہون۔ حالانکہ حجر ابن الحارث ابو امرء القیس کے زمانہ مین پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچ چکا تھا۔

اور نابغہ الجعدی کہتا ہے ؎

فَمَنْ يَكُ سَائِلًا عَنِّي فَإِنِّي	مِنَ الشُّبَّانِ أَيَّامَ الْخَنَانِ

پہر مجہسے کوئی (میری عمر کا حال) پوچہے تو یہ جان لو کہ خنان (وبا) کے زمانہ مین (جو جانوروں مین ہوئی تھی) مین جوان تھا۔

اور ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

وَمَا هِيَ إِلَّا فِي إِزَارٍ وَعَلْقَةٍ	مَغَارَ ابْنِ هَمَّامٍ عَلَى حَيِّ خَثْعَمَا

وہ اوس زمانہ مین جب کہ (حارث) ابن ہمام البکری نے قبیلہ خثعم پر تاخت کی ہے آزار و فیض پہنا کرتی تھی (یعنی بچی تھی)

غرض کہ ہر شخص کسی مشہور واقعہ سے تاریخ بیان کیا کرتا تھا۔ اگر اون کے استعمال مین کوئی ایسی تاریخ ہوتی جسے سب کام مین لاتے تو تاریخ مین اختلاف نہ ہوتا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

زمانہ

۱۴ زمانہ اور اس لفظ کا استعمال

زمانہ رات دن کی ساعتون کو کہتے ہین۔ اور کبھی کبھی اوس سے دن رات کے چھوٹے بڑے سے مراد لیا کرتے ہین۔ اور عرب لوگ کہا کرتے ہین کہ مین حصرام (یعنی کھجور دن کے پکنے کے زمانہ) مین آیا تھا۔ اور زمانہ صرام سے مراد اونکے صرام کے وقت سے ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی کہا کرتے ہین کہ مین حجاج کے زمانہ مین آیا تھا۔ اور زمانہ کی جمع کرکے بولتے ہین اوس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مین اوسکی امارت کے اوقات مین سے کسی وقت مین آیا تھا۔

کل زمانہ ابتدا سے آخر تک کتنا ہے

۱۵ ابتدا سے سنہ ہجری تک کی مدت احادیث سے

اس باب مین لوگونکا اختلاف ہے حضرت ابن عباس سے جو سعید بن جبیر نے روایت کی ہے اوسمین سات ہزار برس بیان کئے ہین اور وہب بن منبہ نے چھ ہزار بتلائے ہین اور ابو جعفر نے کہا ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔ جس کی تصحیح اوس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابن عمر نے نبی صلعم سے بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہاری مدت کی پہلون کی مدت سے ایسی نسبت ہے کہ جیسے عصر کی نماز سے مغرب شمس تک کی مدت ہو۔ اور اسی طرح کا بیان حضرت انس اور ابو سعید کا بھی ہے مگر اونہون نے بجاے عصر کی نماز کے بعد عصر کے غروب شمس تک کا لفظ کہا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ اونہون نے انگشت سبابہ اور وسطی سے اشارہ کرکے فرمایا کہ مین اور قیامت دونو ایسے ملے پیدا ہوئے ہین۔ اور اسی طرح سے جابر بن سمیرہ و انس و سہیل بن سعید و بُریدہ و مستورد بن شداد اور کتنے ہی اشیاخ انصار نے نبی صلعم سے بیان کیا ہے

اور یہی صحیح خبر ہین ہین۔

۶ | یہود و نصارے کے نزدیک زمانہ ماضیہ کی تعداد

اور یہودی کہتے ہین کہ توریت کی رو سے جو اون کے نزدیک خلق آدم سے ہجرت تک زمانہ گزرا ہے وہ سب چار ہزار تین سو بیالیس برس ہے۔ اور نصارای یونان کے نزدیک پیدایش آدم سے ہجرت تک پانچ ہزار نوسو بیانوے برس ایک مہینا ہوتا ہے۔ اور بعض کہنے والے کہتے ہین۔ کہ یہود یون نے مدت اس لیے کم کردی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت کو تسلیم نہ کرین۔ کیونکہ اون کی نبوت اور اون کی صفت توریت مین لکھی ہوئی تھی۔ وہ کہتے ہین کہ وہ وقت ابھی نہین آیا ہے کہ جس مین حضرت عیسیٰ پیدا ہون گے۔ اس لیے وہ اپنے نزدیک ابھی اون کے ظہور کے اور اون کے وقت کے منتظر ہی ہین ابو جعفر کہتا ہے کہ میرے نزدیک وہ جس کا انتظار کرتے ہین اور جس کی صفت توریت مین لکھی ہے وہ دجال ہے

۷ | مجوس کے نزدیک گیومرث کا آدم ہونا اور زمانہ کی تعداد

اور مجوس کہتے ہین۔ کہ گیومرث کے زمانہ سے ہجرت تک تین ہزار ایک سو انتالیس برس ہوتے ہین۔ علاوہ برین وہ ایسی کسی بات کا ذکر بھی نہین کرتے۔ جس کا ہونا گیومرث سے پہلے پایا جاتا ہو۔ وہ کہتے ہین کہ وہی آدم ہے۔ مگر مورخین کا اس باب مین اختلاف ہے۔ بعض کی راے تو مجوس کی ہی سی ہے۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ جب وہ اقالیم سبعہ کا بادشاہ ہوگیا تھا تو اوسے بعد مین آدم کہنے لگے تھے۔ اور وہ حامر بن یافث بن نوح تھا۔ یہ حضرت نوح سے بڑی اچھی طرح پیش آتا تھا۔ اس لیے اونھون نے اوس کو اور اوس کی اولاد کو دعا دی کہ اون کی عمرین بڑی ہون۔ اور ملک مین اون کی تمکنت ہو۔ اور برابر اون کی حکومت جاری رہے۔ یہ دعا مقبول ہوئی۔ اور گیومرث اور اوس کی اولاد فارس کی مالک ہوئی

اور اوس وقت تک وہ مالک رہے کہ مسلمان مداین مین داخل نہ ہوئے اور اون کے ملکون پر اونہین غلبہ حاصل نہ ہوا اور بعض اور اور باتین بھی بیان کرتے ہین - اس طرح ابو جعفر نے بیان کیا ہے - پھر اس کے بعد ابو جعفر نے کچھ اصول بیان کیے ہین کہ جن سے حدوث ازمان و اوقات کا ثبوت نکلتا ہے - اور یہ بات بیان کی ہے کہ زمانہ سے پیشتر بھی اللہ تعالے نے کوئی چیز پیدا کی تھی یا نہین - اور فنا سے عالم کا حال لکھا ہے کہ کوئی چیز بجز اللہ تعالیٰ کے باقی نہین رہیگی - اور اوسی نے سب چیزین بنائی ہین - اور اس پر طرح طرح کے دلائل لایا ہے - جن کا ذکر بڑا طویل ہے اور وہ باتین تاریخ مین بیان کرنے کے لایق نہین ہین - خصوصاً مختصر کتابون مین اون کا بیان نہین ہو سکتا ہی بلکہ وہ باتین علم اصول کے مناسب ہین - متکلمین نے اونہین اپنی کتابون مین خوب لکھدیا ہے - اس لیے ہم نے اون کا نہ لکھنا ہی مناسب سمجھا -

ابتداے خلق اور یہ کہ اوّل کون پیدا ہوا

۱۸ اللہ تعالیٰ نے قلم سب سے پہلے پیدا کیا

یہ حدیث صحیح مین رسول اللہ صلعم سے عبادہ بن الصامت نے بیان کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اول جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے - اور اوس سے کہا کہ لکھ تو اوس نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب لکھدیا - اور ایسے ہی ابن عباس نے بھی بیان کیا ہے - مگر محمد بن اسحاق کہتا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے اول پیدا کی وہ نور و ظلمت ہے - پھر اوس نے ظلمت کو کالی رات اور نور کو سپید روشن دن بنا دیا - لیکن وہ ہی پہلی بات حدیث کی رو سے صحیح ہے - ابن اسحاق نے اپنے قول کی کسی کی طرف اسناد نہین کی ہے - اور ابو جعفر نے اپنے قول پر اوس روایت کی رو سے اعتراض کیا ہے جو سفیان نے ابو ہاشم سے

۲۱ کون کون شے کون کون روز پیدا ہوئی اور اور لوگون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو اور چیزون سے ہزار برس پہلے پیدا کیا ہے۔ اور اوس دن مین بھی اختلاف ہے۔ کہ جس مین اللہ تعالیٰ نے آسمانون کے اور زمین کے پیدا کرنے کی ابتدا کی ہے۔ عبداللہ بن سلام کعب ضحاک مجاہد نے کہا ہے کہ یک شنبہ کے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا شروع کیا تھا مگر محمد بن اسحاق کہتا ہے۔ کہ شنبہ کے دن سے ابتدا کی ہے۔ اور ایسے ہی حضرت ابوہریرہ بھی کہتے ہین۔ اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ کون سے دن کونسی شے پیدا ہوئی عبداللہ بن سلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدایش کا کام یک شنبہ کو شروع کیا۔ اور زمینون کو یک شنبہ اور دوشنبہ کو پیدا کیا۔ اور اقوات (کہانے پینے کی چیزین) اور رواسی (یعنی پہاڑ) سشنبہ چہارشنبہ کو پیدا کیے۔ اور آسمان پنجشنبہ اور جمعہ کو پیدا کیے۔ پھر جمعہ کی اخیر ساعت مین اللہ تعالیٰ پیدایش سے فارغ ہوگیا پھر اوس ساعت مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہی ساعت ہے کہ جس مین بڑی ساعت یعنی قیامت ہوگی۔ اور ایسے ہی ابوصالح کی روایت مین حضرت ابن عباس اور ابن مسعود نے بھی بیان کیا ہے۔ مگر اونہون نے آدم کی پیدایش کا اور قیامت کا ذکر نہین کیا ہے۔

۲۲ پیدایش کس طرح ہوئی علی بن طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو مع اقوات کے پیدا کیا۔ بغیر اس کے کہ اوسے بچھایا ہو۔ پھر وہ آسمان پر گیا اور اون کو سات آسمان بنایا۔ پھر اوس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا (اور اس کے بعد زمین کو بچھایا) اور یہ قول میرے نزدیک بھی صحیح ہے۔ اور عکرمہ کی روایت مین حضرت ابن عباس سے

یہ بھی آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کو چار پائے لگا کر دو ہزار برس قبل خلقت اس دنیا کے پانی پر رکھا تھا۔ پھر بیت کے نیچے زمین کو بچھایا۔ اور ایسے ہی حضرت ابن عمر نے بھی کہا ہے اور سدی نے ابو صالح سے اور نیز ابو مالک سے اور اونہون نے ابن عباس سے اور نیز مرۃ الہمدانی سے اوس نے ابن مسعود سے اللہ تعالےٰ کے قول هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (اور وہ ہی اللہ تعالیٰ ہے کہ جس نے تمہارے واسطے زمین کی تمام چیزین پیدا کین پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دے) مین روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ اور مخلوقات مین سے پانی سے پہلے کوئی شے اوس نے نہین پیدا کی۔ پھر جب اوس نے چاہا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اوس نے پانی مین سے دہوان نکالا۔ پھر جب وہ پانی سے اوپر اوٹھا۔ اور اوسے سما (یعنی بلندی) حاصل ہوئی۔ تو اوس کا نام اللہ تعالیٰ نے سما (یعنی آسمان) رکھدیا۔ پھر پانی کو خشک کیا۔ اور اوس سے ایک زمین بنائی۔ پھر اتوار اور پیر دوون مین اوس کی سات زمینین کر دین اور زمین کو حوت (یعنی مچھلی) پر پیدا کیا۔ اور یہ حوت وہ ہی نون (یعنی مچھلی) ہے جس کا ذکر قرآن مین اللہ تعالیٰ نے اپنے قول ن والقلم مین کیا ہے۔ اور حوت کو پانی مین اور پانی کو صفاۃ (یعنی سخت چمکدار پتھر) پر پیدا کیا۔ اور صفاۃ کو ایک فرشتہ کی پشت پر اور فرشتہ کو صخرہ (یعنی سخت پتھر) پر اور صخرہ کو ہوا مین بنایا۔ اور یہ وہ ہی صخرہ ہے کہ جس کا لقمان نے ذکر کیا ہے کہ لَيْسَتْ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ (یعنی نہ تو وہ آسمان مین ہے اور نہ زمین مین ہے) پھر جب حوت ہلی تو اوس سے زمین کو زلزلہ آگیا۔ اس لیے اوس پر پہاڑون کی میخین گاڑ دین۔ جس سے وہ جم گئی۔ اس واسطے پہاڑ زمین پر فخر کرتے ہین۔

یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے قول وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ (اور ہم نے زمین پر بھاری بھاری پہاڑ بنا دئے کہ زمین تمہین لیکر کسی اور طرف کو نہ جھکے) مین بیان کی ہے۔

۲۳ پیدائش کے چھ دنون کا طول حضرت ابن عباس ضحاک مجاہد کعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ان چھ دنون مین سے جن مین اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا۔ ہر ایک کی مقدار ہزار سال کی برابر ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ جو احادیث مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلان روز زمین کو پیدا کیا اور فلان روز آسمان کو بنایا یہ سب مجازی دن ہین۔ ورنہ اس وقت نہ تو دن تھے اور نہ رات تھین۔ کیونکہ دن اوس وقت کا نام ہے جو طلوع و غروب آفتاب کے درمیان ہو۔ اور رات اوس وقت کو کہتے ہین جو غروب اور طلوع آفتاب کے [illegible] ان ہے لیکن اس وقت نہ تو آسمان تھا اور نہ آفتاب تھا۔ اس لیے [illegible] ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ایک دن کی مدت مین پیدا کیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کہتا ہے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (یعنی اونہین وہان صبح و شام روزی ملتی ہے) حالانکہ جنت مین نہ تو صبح ہوتی ہے اور نہ شام ہوتی ہے۔

رات دن مین کون پہلے پیدا ہوا

۲۴ رات دن سے پہلے پیدا ہوئی ہے اون چیزون کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین جو اللہ تعالیٰ نے اوقات کی پیدائش سے پہلے پیدا کیے ہین۔ اور زمانہ اور وقت رات اور دن کی ساعتون کا نام ہے۔ اور یہ (رات دن) شمس و قمر کی رفتار کو کہتے ہین جس مین وہ آسمان کے درجون کو قطع کرتے ہین۔ اس لیے اب ہم بتاتے ہین۔ کہ ان دونون مین کون پہلے پیدا ہوا۔ آیا رات پہلے ہوئی یا دن پہلے ہوا ہے۔ کیونکہ علما کا اس مین اختلاف

ہے۔ بعض تو کہتے ہین کہ رات دن سے پہلے پیدا ہوئی ہے۔ اور اون کی دلیل
ہے۔ کہ دن تو آفتاب کے نور سے ہوتا ہے اس لیے جب آفتاب غائب
ہوجاتا ہے تو رات ہوجاتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ دن جو نور ہے رات پر جو تاریکی
ہے وارد ہوا کرتا ہے۔ پس جب آفتاب کا نور نہ ہوگا تو رات ثابت و قایم رہے گی
پس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات ہی ان دونو مین اول ہے۔ اور یہ حضرت ابن عباس
کا قول ہے۔ اور اور لوگ کہتے ہین کہ دن رات سے پہلے مخلوق ہوا ہے۔ اور
دن کی دلیل یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تھا اور اوس کے ساتھ کوئی اور شے
نہ تھی نہ اوس وقت رات تھی نہ دن تھا۔ اور اوس کے نور سے ہر شے جو مخلوق ہوئی
تھی چمکتی تھی۔ یہان تک کہ اوس نے رات کو بھی پیدا کیا۔ اور ابن مسعود نے کہا ہے
کہ تمہارے رب کے پاس نہ رات ہے نہ دن ہے اور آسمانون کا نور اوسی کے مُنہ کے
نور سے ہے۔ ابو جعفر کہتا ہے کہ جو علت اوپر مذکور ہوئی اوس کی رو سے پہلی بات
اولیٰ بالصواب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول اَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ
سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا (بھلا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا کہ اوس
کو خدا نے بنایا اور اوس کی چھت خوب اونچی رکھی پھر اوس کو ہموار کیا۔ اور اوس کی رات کو تاریک
بنایا اور اوس کی دھوپ نکالی) بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہان رات کا دن سے
پیشتر اوس نے ذکر کیا ہے اور عبید بن عمیر اللیثی کا قول ہے۔ کہ مین حضرت علی کے
پاس تھا۔ ابن الکوا نے اون سے اوس سیاہی کا حال پوچھا جو چاند مین دکھائی دیتی
ہے۔ کہا کہ (خالق کے خالقیت کی) یہ ایک آیت ہے جو (چمکتی تھی اور اب) مٹ گئی
ہے اور ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اور ایسے ہی مجاہد اور قتادہ بھی کہتے ہین

کہ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے آفتاب کو چاند سے زیادہ منور پیدا کیا ہے۔

۲۵ شمس و قمر کا گاڑی مین چڑھکر چلنا اور اس حدیث کا جھوٹ ابو جعفر نے ایک حدیث ابن عباس سے اور اونہون نے نبی صلعم سے بڑی لمبی گئی ورق کی بیان کی ہے۔ اور اوس مین شمس و قمر کی پیدایش اور اون کی رفتار کا حال لکھا ہے۔ کہ وہ دو گاڑیون پر چلا کرتے ہین۔ ہر گاڑی مین تین سو ساٹھ رسیان ہین۔ جنہین اتنے ہی فرشتہ پکڑ کر کھینچتے ہین۔ اور وہ گاڑیون پر سے گر بھی پڑتے ہین۔ اور ایک سمندر مین جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے ڈوب جایا کرتے ہین۔ اسی سے اونہین گرہن لگ جاتا ہے۔ پھر فرشتے اونہین نکالتے ہین۔ جس سے وہ گرہن کے بعد چمکنے لگتے ہین۔ اور نیز اوس مین کواکب کا اور اون کی رفتار کا اور آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر اوس مین مغرب کے ایک شہر کا جس کا نام جابرسا ہے اور ایک مشرق کے شہر کا جس کا نام جابرقا ہے بیان کیا ہے۔ کہ ان مین سے ہر ایک شہر کے دس دس ہزار دروازے ہین۔ جن کی حراست کے واسطے ہر دروازہ پر دس دس ہزار آدمی رہتے ہین اور وہ ہر روز بدل جاتے ہین اور پھر وہ قیامت کے دن تک کبھی لوٹ کر نہین آتے۔ اور یاجوج باجوج اور منسک و تاریس کا اور اور بہت سی چیزون کا بھی ذکر کیا ہے جن کے ذکر کی یہان حاجت نہین ہے۔ مین نے اون کو اس لیے بیان نہین کیا کہ وہ باتین عقل کی منافی ہین اگر اون کے اسناد صحیح ہوتے تو ہم ضرور ذکر کرتے اور اوس کا بیان کرتے۔ مگر یہ حدیث صحیح نہین ہے۔ اور ایسی بُری بات کی نسبت یہ کسی طرح جائز و روا نہین ہے۔ کہ ایسے ضعیف اسناد سے کتابون مین لکھا جائے۔

۲۶ خاتمہ تمہید اور چونکہ ہم اوس مدت کا ابتدا سے آخر تک بیان کر چکے جس مین اللہ تعالیٰ

نے اپنی مخلوق مین سے جسے پیدا کرنا چاہا اوسے پیدا کیا اور کل کو پیدا کر کے فارغ ہو گیا اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ مدت ہماری دنیا کے برسون سے کتنی ہوتی ہے۔ اور اوس کا زمانہ دنیا کے لحاظ سے کس قدر ہے۔ اور ہماری غرض جیسا کہ ہم بیان کر چکے اس کتاب سے یہ ہے۔ کہ ہم ایک تاریخ لکھین جس مین ملوک جبابرہ کا ذکر کرین۔ کہ کس نے اپنے رب سے عصیان کیا۔ اور کون اوس کا مطیع رہا۔ اور رسولون اور نبیون کا حال بھی اوس مین لکھین۔ اور اوس چیز کا بھی ہم ذکر کر چکے جس سے تاریخین صحیح ہوتی اور اوقات دریافت ہوتے ہین اور وہ شمس و قمر ہین تو ہم اب پہلے اوس شخص کا ذکر کرتے ہین کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ملک عطا کیا تھا اور اوسے نعمت دی تھی پھر اوس نے کفران نعمت کیا۔ اور اوس کی ربوبیت کا منکر ہو گیا۔ اور تکبر کیا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اوس سے سلب کر لی۔ اور اوسے خراب و ذلیل کر دیا۔ پھر اوس کے بعد ہم اورون کا ذکر کرین گے جو اوس کے طریق پر چلے اور اوس کی تقلید کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب اون پر نازل کیا۔ اور اون کا بھی بیان کرین گے۔ جو اوس کے مقابلہ مین یا بعد مین بادشاہ ہوئے۔ اور اونہون نے اپنے رب کی اطاعت کی۔ اور اچھے آثار اون سے رہے۔ اور اسی کے ساتھ انبیا و رسل کا بھی ذکر کرین گے۔

ابلیس لعنۃ اللہ اور اوس کے حکومت کی ابتدا اور حضرت آدم سے اوس کا طغیان

۴۷ ابلیس دنیا کا سب سے اول بادشاہ ان بادشاہون مین سے اول اور امام اور رئیس ابلیس ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا پیدا کیا اور اوسے شرافت دی تھی۔ اور جیسا کہتے ہین دنیا کے آسمان اور زمین کی حکمرانی اوسے عنایت کی تھی۔ اور علاوہ اس کے وہ جنت کے خزان مین سے ایک خازن بھی تھا۔ مگر اوس نے اپنے رب سے تکبر کیا۔ اور ربوبیت

کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے ماتحتون سے اپنی عبادت کرانا چاہا۔ اس لیے اللہ نے اوسے شیطان رجیم کر دیا۔ اور صورت بگاڑ دی۔ اور اپنی نعمت اوس سے چھین لی۔ اور لعنت کر کے اپنے آسمانون سے اوسے دنیا مین نکال دیا۔ پھر اوس کا اور اوس کے اتباع کا مسکن آخرت مین جہنم کی آگ مقرر کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمین آتشِ جہنم سے بچاوے۔ اور نیز اللہ تعالیٰ ہمین اپنے غضب سے اور عزت کے بعد ذلت سے اپنی پناہ مین رکھے اب ہم اوس کا حال ابتدا سے لکھتے ہین کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے اوسے نعمت کرامت کی تھی۔ اور کیسے اوس نے اوس بات کا ادعا کیا جس کے وہ قابل نہ تھا۔ اور اوس کے بعد ہم اون حوادث کا ذکر کرین گے جو اوس کی سلطنت و مملکت مین ہوئے۔ اور اخیر کو اوس کے مملکت مین زوال آگیا۔ اور وہ سبب بھی بیان کرین گے کہ جس سے اوس مین زوال آیا انشا اللہ تعالیٰ

ابلیس لعنۃ اللہ کی بادشاہی اور اوسکی مملکت مین حوادث

۲۸ ابلیس آسمان کا بادشاہ اور خازن جنت

حضرت ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ ابلیس دنیا کے آسمان کا بادشاہ اور فرشتون کے ایک قبیلہ مین سے تھا جنہین جن کہتے تھے۔ اور اونہین جن اس لیے کہتے تھے کہ وہ جنت کے خازن تھے۔ اور بادشاہ ہونے کے سوا ابلیس جنت کا خازن (یعنی دربان) بھی تھا ابن عباس کہتے ہین۔ کہ پھر اوس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس سے اوس نے اوسے شیطان رجیم بنا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ (اور جو اون مین سے کہے کہ اللہ تعالیٰ نہین بلکہ مین ہی معبود ہون) کی نسبت قتادہ سے روایت ہے۔ کہ یہ آیت خاص ابلیس کے حق مین ہے۔ اون باتون کے سبب سے جو اوس نے

کہی تھین - اور جن سے اللہ تعالیٰ نے اوسے شیطان رجیم کر دیا اور فرمایا فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ (تو یہ مردود ہوا اوسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور سرکشون کو بھی ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہین) اور ایسے ہی ابن جریج سے بھی آیا ہے -

۲۹ زمین پر سب سے اول جنون کی سکونت اور ابلیس کا اوذکو یہان اور اور جزیرون مین نکالنا

اب رہے وہ حوادث جو اوس کی مملکت اور سلطنت مین ہوئے - اون مین سے ایک وہ ہے جو ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہین کہ ابلیس ملائکہ کے ایک قبیلہ مین سے تھا جسے جن کہتے ہین - یہ جن فرشتون مین گرم آگ سے پیدا ہوئے تھے - اور ابلیس جنت کا خازن بھی تھا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ فرشتہ نور سے اور وہ جن جن کا ذکر قرآن مین آیا ہے آگ کے مارج سے پیدا ہوئے ہین - اور مارج آگ کی زبان کو کہتے ہین - جو آگ کے بھڑکنے کے وقت ایک طرف کو ہوتی ہے - اور آدمی مٹی سے پیدا ہوا ہے - اور زمین مین سب سے اول جن رہا کرتے تھے - انہون نے آپس مین خوب قتال کیے اور خون بہایے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا - ابن عباس کہتے ہین کہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو فرشتون کی ایک فوج دیکر بھیجا اور یہ فرشتے اوسی قبیلہ کے تھے جنہین جن کہتے ہین - پھر ابلیس اور اوس کے ساتھی اون جنون سے لڑے - اور اونہین سمندر کے جزائر اور پہاڑون کے کنارون پر نکال دیا -

۳۰ ابلیس کا غرور اور اوس کا سبب

جب اوس نے یہ کام کیا تو اوس کے دل مین غرور آگیا - اور کہنے لگا کہ جو کام مین نے کیا ہے کبھی کسی نے نہین کیا تھا - اوس کے دل مین جو خطرہ گزرا اوس سے اللہ تعالیٰ کو خبر ہو گئی مگر اوس کے ساتھی فرشتہ اوس پر مطلع نہین ہوئے - ایسی ہی انس سے بھی روایت ہے - اور ابو صالح نے ابن عباس

سے اور مرۃ الہمدانی نے (جو بسکون میم و دال مہملہ منسوب ہمدان کی طرف ہے جو کہ یمن کا ایک بڑا قبیلہ ہے) ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ کہ اونہون نے کہا ہے جب اللہ تعالیٰ اون چیزون کو پیدا کر چکا جنہین پیدا کرنا منظور تھا تو وہ عرش پر چڑھ گیا۔ اور ابلیس کو دنیا کے آسمان کا مالک کر دیا۔ یہ ابلیس اون ملائکہ مین سے تھا۔ جنہین جن کہتے ہین۔ اور جن انہین اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ جنت کے خازنون مین سے ہین اور ابلیس بادشاہ ہونے کے سوا خازن بھی تھا۔ اس سے اوس کے دل مین کید و غرور آگیا۔ اور کہا۔ کہ یہ امارت اللہ تعالیٰ نے مجھے فرشتون پر کسی فوقیت کے سبب سے دی ہے۔ یہ بات اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوگئی۔ تو اوس نے کہا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (یعنی مین زمین مین ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہون) ابن عباس کہتے ہین کہ اوس کا نام عزازیل تھا۔ اور یہ فرشتون مین بڑا مجتہد اور عالم تھا۔ اس سے اسے غرور ہوگیا۔ اور یہ اوس کے غرور کی وجہ کی نسبت تیسرا قول ہے۔ اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اونہون نے کہا کہ ہم سجدہ نہین کرین گے۔ اس لیے خدا نے اون پر آگ بھیجی۔ جس سے وہ جل گیے۔ پھر اللہ نے اور مخلوق پیدا کی۔ اور کہا کہ مین ایک آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہون تم آدم کو سجدہ کرو۔ لیکن اونہون نے انکار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر آگ بھیجی اور وہ جل گیے۔ پھر اللہ نے ان فرشتون کو پیدا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اونہون نے کہا اچھا۔ اور ابلیس اون مین سے تھا جنہون نے سجدہ نہ کیا تھا۔ اور شہر بن حوشب نے کہا ہے۔ کہ ابلیس اون جنون مین سے تھا جو زمین پر رہتے تھے۔ اور اوسے کسی فرشتہ نے گرفتار کر لیا تھا اور آسمان کی طرف لے گیا تھا۔ اور سعید بن مسعود سے بھی

ایسی ہی روایت آئی ہے۔ لیکن اولی بالصواب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ (یعنی جب ہم نے فرشتون سے آدم کو سجدہ کرنے کو کہا تو اونہون نے سجدہ کیا۔ مگر
ابلیس نے نہ کیا۔ اور وہ جنون مین سے تھا اور اوس نے اپنے رب کا کہا نہ مانا) اور جایز ہے
کہ اوس کا فسق اس وجہ سے ہو۔ کہ کثرت عبادت و اجتہاد کے سبب سے وہ اپنے
آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔ اور شاید اس وجہ سے ہو۔ کہ وہ جنون مین سے تھا۔

آدم علیہ السلام کی پیدایش

۳۱ آدم کی پیدایش کی نسبت اللہ تعالیٰ کی فرشتون سے باتین | ابلیس کی سلطنت کے حوادث

مین سے ایک حادثہ یہ ہے کہ حضرت آدم ہمارے باپ اوس وقت پیدا ہوئے
اور یہ اس طرح ہوا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ فرشتون پر ابلیس کے دل کا غرور
جو اونہین نہین معلوم تھا ظاہر کردے جس سے اوس کی امارت ہلاکی تک اور اوس
کی مملکت زوال تک پہونچ چکی تھی۔ تو اوس نے فرشتون سے کہا۔ کہ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ
خَلِيْفَةً۔ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ (یعنی مین زمین پر ایک خلیفہ
کرنا چاہتا ہون۔ وہ بولے کہ کیا تو ایسے شخص کو اوس مین آباد کرتا ہے جو فساد کرے اور خون بہایا کرے)
ابن عباس سے روایت ہے کہ فرشتون نے یہ اس لیے کہا تھا۔ کہ وہ اوس کی اور جنون
کی حکومت کو دیکھا کرتے تھے جو اس سے پہلے زمین پر رہتے تھے۔ اونہون نے
اس لیے اپنے پروردگار سے کہا۔ کہ کیا تو اوس مین جنون کے سے لوگون کو پیدا کرتا ہے
جو اوس مین خون ریزی اور فساد کرتے اور تیری نافرمانی کرتے تھے۔ حالانکہ نَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (یعنی ہم تیری حمد مین تسبیح پڑھتے اور تقدیس کرتے ہین) اس پر اللہ نے

اون سے کہا کہ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (مین وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) یعنی جو ابلیس کے دل مین غرور ہوا ہے۔ اور میرے خلاف حکم کرنے پر جو اوس کا ارادہ ہے۔ اور وہ دہوکے مین پڑگیا ہے اوسے مین جانتا ہون۔ اور مین اوسے تمکو دکھا دون گا۔ تاکہ تم اوسے کھلم کھلا دیکھ لو۔

۳۲ اللہ تعالیٰ کا زمین سے آدم کے بنانے کے لیے مٹی منگانا

جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے پیدا کرنے کا ارادہ کرلیا۔ تو جبرئیل کو حکم دیا کہ زمین سے جاکر مٹی لائے۔ زمین نے کہا کہ مین تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہون تو مجھ سے کچھ (مٹی لے کر) کم نہ کر اور مجھے بگاڑ نہین۔ اس لیے جبرئیل نے اوس مین سے کچھ نہ لیا اور لوٹ گیے۔ اور کہا یا رب اوس نے تیری پناہ مانگی۔ اس لیے مین نے اوسے پناہ دی۔ پھر اللہ نے میکائیل کو بھیجا اون سے بھی اوس نے پناہ مانگی اور اونہون نے پناہ دی اور لوٹ گیے۔ اور خدا سے وہ ہی کہا جو جبرئیل نے کہا تھا۔ پھر اللہ نے ملک الموت کو بھیجا۔ اوس سے بھی زمین نے پناہ مانگی۔ اوس نے کہا کہ مین بھی خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ مین اپنے رب کا بغیر حکم نافذ کیے نہ لوٹ جاؤن چنانچہ اوس نے زمین پر سے مٹی لی۔ اور اوس کو ملایا۔ کیونکہ اوس نے ایک جگہ سے مٹی نہین لی تھی۔ بلکہ سرخ سپید کالی اور چمکتی ہوئی مٹی لی تھی اس لیے بنی آدم مختلف رنگ کے ہوتے ہین۔ اور ابو موسیٰ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایک مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اوس نے تمام زمین پر سے لی تھی۔ اس لیے بنی آدم زمین کی طرح کے سرخ سیاہ گورے اور انہین رنگون سے ملے جلے ہوتے ہین۔ اور ایسے ہی کسی کے مزاج مین سہولت اور کسی مین حزن اور کوئی خبیث بدباطن اور کوئی نیک دل ہوتا ہے۔

آدم کے پتلے کی مٹی کا خمیر ہونا

پھر آدم کی مٹی بھگوئی گئی۔ جس سے وہ (لیدی کی طرح) لازب (یعنی چپکتی ہوئی) ہوگئی۔ پھر وہ چھوڑ دی گئی۔ کہ جس سے وہ سڑ کر بدبودار ہوگئی پھر اور چھوڑ دیگئی جس سے وہ صلصال (سوکھ کر بجتی ہوئی) ہوگئی۔ جیسا کہ ہمارے پروردگار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (یعنی ہم نے انسان کو بجتی ہوئی سڑی بدبودار مٹی سے پیدا کیا ہے) اور لازب اس مٹی کو کہتے ہین جس کے اجزا ایک دوسرے سے چپکتے ہوئے ہون۔ یعنی پھر مٹی چھوڑ دی گئی جس سے متغیر ہوکر سڑ گئی اور حما مسنون یعنی سڑی بدبودار ہوگئی۔ پھر صلصال ہوگئی جس کے معنے بجنی والی کے ہین۔ اور اوس کا نام آدم اس لیے ہوا۔ کہ وہ ادیم (یعنی سطح) زمین کی مٹی سے بنایا گیا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ اللہ نے آدم کی مٹی کو حکم دیا۔ پھر وہ اوس کے پاس لائی گئی۔ پھر آدم چپکتی اور سڑی بدبودار مٹی سے بنایا گیا۔ اور یہ سڑی بدبودار مٹی چپکنے کے بعد ہوئی تھی۔

۴۴ آدم کا پتلا بنا اور ابلیس اور فرشتون کا اوس سے خوف

پھر اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا تاکہ ابلیس اوس کے سجدہ سے تکبر نہ کرے اور اونہون نے کہا۔ کہ اوس کا پتلا چالیس رات اور بعض کہتے ہین چالیس سال یون ہی پڑا رہا۔ اس زمانہ مین ابلیس اوس کے پاس آتا اور اپنے پانون سے ٹھکراتا تھا۔ جس سے صلصال ہوتا یعنی کھنکن آواز نکلتی تھی۔ اور اونہون نے کہا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (بجنی والی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح تھی) وہ فرماتا ہے کہ وہ پتلا کہ کل تھا ٹھوس نہ تھا۔ پھر ابلیس کبھی اوس پتلے کے منہ سے اندر گھستا اور اوس کی دبر سے نکل جاتا اور کبھی دبر سے گھستا اور منہ سے نکل جاتا۔ اور کہتا تو کوئی (بڑی) چیز نہین ہے۔ لیکن کسی بڑے

کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر مین تیرے اوپر مسلط ہوا۔ تو مین تجھے ہلاک کر ڈالون گا اگر تو مجھ پر مسلط ہوا۔ تو مین تیری اطاعت نہین کرون گا۔ اور فرشتہ بھی جب اوس پر سے گزرتے تو اوس سے ڈرتے تھے۔ اور ابلیس اون سب سے زیادہ خوف کرتا تھا۔

۳۵ آدم مین روح کا پڑنا پھر جب وہ وقت آیا۔ کہ جس وقت اللہ نے اوس مین روح پھونکنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو اوس نے فرشتون سے کہا۔ کہ جب مین اوس مین روح پھونکون تو تم اوس کو سجدہ کرو۔ پھر جب روح اوس مین پھونکی گئی۔ تو وہ سر سے اوس مین داخل ہوئی۔ اور جس قدر اوس کے اندر گھستی گئی اوس کا پتلا گوشت ہوتا گیا اور جب مین مین روح داخل ہوئی تو اوسے چھینک آئی۔ اس پر فرشتون نے اوس سے کہا۔ کہ کہو الحمد للہ اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ کہنے کا اوس کے دل مین خیال ڈال دیا تھا۔ اس لیے اوس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہا۔ اس کے جواب مین اللہ نے کہا رحمك ربك یا آدم (یعنی اے آدم تجھ پر تیرا پروردگار رحم کرے) پھر جب روح اوس کی آنکھون مین پہونچی تو اوس نے جنت کے پھلون کی طرف دیکھا۔ اور جب پیٹ مین پہونچ گئی تو اوسے کھانے کی اشتہا ہوئی۔ پھر قبل اس سے کہ روح پانون تک پہونچے جلدی سے جنت کے پھلون کی طرف جھپٹا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (یعنی انسان جلد باز پیدا ہوا ہے)

۳۶ آدم کو فرشتون کا سجدہ اور ابلیس کا غرور اور جنت سے نکلنا پھر کل فرشتون نے اوسے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے غرور کیا اور سجدہ نہ کیا اور کافرون مین سے ہو گیا۔ اس واسطے اوس سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ جب مین نے حکم کیا تو تو نے کیون سجدہ نہ کیا کہا مین اوس سے

بہتر ہون - ایسا مین نہین ہون کہ بشر کو سجدہ کرون جو مٹی سے پیدا ہوا ہے - اور اوس
نے ازراہ کبر و نافرمانی اور حسد کے سجدہ نہ کیا - پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا اِبْلِیْسُ مَا
مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ - قَالَ
اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ - قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ
رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ - قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ -
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ - قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ - قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ
وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ - (خدا نے ابلیس سے پوچھا - اے ابلیس جس چیز کو مینے
اپنے ہاتھون سے بنایا اوسکو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز مانع ہوئی - کیا تو شیخی مین آگیا - یا تو فی الواقع
بڑے لوگون مین سے ہے - وہ بولا اوسکو سجدہ مین کس طرح کرون مین اوس سے کہین بہتر ہون مجھکو
تو نے آگ سے بنایا - اور اوسکو تو نے مٹی سے بنایا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تو یہان سے نکل جا
کہ تو ہماری بارگاہ سے راندہ گیا اور روز جزا تک تجھپر ہماری لعنت برسا کریگی - وہ بولا - تو اے
پروردگار مجھکو اوس دن تک کی مہلت دے - جبکہ دوبارہ سب لوگ اوٹھا کھڑے کیے جائینگے
فرمایا ہان تجھکو اوس دن تک کی مہلت ہے - جس کا وقت (ہم ہی کو) معلوم ہے - وہ بولا تو مجھے
تیری عزت کی قسم ہے - کہ ان بنی آدم مین جو تیرے خالص بندے ہین اون کے سوا مین سب
کو ہی گمراہ کرکے رہونگا - فرمایا تو ہم بھی حق بات کہے دیتے ہین - اور ہم حق ہی کہا کرتے
ہین کہ ہم بھی تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کرین اون سب سے جہنم کو بھر دینگے) - پھر جب اللہ تعالیٰ
ابلیس سے اور اوس کی معاتبت سے فارغ ہوگیا - اور اوس نے معصیت کی تو اللہ تعالیٰ
نے اوس پر لعنت کی - اور اپنی رحمت سے اوسے مایوس اور شیطان رجیم کردیا اور جنت

سے نکال دیا۔ شعبی نے کہا ہے کہ ابلیس جنت سے نکلا تو اوس کے ایک کندے پر سے دوسرے پہلو کی طرف ہو کر چادر لپٹی ہوئی تھی۔ اور اوس کے سر پر عمامہ تھا اور وہ سست افسردہ خاطر ہو رہا تھا اور اوس کے صرف ایک پیر مین جوتا تھا۔ اور حمید بن ہلال نے کہا ہے کہ ابلیس جب گرا ہے تو کولہے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا اسی لیے نماز مین کولہے پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔

۳۷ اللہ کا ابلیس اور آدم کو ایک دوسرے کے مقابلہ کی قوت دینا

اور جب ابلیس گرا دیا گیا۔ تو اوس نے کہا یارب تو نے مجھے آدم کے سبب سے جنت سے نکالا ہے۔ اور مجھے اوس پر بغیر تیری مدد کے غلبہ نہین ہو سکتا۔ کہا تو تو اوس پر مسلط رہے گا۔ کہا یارب کچھ اور بھی مجھے زیادہ دے۔ کہا اوس کی جب کوئی اولاد ہوگی تو تیری بھی ویسی ہی ایک اولاد ہوگی۔ کہا مجھے کچھ اور بھی دے۔ کہا تیرا مسکن اون کے دلون مین ہوگا۔ اور تو اون کے خون کی رگون مین چلے پھرے گا۔ کہا کچھ اور بھی دے۔ کہا تو اپنے سوار پیادہ اون پر اکٹھے کر کے لیجا۔ اور اون کے مال اور اولاد مین شریک رہ اور اون سے وعدہ کر آدم نے کہا یارب تو نے اوس پر نظر کی اور اوسے مجھ پر مسلط کیا۔ اور مین بغیر تیری مدد کے اوس سے اپنی حفاظت نہین کر سکتا۔ اللہ نے کہا کہ تیری جب اولاد پیدا ہوگی مین ہر ایک کے ساتھ ایک محافظ مقرر کرون گا جو قرین بد سے اوسکی حفاظت کیا کرے گا۔ کہا یارب کچھ اور دے۔ کہا ایک نیکی کے عوض مین دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دون گا۔ اور برائی کا عوض ایک ہی لون گا بلکہ اوسے بھی مٹا دون گا کہا یارب کچھ اور بھی زیادہ کر۔ کہا یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (اے ہمارے بندو جنہون نے گناہ کر کے اپنے

اوپر زیادتیان کی ہین اللہ کی رحمت سے ناامید نہ رہو۔ کیونکہ اللہ تمام گناہون کو معاف فرماتا ہے۔ کہا یارب کچھہ اور بھی دے۔ کہا توبہ کا دروازہ اوس وقت تک تیری اولاد کے لیے کھلا رہے گا جب تک اون مین جان ہے۔ کہا یارب کچھہ اور بھی دے۔ کہا مین یون ہی بخشش دون گا۔ کہا بس کافی ہے۔

۳۸ آدم اور فرشتون کا سلام

پھر اللہ نے آدم سے کہا۔ کہ تو فرشتون کی اوس جماعت کے پاس جا اور کہو السلام علیکم۔ پھر وہ اون کے پاس گیا۔ اور اونہین سلام کیا۔ اونہون نے کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ پھر وہ رب کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو اوس نے کہا کہ یہ تیری اور تیری ذریت کے لیے باہم سلام کا طریق ہوگا۔

۳۹ اللہ تعالیٰ کا آدم کو نام بتانا اور فرشتون کی اون سے بے علمی۔

پھر جب ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اور ملائکہ کو جو بات چھپی تھی وہ معلوم ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام بتادے۔ علما نے ناموں کے باب مین اختلاف کیا ہے۔ ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اوسے وہ سب نام بتادئے۔ جو لوگون مین مشہور ہین جیسے انسان جانور زمین میدان پہاڑ گھوڑا گدہا اور اوسی طرح کی چیزین یہان تک کہ پھسکے ٹٹکے کا نام بھی بتادیا۔ اور اسی طرح سے مجاہد اور سعید بن جبیر نے بھی کہا ہے۔ اور ابن زید نے بھی کہا ہے۔ کہ اللہ نے اوس کی ذریت کے نام بتادئے تھے۔ اور ربیع نے کہا ہے کہ خاص فرشتون کے نام بتائے تھے۔ پھر جب اللہ نے اوسے نام بتادئے تو پھر اللہ نے ان چیزون کو جن کے یہ نام تھے۔ فرشتون کے سامنے کیا۔ اور کہا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ مین تم مین سے خلیفہ کرون تو تم میری طاعت اور تقدس کروگے اور نافرمانی نہین کروگے۔ اور اگر کسی اور کو کرون گا تو وہ فساد کرے گا۔ اور خون بہائیگا

تو تم مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ۔ کیونکہ اگر تم ان چیزون کے نام نہ جانو گے جن کو تم دیکھ رہے ہو۔ تو یہ ظاہر ہو جائے گا کہ تم وہ باتین بدرجہ اولیٰ نہین جان سکو گے جو تمہارے اور تمہارے سوا اور کسی کے آگے کو ہون گی جو بھی تم سے چھپی ہوئی ہین یہ قول ابن مسعود کا ہے اور ابو صالح کی بھی ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ اور حسن اور قتادہ دونو یہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتون سے کہا کہ مین آدم کو پیدا کرون گا اور خلیفہ بناؤن گا۔ اور اونہون نے کہا اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ (کیا تو زمین مین ایسے شخص کو بناتا ہے جو اوس مین فساد پھیلائے اور خون بہائے) اور اللہ نے کہا اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (مین وہ مصلحتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) تو اونہون نے آپس مین کہا۔ کہ ہمارے رب کو جو چاہے پیدا کرنے دو وہ جو کچھ پیدا کرے گا ہم اللہ کے نزدیک اوس سے اکرم اور اعلم ہون گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اوسے پیدا کیا اور ادن سے کہا کہ اوسے سجدہ کرو تو وہ جان گیے کہ وہ ادن سے بہتر ہے اور اللہ اوسے اکرم سمجھتا ہے پھر اونہون نے کہا کہ اگرچہ وہ ہم سے بہتر اور اللہ کے نزدیک اکرم ہی ہو مگر ہم زیادہ عالم ہین۔ پھر جب اونہون نے اپنے علم پر غرور کیا۔ تو اللہ نے اونہین جانچا اور اوسے سب نام بتا دیے پھر اونہین فرشتون کے سامنے کیا اور کہا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ مین تم سے اکرم اور اعلم نہین پیدا کرون گا تو تم ان چیزون کے نام بتاؤ۔ یہ سنکر اونہون نے جلدی سے توبہ کی۔ اور ہر مومن کو توبہ کی جلدی کرنا چاہیئے۔ اور کہا کہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (یعنی تو پاک ہے ہم کو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے بتا دیا ہے۔ اور تو بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے) اور ان دونو راویون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے جو نام بتائے تھے

مورڈے خچر اونٹ جن وحوش وغیرہ چیزون کے نام تھے۔

آدم کا جنت مین رہنا اور وہان سے نکلنا

۴۰ ابلیس کا جنت سے اخراج

پھر جب فرشتون کو ابلیس کی معصیت اور طغیان کا جو مستتر تھا حال معلوم ہوگیا اور آدم کو سجدہ نہ کرنے کے سبب سے جو اوس نے معصیت کی اوس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اوس پر عتاب کیا اور اوس نے معصیت پر اصرار کیا۔ اور اپنی ضلالت وغوایت پر قایم رہا۔ تو اللہ نے اوس پر لعنت کی اور اوسے جنت سے خارج کردیا۔ اور اوسے جو دنیا کے آسمان کی اور زمین کی حکومت دی تھی اور جنت کا خازن بنایا تھا وہ سب کام اوس سے چھین لیے۔ اور اوس سے اللہ نے کہا۔ کہ اوس سے یعنی جنت سے نکل جا۔ تو رجیم (مردود) ہے تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت ہو۔

۴۱ آدم کا جنت مین رہنا اور اوس کی تسکین کے لیے حوا کی پیدایش۔

اور آدم کو جنت مین رکھا۔ ابن عباس اور ابن مسعود نے کہا ہے۔ کہ جب آدم جنت مین رہنے لگا تو وہ اکیلا چلتا پھرتا تھا اوس کا جوڑا نہ تھا جو اوس کی تسکین کے لیے اوس کے پاس رہے پھر اوسے کچھ نیند آگئی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ جسے خدا نے اوسی کی پسلی سے پیدا کیا تھا۔ آدم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اوس نے کہا کہ مین عورت ہون کہا کہ تو کیون پیدا ہوئی ہے۔ کہا اس لیے کہ تو میرے ساتھ رہی۔ پھر فرشتون نے اوسکا مبلغ علم دریافت کرنے کے لیے اوس سے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے آدم نے کہا حوا (زندہ) پوچھا کہ یہ اس کا نام کیون ہوا کہا اس لیے کہ وہ حی وزندہ سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر اوس سے اللہ تعالیٰ نے کہا یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (اے آدم تو اور تیری بی بی دونو جنت مین رہو اور اوس مین جہان کہین سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ پیو) ابن اسحاق نے اہل کتاب کی روایتون سے اور اور لوگون سے جن مین عبداللہ بن عباس بھی ہین یہ کہا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے آدم پر نیند کا غلبہ کردیا۔ اور اوس کی پسلیون مین سے بائین جانب کی ایک پسلی لی۔ اور اوسکی جگہہ گوشت بھر دیا۔ اور اوس سے حوا کو بنایا۔ اور آدم سو رہا تھا۔ جب وہ اُٹھا تو اوسے اپنے پہلو پر دیکھا۔ تو بولا کہ تو میرا گوشت میرا خون اور میری جان ہے پھر اوسے اوس سے تسکین ہو گئی۔

۴۲ آدم کو دانہ گندم سے ممانعت اور شیطان کا سانپ کے ذریعہ سے جنت مین جانا۔

پھر جب اللہ تعالی نے آدم کا جوڑا بنا دیا۔ اور اوس کے دل کو اوس سے تسکین دے دی تو کہا یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (اے آدم تو اور تیری بی بی دونو جنت مین رہو۔ مگر اس (گیہون کے) پیڑ کے پاس نہ جانا نہین تو تم دونو اپنا نقصان کروگے) اور مجاہد اور قتادہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔ جب اللہ نے آدم کو اور اوس کی بی بی کو جنت مین رکھا تو اونہین اجازت دے دی کہ جو جنت کا پھل چاہین کھائین مگر ایک پیڑ کا پھل نہ کھائین۔ یہ امتحان کے واسطے قید لگا دی تھی اور اس واسطے کہ جو اوس نے اون کے اور اون کی ذریت کے لیے قضا مقرر کر رکھی ہے وہ پوری ہو جاے۔ پھر اون کے دل مین شیطان نے وسوسہ ڈالا۔ اور اوس کے وہان جانے کی صورت اس طرح واقع ہوئی کہ جب اوس نے جنت مین داخل ہونا چاہا تو خزان جنت نے اوسے روک دیا۔ اس واسطے وہ زمین کے جانورون کے پاس آیا۔ اور اون سے کہا کہ مجھے سوار کرا کے وہ جنت مین پہونچا دین تاکہ مین آدم سے اور اوس کی بی بی سے کچھہ باتین

کر آون۔ مگر ہر ایک جانور نے اس سے انکار کیا۔ یہان تک کہ وہ سانپ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ مین تجھے بنی آدم سے بچاؤن گا۔ اگر تو مجھے دہان داخل کر دے گا تو مین تیرا ذمہ دار ہون۔ اس لیے اوس نے اوسے اپنے دو دانتون مین رکھہ لیا پھر سانپ اوسی جنت مین لے گیا۔ اوس وقت اوس کے چار پیر تھے۔ اور اللہ کی مخلوق مین سے نہایت خوبصورت بختی اونٹ کی طرح تھا۔ اس گناہ کے سبب سے اللہ نے اوس سے پیر چھین لیے اور اب وہ پیٹ کے بل چلتا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ جہان پاؤ اوسے مار ڈالو اور خدا کے دشمن کے ذمہ کو توڑ ڈالو۔

۴۳ ابلیس کا آدم و حوا کو بہکانا

جب سانپ جنت مین پہونچ گیا تو ابلیس اوس کے مُنہ سے نکل آیا۔ اور آدم اور حوا کے سامنے چلا کر رویا۔ کہ وہ سنکر رنجیدہ ہو گئے۔ اور پوچھا کہ تو کیون روتا ہے۔ کہا مین اس لیے روتا ہون کہ تم مر جاؤ گے۔ اور یہ نعمت و کرامت جو تمہین حاصل ہے تم سے سب جاتی رہے گی۔ اس سے اون کے دل کو صدمہ ہوا۔ پھر اوس نے اون کے دل مین وسوسہ ڈالا۔ اور کہا آدم کیا مین تجھے وہ پیڑ بتا دون جس سے ہمیشہ زندہ رہتے ہین۔ اور ایسا ملک ملتا ہے کہ کبھی فنا نہین ہوتا۔ اور کہا کہ تمہارے پروردگار نے اس پیڑ سے تمہین اس لیے منع کیا ہے کہ کہین تم فرشتہ نہ ہو جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔ اور اون سے قسم کھائی کہ تم فرشتہ ہو جاؤ گے اور اگر فرشتہ نہ ہوے تو بھی تم جنت مین ہمیشہ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس نے اونہین دہوکا دیا۔ اور حوا پر اوس کے وسوسہ کا بڑا اثر ہوا۔ اس لیے جب آدم نے اوسے اپنی حاجت کے لیے طلب کیا۔ تو کہا کہ جب تک تو یہان نہ آئے مین نہین آتی۔ جب وہ آیا تو کہا اوس وقت تک مین تیرا کہا نہین مانتی جب تک کہ اوس پیڑ کے پھل کو یعنی گیہون

کو نہ کھائے۔

۴۴ آدم کا گیہون کھانا اور اپنا ستر اوسے معلوم ہونا

پھر اونہون نے اوسے کھا لیا۔ اور اون کا ستر اونہین دیکھنے لگا۔ وہان اون کا لباس ظفر کا تھا (جو ایک قسم کی خوشبودار بوٹی ہے اور میرے نزدیک غالباً بابچھڑ سے مراد ہے) اس لیے وہ جنت کے پتے اپنے بدن پر لگانے لگے۔ کہتے ہین کہ وہ انجیر کے پتے تھے اور یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی اس (گیہون کے) درخت کو کھاتا تو اوسے پاخانہ کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور آدم جنت مین بھاگتا چلا۔ پھر پروردگار نے اوسے پکارا کہ اے آدم کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ کہا۔ نہین یارب۔ لیکن مجھے حیا آتی ہے۔ اللہ تعالی نے کہا۔ آدم تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا۔ کہا یارب حوا کے سبب سے۔

۴۵ اللہ تعالی کا عورت اور زمین کو سزا دینا اور آدم و حوا اور ابلیس کو زمین پر پھینکنا

پھر اللہ تعالی نے کہا تو اوسے مین ہر مہینے خون آلود کیا کرون گا اور اوسے سفیہ و نادان کردون گا۔ مین نے اوسے حلیم (یعنی بردبار و عاقل) بنایا تھا۔ اور مین اوسے ایسی حاملہ کرون گا کہ وہ اوس مین کبیدہ خاطر رہے گی۔ اور ایسی ہی کراہت سے وضع حمل کرے گی۔ اور بار بار موت کے منہ مین چلی جائے گی۔ حالانکہ مین نے اوسے ایسا کیا تھا۔ کہ بآسانی حاملہ ہوتی اور آسانی ہی سے وضع حمل کرتی۔ اور اگر مین اوسے اس مین مبتلا نہ کرتا تو عورتون پر کبھی حیض کی مصیبت نہ پڑتی۔ اور وہ حلیم رہتین۔ اور ایام حمل مین اونہین کچھ تکلیف نہ ہوتی۔ اور نہ وضع حمل مین کچھ سختی ہوتی۔ اور اللہ تعالی نے کہا مین اوس زمین پر لعنت کرون گا جس سے وہ پیدا ہوئی ہے کہ وہان پہلون کی جگہ کانٹے ہون گے اور اوس وقت تک جنت مین اور زمین پر کھجور اور بیر سے کوئی درخت افضل

نہ تھا۔ اور سانپ سے کہا کہ تیرے پیٹ مین ملعون گسا اور میرے بندہ کو دہوکا دیا۔ تو بہی ملعون ہے۔ تیرا پیٹ تیرا پیر ہوگا۔ اور خاک تیری روزی ہوگی اور تو بنی آدم کا دشمن اور بنی آدم تیرے دشمن ہون گے۔ جہان تو اونہین پائیگا تو اون کی ایڑی کو کاٹے گا اور جہان وہ تجھے پائین گے تیرے سر کو کچلین گے۔ آدم ابلیس اور سانپ تم ایک دوسرے کے دشمنو یہان سے نکل جاؤ۔ پھر اونھین زمین پر پہینک دیا۔ اور آدم و حوا سے سب نعمت و کرامت چھین لی۔ کہتے ہین کہ سعید بن المسیب قسم کہاتا تھا کہ آدم نے بحالتِ عقل اوس پیڑ کا پہل نہین کہایا۔ بلکہ حوا نے اوسے شراب پلائی اور جب وہ مخمور ہوگیا تو اوسے وہان لے گئی۔ اور اوس نے کہالیا۔ مین کہتا ہون۔ سعید سے یہ ایک تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسا کہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جنت کی شراب کی حقیقت مین فرماتا ہے کہ اوس مین مستی نہین ہوتی۔

وہ دن جس مین آدم جنت مین گیا اور پھر وہان سے نکلا اور توبہ کی

۴۶ جمعہ کے دن کی فضیلت حضرت ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آن حضرت نے اون سب دنون سے جن مین آفتاب نے طلوع کیا ہے جمعہ کا دن بہتر ہے۔ اوسی روز آدم پیدا ہوا۔ اور اوسی روز اوسے جنت مین سکونت ملی۔ اور اوسی روز وہان سے وہ نکالا اور گرایا گیا۔ اور اوسی روز اللہ نے اوس کی توبہ قبول کی۔ اور اوسی روز قیامت ہوگی۔ اور اوسی دن مین ایک ساعت ہوتی ہے جسے اونہون نے فرمایا کہ بہت چہوٹی ہے۔ جب وہ ساعت کسی مسلمان بندہ کو مل جائے تو اللہ سے جو اچھی بات اوس وقت طلب کرے اللہ اوسے وہ ہی دے دیتا ہے۔" عبداللہ بن سلام

نے کہا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی ساعت ہے - وہ اوس روز کی اخیر ساعت ہی

۴۷ آدم کے جنت مین رہنے کی مدت پر بحث

ابوالعتاہیہ کہتا ہے - کہ آدم جنت سے نوین یا دسوین ساعت مین نکالا گیا ہے اور جب جنت سے زمین پر پھینکا گیا ہے تو اوس وقت اوس روز کے نو گھنٹے گزر چکے تھے - اور جنت مین وہ پانچ ساعت یا پانچ گھنٹہ رہا تھا - اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ صرف تین گھنٹہ رہا تھا - اگر اس قول کے قائل کا یہ ارادہ ہے - کہ آدم فردوس مین اوس جمعہ کے دن کے دو ساعت رہا جو ہماری دنیا کے دنون مین سے ہے اور جس کی مقدار اوس قدر ہے جتنی کہ ہوتی ہے تب تو اوس کا قول بعید الصواب نہین ہے - کیونکہ جو اخبار متقدمین اہل علم سے وارد ہوئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم چھٹے دن کی اخیر ساعت مین پیدا ہوا ہے جس کی مقدار ہمارے برسون مین ایک ہزار سال ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دن کے ایک ساعت کی مقدار (تقریبًا) ہماری تراسی سال کے برابر ہوگی - اور یہ ہم ذکر کر چکے ہین کہ آدم کی مٹی کا جب پروردگار نے خمیر کر لیا تو روح پھونکنے سے پہلے چالیس برس تک اوس کا پتلا پڑا رہا - اور اس مین شک نہین کہ یہان یہ ہمارے ہی برس مراد ہین - پھر جب اوس مین روح پھونکی گئی اور اوس کے معاملات گزرے اور اوسے جنت مین سکونت کے لیے جگہہ دی گئی - اور زمین پر پھینکا گیا - تو ان معاملات کی مدت کی مقدار یہ بعید نہین کہ ہمارے سالون سے پینتیس[۳۵] برس ہو - اور اگر اوس کا اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ جنت مین اوس جمعہ کے دن عین دن کے وقت مین دو ساعت رہا - جو اون دنون کے برابر ہے جس کی مقدار ہمارے سالون مین ایک ہزار سال کے برابر ہے تو اوس کی بات حق نہین

ہوسکتی کیونکہ جس کسی اہل علم نے اس معاملہ مین کچھ کہا ہی اونہون نے یہی کہا ہی کہ اوسمین جمعہ کے دن عین دن کے اخیر وقت مین قبل غروب آفتاب کے روح پھونکی گئی ہے۔ اور ابو صالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ آدم جنت مین نصف یوم رہا جسکی مقدار پانچ سو برس ہے۔ یہ بہی اون احادیث کے جو نبی صلعم سے وارد ہوئے ہین اور اون اقوال کے جو علما نے بیان کیے ہین خلاف ہے۔

اوس مقام کا ذکر جہان آدم وحوا زمین پر گرے

۴۸ آدم حوا ابلیس اور سانپ کے گرنے کے مقام

کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جس دن آدم کو پیدا کیا تھا اوسی دن یعنی اوسی جمعہ کے ہی روز اوسے اور اوس کی زوجہ حوا کو آسمان سے گرا دیا۔ چنانچہ حضرت علی و ابن عباس و قتادہ اور ابو العتاہیہ نے کہا ہے کہ آدم ہند کے جزیرہ سراندیپ مین ایک پہاڑ پر اور حوا جدہ مین پھینکے گیے تھے۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ حضرت آدم اوس کی تلاش مین چلے۔ اور اس سفر مین جہان اونہون نے قدم رکہے وہان بستیان آباد ہوگئین اور دو نو قدمون کے درمیان بیابان رہ گیے۔ غرض کہ چلتے چلتے جمع کے مقام پر آئے۔ اور بی بی حوا نے بہی ازدلاف (یعنی استقبال) کیا اس لیے اوس مقام کا نام مزدلفہ ہو گیا۔ اور عرفات مین ان دونو کا تعارف ہوا (یعنی ایک نے دوسرے کو پہچانا) اس سے اوس کا نام عرفات ہو گیا۔ اور وہ دونو جمع کے مقام پر مجتمع ہوئے اس لیے اوسے جمع کہنے لگے اور سانپ اصفہان مین اور ابلیس میسان مین گرا۔ اور بعض کہتے ہین کہ آدم بر ید (شام) اور ابلیس ابلہ مین گرا تھا۔ ابو جعفر کہتا ہے کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ جب تک کوئی حدیث

قابل حجت نہین سلے اوس وقت تک اوس کی صحت نہین معلوم ہوسکتی۔ اور جو حدیث کہ ہم تک پہونچی ہے وہ وہ ہی ہے کہ جس مین آدم کے ہند مین گرنے کا ذکر ہے۔ اور وہ ایسی حدیث ہے کہ علماے اسلام نے اوس کی صحت مین کچھہ کلام نہین کیا ہے۔

۴۹ آدم کے قد کا طول اور اوس کا گھٹنا حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت آدم کوہ تو پر گرے تو اون کے پیر زمین پر تھے اور سر آسمان سے لگا ہوا تھا۔ اس لیے وہ آسمان کے فرشتون کی تسبیح کی آواز سنتے تھے۔ اور فرشتے اون سے ڈرتے تھے۔ اس لیے اونہون نے اللہ سے دعا مانگی کہ آدم کا قد گھٹا دے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے آدم کے قد کا طول گھٹا کر ساٹھہ گز کر دیا۔ اس سے آدم کو رنج ہوا کیونکہ فرشتون کی آواز اور اون کی تسبیح کو سنکر اون کا دل بہلتا تھا۔ وہ جاتا رہا اور اونہون نے اللہ تعالیٰ سے کہا۔ کہ اے رب مین تیرے گھر مین تیرے پاس رہتا تھا۔ تیرے سوا سے میرا کوئی اب نہین ہے۔ تو نے مجھے جنت مین رکھا تھا اوس کا جو پھل جہان کا مین چاہتا کھاتا تھا۔ پھر تو نے جبل مقدس پر گرا دیا۔ وہان سے مین فرشتون کی آواز سنتا تھا اور جنت کی ہوا مجھے میسر آتی تھی۔ اب تو نے مجھے گھٹا کر ساٹھہ گز کا کر دیا۔ جس سے اون کی آواز کا سننا اور نظر سے دیکھنا سب جاتا رہا اور جنت کی ہوا بھی اب نہین ملتی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ کہ اے آدم یہ سب تیری معصیت کا سبب ہے جو مین نے تجھہ سے کیا ہے۔

۵۰ آدم و حوا کا لباس جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ آدم و حوا ننگے ہین۔ تو اون کو انھہ جوڑے دنبون مین سے جو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نازل کیے تھے اون سے ایک نر دنبہ

کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اس لیے اونہون نے ایک دنبہ کو لے کر ذبح کیا۔ اور اوس کے بال نکالے۔ اور حوا نے اوسے کاتا۔ اور آدم نے اوسے بُنا اور اپنے واسطے اوس سے ایک جبہ اور حوا کی درع (ایک قسم کا عورتون کا پائجامہ) اور اوڑھنی بنائی اور یہ کپڑے اونہون نے پہنے۔ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اون کے پاس بھیجدیا تھا۔ کہ دنبہ اور اونٹ کی کھالون کو پہننے کا طریق وہ اونہین سکھا دے۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ صوف کا لباس اون کی اولاد کا ہے۔ لیکن آدم اور حوا کا لباس وہ ہی تھا جو اونہون نے جنت کے پتون کا بنا لیا تھا۔

۵۱ حضرت آدم کا خانہ کعبہ کو بنانا اور حج کرنا

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر وحی بھیجی۔ کہ میرے عرش کے مقابل میرا ایک حرم ہے۔ تو وہان جا اور میرے لیے ایک مکان اوس جگہ بنا۔ پھر تو اوس کا طواف کر جیسے کہ تو نے فرشتون کو میرے عرش کا طواف کرتے دیکھا ہے۔ اوس مقام پر مین تیری اور تیرے اولاد کی جو میری طاعت کرین گے دعا قبول کیا کرون گا آدم نے کہا یا رب یہ کیسے مین کر سکتا ہون۔ نہ تو مجھ مین طاقت ہے اور نہ وہ مقام مجھے معلوم ہے۔ اس لیے اللہ نے ایک فرشتہ اوس کے ساتھ کیا۔ وہ اوسے مکہ کی طرف لے گیا۔ اس وقت آدم جب کسی سبزہ زار پر گزرتا۔ تو فرشتہ سے کہتا کہ ذرا یہان ٹھیرا دے۔ تو فرشتہ کہتا کہ ٹھہر جا۔ یہان تک کہ وہ مکہ پہونچ گیے اور جہان جہان حضرت آدم اس سفر مین ٹھیرے وہان آبادی ہوگئی۔ اور ماسوا اوس کے بیابان رہ گیا۔ پھر اونہون نے طور سینا اور طور زیتا (دمشق کے پہاڑ) اور لبنان اور جودی سے پتھر اور حرا سے اوس کے ستون لیے یعنی سب پانچ پہاڑون سے بیت اللہ کو بنایا اور جب اوس کی تعمیر سے وہ فارغ ہو گیے تو فرشتہ اونہین عرفات پر لے گیا۔ اور وہ

مناسک اونہین دکھادے جو آج کل وہان آدمی کیا کرتے ہین۔ پھر وہ اونہین مکہ کو لایا اور اونہون نے اوس کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر ہند کو لوٹ آئے۔ اور کوہ ثود پر وفات پائی۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ حوا اور آدم الگ الگ گرے تھے۔ اور حضرت آدم نے بیت کو بنایا ہے۔ مگر یہ اوس کے خلاف ہے جو آیندہ انشا اللہ تعالیٰ ہم ذکر کرین گے۔ کہ بیت آسمان سے نازل ہوا تھا۔ کہتے ہین کہ حضرت آدم نے ہند سے پیادہ پا آکر چالیس حج کیے تھے۔

۵۲۔ جنت کے پھل اور خوشبوئین وغیرہ دنیا مین اور صنعت کے ابتدای اوزار

اور جب حضرت آدم ہند مین آکر ٹھیرے تو اون کے سر پر جنت کے بیر کا ایک تاج تھا۔ جب وہ زمین پر پہونچے تو وہ خشک ہوگیا اور پتے جھڑ کر گر گیے۔ اور اوس سے ہند مین قسم قسم کی خوشبوئین پیدا ہوگئین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خوشبو اون پتون کی ہے جس سے آدم وحوا نے اپنا بدن چھپایا تھا اور بعض کا یہ بھی قول ہے۔ کہ جب اونہین جنت سے نکلنے کا حکم ہوا۔ تو وہ جنت کے جس درخت پر سے گزرے اوسکی ایک ڈالی اونہون نے توڑلی۔ اور جب گرے تو اون ڈالیون کو لے کر گرے۔ انہین ڈالیون سے ہند کی خوشبو ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اوسے جنت کے پھل بطور توشہ کے دیے تھے۔ یہ پھل جو ہمارے ہین اونہین سے پیدا ہوئے ہین۔ فرق یہی ہے کہ یہ (سڑتے گلتے) متغیر ہوجاتے ہین اور وہ متغیر نہین ہوتے ہین۔ اور اونہین ہر چیز کا بنانا اللہ تعالیٰ نے سکھادیا تھا۔ اور جنت کی خوشبوؤن مین سے بعض خوشبوئین اونہین دیدی تھین۔ اور حجر اسود بھی اون کے ساتھ ہی آیا تھا۔ یہ اوس وقت برف سے بھی زیادہ سپید تھا۔ اور جنت کے یاقوت کا تھا

اور حضرت موسیٰ کا عصا بھی اونہین کے ساتھ آیا تہا جو جنت کے آس کا یا لیان کا تھا۔ اور اس کے بعد مین اہرن متوڑہ اور سنڈا اسی بہی اللہ تعالی نے نازل کی۔ اور حضرت آدم کی ایسی اچھی صورت تہی۔ کہ اون کی اولاد مین بجز حضرت یوسف کے اور کوئی اونکا مشابہ نہین ہوا۔

۵۳ جبرئیل کا آدم کو گندم کی زراعت سکہانا اور حضرت جبرئیل اون کے پاس گندم کی ایک تہیلی لے کر آئے۔ آدم نے کہا کہ یہ کیا ہے۔ کہا یہ وہ ہی چیز ہے جس نے تجھے جنت سے نکالا ہے۔ کہا پھر مین اس کا کیا کرون کہا تو اسے زمین مین بکہیر دے اونہون نے بکہیر دئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہین اوسی وقت اوگا دیا۔ پھر حضرت آدم نے اونہین کاٹا اور جمع کیا۔ اور مل کر اونہین ہوا مین سیلایا۔ اور پھر اونہین پیسکر گوندہا اور روٹی پکائی۔ یہ باتین سب اونہین جبرئیل نے بتائی تھین۔ اور جبرئیل نے اون کے لیے پتہر اور لوہا بہی اکہٹا کر دیا تھا۔ پھر جب اونہین مارا تو اون سے آگ نکلی اور جبرئیل نے اونہین لوہے اور کہیتی کا کام سکہایا۔ اور ایک بیل اونہین لا کر دیا جس سے وہ کہیتی کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین کہ یہی وہ شقا (اور محنت) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین کیا ہے۔ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ (تو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم دونو کو بہشت سے نکلوا باہر کرے۔ اور تمہاری شامت آجاے)

۵۴ حضرت آدم کا حج اور توبہ کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کو پہاڑ سے نیچے اتارا۔ اور اونہین زمین کا اور جن چارپاے۔ پرندے وغیرہ جو زمین پر رہتے تھے اون سب کا مالک کر دیا۔ پھر اونہون نے اللہ سے شکایت کی کہ کیا میرے سوا اے رب دنیا مین تیری تسبیح پڑہنے والا کوئی اور نہین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مین تیرے صلب سے

ایسے لوگ پیدا کرون گا جو میری تسبیح اور تحمید کرین گے۔ اور مین زمین پر مکان بنوا دون گا
جن مین میرے ذکر کی آواز بلند ہوگی۔ اور ایک مکان مین ایسا بناؤن گا جسے مین اپنی
کرامت کے لیے خاص کرلون گا۔ اور اوسکا نام بیت اللہ رکھون گا۔ اور اوس کو حرم
آمن ٹھیرا دون گا۔ جو کوئی میرے لیے اوس کی حرمت کرے گا۔ وہ میری کرامت
و نوازش کا مستحق ہوگا۔ اور جو شخص وہان کے رہنے والون کو خوف مین ڈالے گا اور
اونہین ڈرا لے گا۔ تو وہ میرے ذمہ کو توڑ دے گا اور میری حرمت کو ضایع کرے گا
وہ آدمیون کے لیے سب سے اول بیت ہوگا۔ جو شخص اوس کا قصد کرے گا۔ اور اوس
کے سوا اوس کا اور کوئی ارادہ نہ ہوگا۔ وہ گویا میرے پاس آئے گا اور میری زیارت
کرے گا اور میرا مہمان ہوگا۔ اور کریم پر لازم ہے کہ جو کوئی اپنے
پاس آئے اور اپنا مہمان ہو اوس کا اکرام کرے اور اوس کی حاجت کو پورا کرے۔ تو
اوسے جب تک جیتا رہے گا بنایا کرے گا۔ اور جب تو مر جائے گا تو تیرے بعد
تیری نسل سے قومین اور گروہ اور انبیا امتہً بعد امتہ پیدا ہوتے رہین گے وہ اوسے بناتے
رہین گے پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کو حکم دیا۔ کہ وہ بیت الحرام کو جاے۔ یہ بیت الحرام
جنت سے ایک ہی یاقوت کا اور بعض کہتے ہین ایک ہی موتی کا بنا ہوا تھا۔ اور
اوس وقت تک دنیا مین رہا۔ جب تک کہ حضرت نوح کے طوفان مین اون کی قوم
نہ ڈوبی۔ اوس کے بعد وہ آسمان کو اٹھہ گیا۔ اور اوس کی بنیاد باقی رہ گئی۔ پھر اللہ نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو توفیق دی۔ اور اونہون نے جیسا کہ آیندہ ہم ذکر کرین گے
اوسے بنایا۔ اور حضرت آدم بیت کو آئے کہ حج کرین اور وہان توبہ کرین۔ اور وہ اپنی
خطا پر اور جنت کی نعمتون کے جاتے رہنے سے دو سو (۲۰۰) برس سے رو رہے تھے

اور چالیس روز تک اس غم مین کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔ پھر اوس کے بعد کھایا پیا تھا اور حضرت آدم نے حوا سے بھی سو برس تک تقرب نہین کیا تھا۔ پھر اونہون نے بیت کا حج کیا۔ اور اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے اور اوس کے بموجب توبہ کی اور وہ کلمات اللہ تعالیٰ کے اس قول مین ہین رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (اے رب ہمارے ہم نے اپنے آپ کو خوتباہ کیا اگر تو ہماری خطا معاف نہین کرے گا اور رحم نہین فرمائیگا تو ہم بالکل برباد ہو جائینگے۔)

ذریت آدم کا اخراج آدم کی پشت سے اور اون سے میثاق لینا

۵۵ روز ازل مین جنتی اور دوزخیون کی تفریق سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ذریت آدم سے عرفہ کے مقام پر نعمان مین (جو بفتح نون اول ہی) میثاق لیا۔ اور جس قدر اون کی ذریت قیامت تک پیدا ہوگی اونہین سب کو آدم کی پشت سے نکالا۔ اور اون کے سامنے اونہین بکثرت ذرون کی طرح پھیلا دیا۔ پھر اون سے کلام کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ۔ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔ (کیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون سب بولے ہان ہم اس بات کے گواہ ہین۔ اور یہ اسغرض سے کیا کہ ایسا نہو کہین قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بیخبر ہی رہے یا کہنے لگو کہ شرک ابتدا مین تو ہمارے بڑون ہی نے کیا اور ہم اون ہی کی اولاد تھے۔ کہ اون کے بعد دنیا مین آئے ہم ایسا بڑون کو دیکھا ویسا ہی ہم بھی کرنے لگے۔ تو اے خدا کیا تو ہم کو اون لوگون کے جرم کی پاداش مین ہلاک کئے دیتا ہے۔ جنہون نے پہلے غلطی کی) اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے۔

کہ اللہ تعالی نے اون سے موضع دحنا مین میثاق لیا۔ اور سری نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت سے نکالا۔ مگر ابھی اوسے آسمان سے زمین پر نہین پہنچا تھا کہ اوس کی پیٹھ کے دہنے طرف ہاتھ پھیرا۔ اور اوس کی اولاد کو نکالا۔ وہ سپید ذرون کی طرح ایسے تھے جیسے موتی ہوتے ہین۔ پھر کہا۔ کہ میری رحمت کے ساتھ تم جنت مین داخل ہو۔ پھر اوس کی پیٹھ کے بائین طرف کو مسح کیا۔ اور اوس سے اوس کی ذریت کالی صورت کی نکلی۔ اون سے کہا۔ کہ آگ مین جاؤ۔ اور اوس کی مجھے کچھ پروا نہین ہے۔ اور یہی لوگ ہین جنہین وہ کہتا ہے اصحاب الیمین و اصحاب الشمال (دائین ہاتھ والے اور بائین ہاتھ والے) پھر اون سے میثاق اور وعدہ لیا (کہ دنیا مین جاکر تیری عبادت کرین گے) کہا الست بربکم قالوا بلی پھر اونہون نے اللہ تعالی سے میثاق کیا۔ ان مین سے کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ جنھون نے اقرار برضا و رغبت کیا اور کچھ ایسے تھے جنہون نے تقیہ سے کیا تھا۔

عہدِ آدم کے حوادث دنیا مین

۵۶ آدم کی اولاد حوا کے بطن سے حضرت آدم کے زمانہ کے واقعات مین سے سب سے پہلا واقعہ یہ ہے کہ قابیل بن آدم نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ اہل علم کا قابیل کے نام مین اختلاف ہے کوئی تو کہتے ہین کہ اوس کا نام قین ہے اور کوئی کہتے ہین کہ قائین ہے۔ کوئی کہتے ہین کہ قائن ہے۔ اور کوئی بتاتے ہین کہ قابیل ہے۔ اور اوسکے قتل کے سبب مین بھی اختلاف ہے۔ بعض اوسکا سبب یہ بتاتے ہین۔ کہ آدم اپنی بی بی حوا سے جنت مین قبل ارتکاب معصیت کے مباشرت کیا کرتا تھا۔

جس سے اوسے قابیل بن آدم اور اوس کی توام بہن کا حمل رہا۔ اوس وقت جب یہ پیٹ مین تھے تو اوسے کوئی وصب (بیماری) اور وحم (حاملہ عورتون کی کسی چیز کے کھانے کی خواہش) کچھ نہ ہوئی۔ اور نہ جب وہ پیدا ہوئے تو درد زہ ہوا۔ اور نہ جنت کی طہارت کے سبب سے اون کی ولادت کے بعد خون آیا۔ پھر جب اونہون نے اوس درخت کا پھل کھا لیا۔ اور زمین پر پھینکے گیے۔ اور جب پھر اونہین اطمینان ہو گیا اور آدم نے اوس سے مباشرت کی۔ اور وہ ہابیل اور اوس کی توام بہن سے حاملہ ہوئی۔ تو اوسے وحم اور وصب اور نیز ولادت کے وقت درد زہ بھی ہوا۔ اور اونکے ساتھ اوسے خون بھی آیا۔ اور کہتے ہین حوا کا یہ قاعدہ تھا کہ اوسے توام ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا حمل رہا کرتا تھا۔ اور حوا کے پیٹ سے آدم کے چالیس لڑکے لڑکیان بیس مرتبہ مین پیدا ہوئے۔

۵۷ آدم کی اولاد مین نکاح کا قاعدہ اور بار امانت سے آسمان زمین کا انکار

اور ہر لڑکے کو اختیار تھا کہ چاہے اپنی جس بہن سے نکاح کرے۔ مگر وہ توام لڑکی جو اس کے ساتھ پیدا ہوتی تھی اوسے حلال نہین تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اوس وقت بجز اون کی بہنون اور حوا مان کے اور کوئی عورتین ہی نہ تھین۔ اس لیے آدم نے اپنے بیٹے قابیل کو حکم دیا۔ کہ ہابیل کی توام لڑکی سے نکاح کرے۔ اور ہابیل سے کہا کہ وہ قابیل کی توام سے نکاح کرے۔ بعض یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت آدم اوس وقت موجود نہ تھے۔ اور جاتے وقت آسمان سے کہا تھا۔ کہ مین تو جاتا ہون تو میرے بچہ کی حفاظت کرنا۔ اوس نے اس سے انکار کیا۔ تو حضرت آدم نے زمین سے کہا۔ زمین نے بھی انکار کیا۔ تو پہاڑ سے کہا۔ پہاڑ نے بھی انکار کیا۔ پھر اونہون نے قابیل سے کہا قابیل نے کہا اچھا۔

تو جا اور جب لوٹ کر آئے گا تو ایسی حالت پاے گا کہ اوس سے تو خوش ہوگا۔ پھر حضرت آدم چلے گیے۔ تو وہ واقعہ ہوا جس کا ہم ابھی ذکر کرین گے۔ اور اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (ہم نے اس ذمہ واری کو جو اب انسان پر ہے آسمان پر اور زمین اور پہاڑون پر پیش کیا۔ اور یہ بوجھ اونپر لادنا چاہا۔ تو اونہون نے اوس کے اوٹھانے سے انکار کیا۔ اور اوس سے ڈر گیے۔ اور آدمی نے بے تامل اوسے اوٹھا لیا درحقیقت وہ اپنے حق مین بڑا ہی ظالم تھا اور اس کے علاوہ وہ بڑا ہی نادان بھی تھا)

۵۸ قابیل کا اپنی بہن کی خواہش کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اوس کی قربانی نامنظور کرنا۔

پھر جب حضرت آدم نے قابیل اور ہابیل سے اپنی بہنون کے نکاح کے لیے وہ بات کہی جس کا ہم نے بیان کر دیا ہے۔ تو ہابیل نے اوسے تسلیم کر لیا۔ اور اوس سے راضی ہو گیا۔ مگر قابیل نے اوسے نہ مانا۔ اور ہابیل کی بہن سے اوس نے کراہت کی۔ اور اپنی بہن ہابیل کو دینا نہ چاہا۔ اور کہا ہم تو جنت کی پیدایش ہین اور وہ زمین پر پیدا ہوئے ہین۔ مین اپنی بہن کا زیادہ حقدار ہون۔ اور بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ قابیل کی بہن سب سے زیادہ حسین تھی۔ اس لیے اوس نے اوسے اپنے بھائی کو دینا پسند نہ کیا۔ اور اپنے لیے چاہا۔ اور وہ جنت کی پیدایش نہ تھی زمین پر ہی پیدا ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔ غرض اون کے باپ آدم نے کہا کہ بیٹے وہ تیرے لیے حلال نہین مگر اوس نے اپنے باپ کا کہنا نہ مانا۔ اس لیے اوس کے باپ نے کہا کہ بیٹے تو الگ قربانی کر اور تیرا بھائی ہابیل بھی الگ قربانی کرے جس کی قربانی اللہ قبول کرے وہ ہی تیری بہن کا حقدار ہے۔ اور قابیل کاشتکاری کرتا تھا اور ہابیل مویشی

چراتا تھا۔ اس لیے قابیل نے گیہون چڑہاے۔ اور ہابیل نے اپنی بکریون مین سے اچھے جوان جوان بکرے قربان کیے۔ اور بعض نے یہ بہی کہا ہے کہ اوس نے گاے کی قربانی کی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک سپید آگ بہیجی۔ اور اوس نے ہابیل کی قربانی کو کہا لیا۔ اور قابیل کی قربانی کو چہوڑ دیا۔ اور یہ قاعدہ تھا کہ جب اللہ قربانی قبول کرتا تو ایسے ہی قبول کیا کرتا تھا

۵۹ قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا اور اوسکی لاش کا چہپانا

پہر جب اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی قربانی قبول کرلی۔ جس مین یہ حکم تھا۔ کہ ہابیل کو قابیل کی بہن دی جاے۔ تو قابیل کو غصہ آیا اور وہ غرور مین بہر گیا۔ اور شیطان اوس پر سوار ہو گیا۔ اور ہابیل سے بولا۔ کہ مین تجھے قتل کردون گا تاکہ تو میری بہن سے نکاح نہ کرے۔ ہابیل نے کہا کہ انما یتقبل اللہ من المتقین لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك الی قوله فطوعت له نفسه قتل اخیه رپہر وہ ہابیل کے پیچے گیا۔ اور وہ اپنے مویشی کے ساتھہ تہا پہر اوس نے اوسے مار ڈالا۔ یہی دونو ہین جن کا قصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے اور کہا ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (اور اے پیغمبر تو ان لوگون کو آدم کے دونو بیٹون کا حال سچا سچا پڑہ کر سنا دے کہ جب اون دونو نے قربانیان چڑہائین تو ایک (ہابیل) کی اون مین سے قربانی مقبول ہوئی۔ مگر دوسرے (قابیل) کی قبول نہین ہوئی۔ تو پہلے نے کہا کہ مین تجھے ضرور ہی مار ڈالون گا۔ دوسرے نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف پرہیزگارون کی

قربانیان قبول کرتا ہے۔ اور اگرچہ میرے قتل کے لیے مجھ پر تو ہاتھ اُٹھاے گا۔ مگر پھر بھی مین تیرے
قتل کے لیے تجھپر ہاتھ اوٹھانے والا نہین مین تو اللہ پروردگار عالم سے ڈرتا ہون۔ مین یہ چاہتا
ہون کہ میرا اور تیرا دونو کا گناہ تیری گردن پر رہے۔ جس سے تو دوزخیون مین سے ہوجاے
اور ظالمون کی یہی سزا ہوتی ہے۔ اس پر بھی اوس کے نفس نے اوسے آمادہ کیا کہ اپنے
بھائی کو قتل کردے۔ چنانچہ اوس نے اوسے مار ڈالا اور نقصان اُٹھانے والون مین سے
ہوگیا۔) راوی کہتا ہے کہ جب اوس نے اوسے قتل کردیا۔ تو حیران ہوگیا۔ کیونکہ اوسے
یہ نہین معلوم تھا۔ کہ اوسے کیسے چھپاوے۔ اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ لوگون کے
قول کے بموجب بنی آدم مین یہ اول ہی مقتول تھا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ
لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ
فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا
فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ
ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا۔ جو زمین کو کھودنے لگا۔ تاکہ
اوسے دکھادے کہ اپنے بھائی کی فضیحہ یعنی لاش کو کیسے چھپاے۔ جب اوس نے یہ دیکھا
تو بولا۔ کہ افسوس مین اس کوے سے بھی گیا گزرا ہوا چاہیے تھا۔ کہ مین اوسکی طرح اپنے بھائی کی
فضیحہ کو چھپا دیتا۔ غرض کہ وہ بڑا شرمندہ ہوا اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کو حکم لکھکر دیا۔ کہ جو کوئی
کسی کو مار ڈالے بغیر اس کے کہ اوس مقتول نے کسی کو مار ڈالا ہو یا ملک مین فساد پھیلایا ہو
تو اوس قاتل کی نسبت یہ خیال کیا جاے گا کہ اوس نے تمام آدمیون کو قتل کردیا۔ اور جس نے
مرتے کو بچا لیا تو گویا اوس نے سب آدمیون کو بچا لیا۔ اور اون کے پاس ہمارے رسول

کہلی کہلی نشانیان لاے تھے مگر پھر بھی اون مین سے بہت ایسے ہین جو زمین پر زیادتیان کرتے رہتے ہین) جب اوس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اوس سے کہا کہ قابیل تیرا بھائی ہابیل کہان ہے۔ کہا مجھکو نہین معلوم کیا مین اوس کا نگہبان تھا۔ اللہ تعالےٰ نے کہا۔ کہ۔ (مین جانتا ہون) مجھے اس وقت تیرے بھائی کا خون زمین سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ تجھ پر وہ زمین لعنت کرتی ہے۔ جس نے اپنا مُنہہ کھولا اور تیرے بھائی کا خون چوس گئی۔ پس جب تو نے زمین مین ایسا کام کیا تو اب وہ تیرے لیے اپنی سبزی نہین اگائے گی۔ اور تو گھبرا کر زمین مین پریشان پھرنے لگے گا۔ اس پر قابیل نے کہا۔ کہ اگر تو معاف نہ کرے تو یہ میری بڑی بھاری خطا ہوئی۔ کہتے ہین کہ یہ قتل عقبۂ حرا کے پاس ہوا تھا۔

۶۰ قابیل کا عدن کو بھاگنا اور قتل ہونا

پھر وہ پہاڑ پر سے اپنی بہن کا ہاتھہ پکڑ کر اترا۔ اور عدن کی طرف یمن کے ملک کو اوسے لیکر بھاگا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ جب اوس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ اور پھر اوس نے اپنی بہن کا ہاتھہ پکڑا اور تو وہ پہاڑ سے نیچے اُترا۔ تو آدم نے اوس سے کہا۔ کہ جا تو ہمیشہ مرعوب اور مخوف رہے گا۔ جسے تو دیکھے گا اوس سے تو ڈرے گا۔ پھر جب وہ اپنی کسی اولاد کی طرف ہو کر گزرتا تو وہ اوسے مارتے تھے۔ وہان کہین قابیل کا ایک اندہا بیٹا بھی آگیا۔ اور اوس کے ساتھہ اوس اندہے کا بھی ایک بیٹا تھا۔ بیٹے نے اندہے سے کہا۔ کہ یہ تیرا باپ قابیل ہے۔ تو اوسے مار۔ اس پر اوس اندہے نے اپنے باپ قابیل کو مارا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ اس پر اندہے کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ تو نے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ یہ سنکر اندہے نے ہاتھ اُٹھایا۔ اور بیٹے کے طمانچہ مارا کہ وہ بھی مر گیا

پھر کہا افسوس مین نے (پتھر یا تیر سے) باپ کو مارا اور طمانچہ سے بیٹے کو قتل کر دیا - اور جب ہابیل قتل ہوا ہے - تو اوس کی عمر بیس سال کی تھی - اور قابیل کی عمر قتل کے وقت پینتیس ۳۵ برس کی تھی (یہان یہ نہین معلوم ہوتا کہ جب تک قابیل کے پاس عورت ہی نہ تھی تب تک اوس کی اولاد کیونکر ہوگی - اِس کا جواب بھی کچھ حضرت ابن عباس ہی دین گے)

۶۱ یہ قاتل و مقتول آدم کے صلبی بیٹے تھے - حضرت حسن کہتے ہین - کہ وہ دونو شخص جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قول وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ مین کیا ہے - وہ بنی اسرائیل مین سے تھے - اور حضرت آدم کے صلبی بیٹے نہ تھے - اور حضرت آدم ہی سب سے پہلے مرے ہین - مگر ابو جعفر کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے - کہ وہ دونو حضرت آدم کے صلبی بیٹے تھے - کیونکہ نبی صلعم سے ایک صحیح حدیث اس باب مین آئی ہے - چنانچہ اونہون نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کسی شخص کا قتل ظلم سے ہوتا ہے تو اوس کا گناہ آدم کے پہلے بیٹے پر ہوتا ہے - اور اس کا سبب یہ ہے کہ اوس نے ہی یہ طریق سب سے پہلے نکالا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ وہ دونو آدم کے صلبی بیٹے تھے (اور بنی اسرائیل مین قتل پہلے نہین ہوسکتا) کیونکہ بنی آدم مین بنی اسرائیل سے پہلے بھی برابر قتل ہوتا رہا ہے - اور اس حدیث مین ہے کہ وہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے قتل کرنا ایجاد کیا ہے - اور اس بات کی دلیل کہ ذریت آدم مین سے آدم سے پہلے بھی مر چکے ہین - وہ قول ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ - فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا (اے لوگو وہی ذات پاک ہے جس نے تم کو نفس واحد آدم سے پیدا کیا

کیا۔ اور اوسی کے جنس کا اوسکا جوڑا بنایا۔ تاکہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے۔ تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہے تو عورت کو ایک ہلکا سا حمل رکھایا جاتا ہے۔ پھر وہ اوس حمل کو لئے پھرتی ہے۔ پھر جب حمل کی وجہ سے عورت زیادہ بوجھل ہوتی ہے۔ تو میان بی بی دونو ملکر خدا سے کہ وہی اون کا پروردگار ہے دعا مانگتے ہین۔ کہ اے خدا اگر تو ہم کو جیتا جاگتا پورا بچہ عنایت کرے گا تو ہم تیرا بڑا احسان مانین گے۔ پھر جب خدا اون کو جیتا جاگتا پورا بچہ عنایت کرتا ہے تو اوس اولاد مین جو خدا نے اون کو عنایت کی ہے خدا کے شریک بنانے لگتے ہین) کی تفسیر مین حضرت ابن عباس ابن جبیر اور سدی وغیرہ سے آیا ہے وہ کہتے ہین۔ کہ حوا کے بطن سے جب آدم کے بچے پیدا ہوتے تو وہ اون کی تعبید کیا کرتین یعنی اون کے نام عبد پر عبد اللہ عبد الرحمن وغیرہ رکھا کرتی تھین۔ مگر وہ مرجایا کرتے تھے اس لیے اون کے پاس ابلیس آیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم اس طرح کے نام نہ رکھو تو تمہارے بچے زندہ رہا کرین پھر جب اون کے ایک بیٹا پیدا ہوا تو بی بی حوا نے اوس کا نام عبد الحارث رکھ دیا۔ جو ابلیس کا نام ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ الآیات اور یہی روایت مرفوع بھی آئی ہے۔ مین کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ پہلے پہل اونکی اولاد کو زندہ نہین رہنے دیتا تھا۔ اور جس کا نام عبد الحارث رکھا گیا اوسے امتحاناً اور آزمایش کے لیے زندہ رکھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام باتون کو بغیر امتحان کے بھی جانتا ہے مگر اوس کا وہ علم ایسا ہے کہ جس پر ثواب و عقاب نہین ہوتا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کہ یہ قاتل و مقتول دونو حضرت آدم کے صلبی بیٹے تھے وہ قول ہے جو علما نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے۔ کہ جب ہابیل قتل ہوا تو حضرت آدم نے یہ شعر پڑھے تھے۔

تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَيْهَا		فَوَجْهُ الْأَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِيحٌ
دنیا کا ملک اور جو لوگ اوسپر رہتے ہین وہ بدل گئے		جس سے تمام روئے زمین غبار آلود اور قباحت آمیز دکھائی دیتی ہے
تَغَيَّرَ كُلُّ ذِي طَعْمٍ وَلَوْنٍ		وَقَلَّ بِشَاشَةُ الْوَجْهِ الْمَلِيحِ
اور ہر رنگ اور مزہ والی چیز مین تغیر و تبدل آگیا		اور چہرہ پر جو ملاحت آمیز بشاشت تھی وہ بھی گھٹ گئی

ان کے سوا ان اشعار کی اور بھی بہت بیتین ہین۔

۶۴ کیومرث آدم نہین بلکہ فارس کا بادشاہ تھا

اور علماے فرس کا خیال ہے کہ کیومرث ہی آدم ہے۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ حوا کے بطن سے آدم کا صلبی بیٹا ہے۔ اور اوس کی نسبت بہت سی باتین لوگ بیان کرتے ہین کہ جن کے ذکر سے کتاب طویل ہوجاے گی۔ یہان ہمارا قصد یہ ہے۔ کہ ہم بادشاہون کا اور اون کے کارنامون کا حال لکھین۔ اور جس قسم کی کتاب ہم بناتے ہین۔ اوس مین کسی بادشاہ کے نسب پر بحث کرنا مناسب نہین ہے۔ اور جہان کہین کہ اس قسم کا کوئی ذکر کرتے ہین۔ تو وہان ہماری غرض اشخاص مذکور کی تعریف سے یہ ہوتی ہے کہ جو شخص اونہین نہ جانتا ہو وہ اونہین جان جاے۔ اور اور علما جو علماے فارس کے سوا ہین اون کی راے علماے فارس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہین کہ وہ آدم نہین ہے۔ اور وہ علماے فارس سے اس بات مین متفق ہین کہ ایک شخص اس نام کا گزرا ہے۔ مگر وہ کون تھا اور کیسا تھا اس مین وہ اون سے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ وہ کیومرث جسے فارس والے آدم بتلاتے ہین وہ حام بن یافث بن نوح تھا اور وہ ایک سردار اور بہت بڑی عمر والا آدمی تھا۔ اور سرزمین مشرق کی کوہستان طبرستان کے پہاڑ دنباوند سے آیا تھا اور وہ وہان کا اور نیز فارس کا بادشاہ تھا۔ اس کی اور اوس کے بیٹون کی حکومت بہت بڑی

ہوگئی تھی۔ یہانتک کہ وہ بابل کے اور بعض اوقات وہ ہفت اقلیم کے بادشاہ تک بھی ہوہو گیے تھے۔ اور کیومرث نے شہر بسائے اور قلعہ بنائے تھے۔ اور ہتیار تیار کیے اور گھوڑون کو پالا تھا۔ اور اخیر وقت مین وہ بڑا جابر و سرکش ہوگیا تھا۔ اور آدم کہلانے لگا تھا۔ اور حکم دے دیا تھا۔ کہ جو کوئی مجھے آدم نہ کہے گا اوسے مین قتل کرودن گا۔ اور اوس کی تیس ۳۰ عورتین تھین۔ جن سے اوس کی بہت اولاد تھی اور اوس کا بیٹا ماری۔ اور اوس کی بہن ماریانہ اوس کے اخیر عمر مین پیدا ہوے تھے جنہین وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اور بڑی عزت دے رکھی تھی۔ انہین دو لونکی نسل سے بادشاہ ہوے ہین اور ابو جعفر کہتا ہے کہ مین نے جو یہان کیومرث کا ذکر کیا ہے اوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کیومرث کی نسبت کسی قوم کے علما اس کے برخلاف نہین ہین کہ وہ اہل فارس کا موروث اعلی نہین ہے۔ بلکہ اوسے سب ابوالفرس مانتے ہین۔ اختلاف صرف اسی امر مین ہے کہ وہ آدم ابوالبشر ہے یا کوئی اور ہے۔ جیسا کہ ہمنے ذکر کر دیا ہے۔

۶۳ کیومرث اور اوس کی اولاد کی تاریخ سے تاریخ کا بیان اقرب الے التحقیق ہے۔

اور علاوہ اس کے اوس کی اور اوس کے اولاد کی حکومت برابر سلسلہ وار سرزمین مشرق اور کوہستان مین چلی آئی ہے۔ اور اوس وقت ختم ہوئی ہے۔ کہ یزدگرد بن شہریار مرد کے مقام پر حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ مین مارا گیا۔ اور اسی وجہ سے اون بادشاہون کے نام پر تاریخ کا بیان کرنا بہت سہل ہے اور اور قومون کے بادشاہون کی عمرون پر اندازہ کر کے تاریخ بیان کرنے کی بہ نسبت اون کے بادشاہون سے تاریخ لگانا اقرب الی التحقیق ہے۔ کیونکہ اور کوئی قوم ایسی نہین ہے کہ جس کا نسب حضرت آدم تک جاتا ہو۔ اور

اون مین ہمیشہ مملکت رہی ہو اور علی التسلسل اون مین حکومت چلی آئی ہو۔ کہ پچھلے پہلون سے دست بدست اوسے لیتے رہے ہون اور ہمین جو کچھہ معلوم ہوا ہے وہ بھی ہم سب ذکر کرین گے کہ حضرت آدم کی اس قدر عمر ہوئی۔ اور اون کے بعد جو بادشاہ اور نبی ہوئے ہین اون کی اتنی اتنی عمرین ہوئین۔ اور کیومرث ابوالفرس کی اس قدر عمر ہوئی۔ اور یہ بھی بیان کرین گے کہ علما کس امر مین مختلف ہین اور کہان تک متفق ہین۔ اور کون کون سے بادشاہ پر اون کا اتفاق ہے کہ وہ خاص فلان فلان زمانہ مین ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴ حضرت آدم نبی مرسل تھے اور پیغمبرون کی تعداد

اور حضرت آدم علاوہ اس کے کہ وہ دنیا کے بادشاہ تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ اپنی اولاد کے واسطے نبی اور رسول بھی ہوکر آئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون پر اکیس صحیفے نازل کئے تھے اور اونہین حضرت آدم نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ اور جبرئیل نے اونہین لکھنا بتایا تھا۔ حضرت ابوذر نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ انبیا ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہین۔ ابوذر کہتے ہین مین نے پوچھا یا رسول اللہ ان مین سے رسول کتنے ہین۔ فرمایا کہ بہت کثرت سے ہین یعنی تین سو تیرہ[۳۱۳] ہین۔ مین نے پوچھا اون مین اول کون ہے۔ فرمایا حضرت آدم۔ ابوذر کہتے ہین مین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ نبی مرسل ہین۔ فرمایا ہان اللہ تعالیٰ نے اونہین اپنے ہاتھ سے بنایا اور اونمین اپنی روح ڈالی۔ پھر اونہین مردہ دیا۔ اور اونمین پر مردہ اور خون اور سور کے گوشت کی تحریم کا سب سے پہلے حکم نازل ہوا ہے۔ اور الف بے تے کے حروف اور اکیس صحیفے بھی اون پر آئے ہین۔

حضرت شیث کی ولادت

۶۵ شیث کی پیدائش اور ولی عہدی

حضرت آدم کے زمانہ کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ شیث پیدا ہوئے۔ اور اون کی ولادت اوس وقت ہوئی ہے۔ کہ جب حضرت آدم کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوگئی تھی۔ اور ہابیل کے قتل کو پانچ برس گزر گئے تھے۔ اور کہتے ہین کہ وہ اکیلے بغیر توام کے پیدا ہوئے تھے۔ اور شیث کے معنی "اللہ کی بخشش" ہین جس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ہابیل کے بعد ہوئے ہین۔ اور یہی حضرت آدم کے وصی ہین۔ اور حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ توام بھی اون کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ جب حضرت آدم کی وفات کا وقت آیا تو اونہون نے شیث کو اپنا ولی عہد کیا۔ اور اونہین دن رات کی ساعتین بتائین۔ اور ہر ساعت مین جو عبادت خلوت مین کرنا تھی وہ بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ طوفان آئے گا۔ اور آدم کے بعد وہ رئیس ہون گے۔ اللہ تعالی نے اون پر پچاس صحیفے نازل کیے۔ اور اب جتنے آدمی ہین اون سب کا نسب انہین سے ملتا ہے۔

۶۶ کیومرث آدم ہے اور اوسکی اولاد آدم کی اولاد ہے اور ہوشنگ دنیا کا سب سے اول بادشاہ

لیکن فارس والے کہتے ہین کہ کیومرث آدم ہے وہ کہتے ہین کہ کیومرث کی بیٹی میشان میشی کی بہن تھی۔ اور میشی اور میشان سے نکاح ہوا تھا۔ اور میشان کے پیٹ سے سیامک اور سیامی پیدا ہوئے اور سیامک بن کیومرث کے افروال[1] وفس[2] بواسپ[3] اجرب[4] اور اراش[5] بیٹے تھے۔ اور ان سب کی مان سیامی میشی کی بیٹی اور اون کے باپ کی بہن تھی اور وہ کہتے ہین کہ تمام زمین کی سات اقلیمین ہین۔ اور بابل کی سرزمین

اور اوس کے قرب وجوار کے بر و بحر سب ایک اقلیم ہے۔ اور اوس کے ساکنین افروال بن سیامک کی اولاد اور اولاد کی اولاد مین سے ہین۔ اور افروال بن سیامک کا بیٹا افری سیامک کی بیٹی کے پیٹ سے ہوشنگ پیشیداد بادشاہ تھا۔ اور یہ وہ شخص ہے۔ جو اپنے دادا کیومرث کے بعد بادشاہ ہوا ہے۔ اور اسی نے ہفت اقلیم پر سب سے اول حکومت کی ہے۔ اوس کے حالات ہم آگے بیان کرین گے۔ اور بعض علما کا یہ خیال ہے کہ یہ ہوشنگ آدم کا صلبی بیٹا حوا کے بطن سے ہے۔ لیکن ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ جو شخص سب سے اول دنیا کا بادشاہ ہوا ہے وہ ادشہنق (ہوشنگ) بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ فارس والون کے نزدیک وہ آدم سے دو سو بیس ۲۲۰ برس بعد ہوا ہے۔ لیکن وہ (درحقیقت) حضرت نوح سے دو سو برس بعد گزرا ہے۔ اور فارس والون کو وہ حالات معلوم نہین ہین جو حضرت نوح سے پہلے ہوئے ہین مگر ہمارے نزدیک ہشام بن الکلبی کے بیان کی کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی۔ کیونکہ ہوشنگ فارس والون مین خوب مشہور ہے۔ اور ہر ایک قوم اپنے انساب کو اور اپنے حالات کو دوسرون سے اچھا جانتی ہے۔ اور اوس نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ بعض نسابہ فارس کا خیال ہے۔ کہ یہ ہوشنگ مہلائیل ہی ہے۔ اور اس کا باپ افروال قینان ہے۔ اور سیامک انوش قینان کا باپ ہے۔ اور میشی شیث انوش کا باپ ہے اور کیومرث آدم ہے۔ اگر یہ خیال صحیح ہو۔ تو کسی طرح شک نہین کہ ہوشنگ آدم کے زمانہ مین جوان تھا کیونکہ جیسا پچھلی کتابون مین لکھا ہوا ہے میلائیل کی ماں دینہ بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قینان بن آدم اور اوس کا باپ اوس وقت پیدا ہوئے تھے۔ جب کہ حضرت آدم کی عمر تین سو پچانوے ۳۹۵ برس گزر چکی تھی۔ اور جب

حضرت آدم کی عمر ہزار برس مانی جاے تو اون کی وفات کے وقت مہلائیل کی عمر چھ سو پینسٹھ ۶۶۵ برس کی ہوتی ہے۔ اور فارس والے کہتے ہین۔ کہ ہوشنگ کی بادشاہی چالیس برس رہی تھی۔ اگر یہ بات ایسی ہو جیسے نسابہ نے ذکر کیا ہے اور اوسے ہم نے بیان کر دیا ہے تو کچھ بعید نہین ہے۔ کہ وہ قول صحیح ہو کہ حضرت آدم کے دو سو برس بعد ہوشنگ بادشاہ ہوا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وفات

۶۷ آدم کا شیث کو علم دینا کہتے ہین کہ حضرت آدم گیارہ روز بیمار رہے۔ اور اپنے بیٹے شیث کو وصی بنایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ قابیل اور اوس کی اولاد سے اس بات کو مخفی رکھے۔ کیونکہ جب حضرت آدم نے ہابیل کو علم دینے کے لیے مخصوص کیا تھا تو اوس نے اوسے مار ڈالا تھا۔ اس لیے حضرت شیث نے اور اون کی اولاد نے وہ علم چھپائے رکھا جو اون کو ملا تھا۔ اور قابیل کی اور اوس کی اولاد کے پاس ایسا علم نہ تھا۔ کہ جس سے وہ منتفع ہوتے۔

۶۸ سلام کا طریق حضرت ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اون سے کہا کہ فرشتون کی اوس جماعت کے پاس جاے۔ اور کہوے السلام علیکم چنانچہ وہ اون کے پاس گیے۔ اور اون سے سلام علیکم کیا۔ اونہون نے کہا وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ۔ پھر جب وہ اپنے رب کے پاس لوٹ کر گیے۔ تو اون سے اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ یہ تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے سلام کا طریق ہوگا۔

۶۹ حضرت آدم کی عمر اور داؤد کو اپنی عمر میں سے عمر دینا ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دونو ہاتھ بند کر کے سامنے کیے اور کہا۔ ان میں سے ایک پسند کر کے لے۔ حضرت آدم نے کہا۔ کہ میں اپنے رب کے دہنے ہاتھ کو پسند کرتا ہوں۔ حالانکہ اوس کے دونو ہاتھ دہنے ہی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اوسے اوس کے سامنے کھولا۔ تو اونہوں نے دیکھا کہ اوس میں حضرت آدم کی اور اون کے تمام ذریت کی صورتیں موجود ہیں۔ اور جتنے لوگ ہیں اون سب کی سامنے اون کے عمریں لکھی ہوئی ہیں۔ اور آدم کی عمر بھی ایک ہزار سال لکھی ہوئی ہے۔ اور اون میں کچھ لوگ ہیں کہ اون پر بڑا نور ہو رہا ہے۔ یہ دیکھکر حضرت آدم نے پوچھا کہ یارب یہ کون لوگ ہیں۔ جن پر ایسا نور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہ انبیا و رسول ہیں کہ جنہیں میں اپنے بندوں کی (ہدایت کے) واسطے بھیجتا ہوں اسی میں اونہوں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص پر کچھ زیادہ نور معلوم ہوتا ہے۔ اور اوس کی عمر صرف چالیس برس لکھی ہوئی ہے حضرت آدم نے پوچھا کہ یا رب یہ بڑا نورانی شخص کون ہے۔ جس کی تو نے صرف چالیس سال عمر لکھی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اونہیں بتا دیا کہ وہ داؤد علیہ السلام ہیں اور میں نے تو اونہیں اسی قدر عمر دی ہے۔ تو حضرت آدم نے کہا یارب میری عمر سے ساٹھ برس کم کر لے۔ اور اوسے دیدے۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب کچھ روز بعد حضرت آدم زمین پر پہنچے گئے۔ اور ملک الموت اون کی جان قبض کرنے کے لیے آیا۔ تو کہا کہ تو نے بہت جلدی کی۔ ابھی تو میری عمر کے ساٹھ برس باقی ہیں۔ ملک الموت نے کہا۔ کہ تیری عمر کچھ بھی باقی نہیں رہی۔ کیونکہ تو نے اپنے رب سے کہا تھا۔ کہ اس قدر عمر تیری بیٹے داؤد کے نام لکھدے۔ کہا کہ میں نے تو نہیں کہا تھا۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم بھول گئے۔ اس لیے اون کی اولاد

بھی بھول جایا کرتی ہے ۔ اور اونہون نے انکار کیا اس سے اون کی اولاد بھی منکر ہوجایا کرتی ہے ۔ پھر اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے کتابت کا دستور جاری کیا اور گواہی کے لیے حکم دیا ۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے ۔ کہ جب آیت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ نازل ہوئی ۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اول منکر حضرت آدم ہین ۔ کہ جنھون نے تین مرتبہ انکار کیا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے جب اونہین پیدا کیا تو اون کی پیٹھ کو مسح کیا ۔ اور جو کچھ کہ اونکی نسل سے قیامت تک اولاد پیدا ہونے کو ہے وہ سب نکالی اور حضرت آدم کو دکھائی اون مین اونہون نے ایک نورانی شخص کو دیکھا اور پوچھا یارب یہ میرا کونسا بیٹا ہے ۔ کہا کہ یہ تیرا بیٹا داؤد ہے کہا کہ اوس کی کتنی عمر ہے ۔ کہا ساٹھ برس ۔ کہا اوس کی عمر کچھ اور زیادہ کردے ۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ نہین ہوسکتا البتہ اگر تو چاہتا ہے تو اپنی عمر مین سے اوسے دے سکتا ہے ۔ اور حضرت آدم کی عمر ہزار سال تھی ۔ اوس مین سے اونہون نے چالیس برس اونہین دیدئے ۔ اور کاغذ لیکر اوس پر فرشتون کی گواہی کرادی ۔ پھر جب آدم کی وفات کا وقت آیا ۔ اور ملک الموت نے جان نکالنا چاہا ۔ تو کہا میری چالیس برس عمر ابھی اور باقی ہے ۔ اونہون نے کہا ۔ یہ تو تو نے اپنے بیٹے داؤد کو دے دی ہے کہا نہین مین نے تو نہین دی ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اوس کا نوشتہ دکھایا ۔ اور فرشتون سے گواہی دلائی ۔ پھر آدم کی ہزار برس کی عمر پوری کردی اور داؤد کو بھی سو برس کی عمر پوری دیدی اور ایسے ہی اور کتنے ہی لوگون نے بھی روایت کی ہے ۔ جن مین سے ایک سعید بن جبیر بھی ہے ابن عباس کہتے ہین ۔ کہ آدم کی عمر نوسو چھتیس (۹۳۶) برس کی تھی ۔ اور توریت والے کہتے ہین کہ آدم کی عمر نوسو تیس (۹۳۰) برس کی تھی ۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلعم نے اور علما نے بیان کیا ہے وہ ہم نے اوپر لکھ دیا ہے ۔ اور رسول اللہ صلعم اعلم الخلق ہین ۔ اور ابو ہریرہ کی

روایت کے بموجب جس مین بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم نے ساٹھ برس اپنی عمر مین سے داؤد کو دیدی تھے دو نو حدیثون مین کچھ بڑا اختلاف نہین ہے۔ اور جو کچھ کہ توریت مین ہے کہ اون کی عمر نو سو تیس برس کی تھی تو یہ شاید ایسا ہوگا کہ اللہ تعالی نے وہ ہی عمر اون کی بیان کی ہوگی جو حضرت داؤد کو دینے کے بعد اون کی باقی رہی تھی۔

۷۰ حضرت آدم کی تجہیز و تکفین اور مقام قبر۔ ابن اسحاق نے یحیی بن عباد سے اور اوس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ مجھے معلوم ہے۔ کہ جب حضرت آدم کا انتقال ہوا تو اللہ تعالی نے اون کے لیے کفن اور خوشبو جنت سے بھیجی پھر فرشتے اون کی قبر بنانے اور دفن کرنے کے لیے مقرر کیے گئے۔ اور اونہین قبر مین چھپا دیا۔ اور ابی بن کعب نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت آدم کی وفات کا زمانہ آگیا۔ تو اللہ تعالی نے جنت سے اون کے لیے کفن اور خوشبو بھیجی۔ پھر جب حوا نے فرشتون کو دیکھا تو دوڑین کہ جلدی سے اندر جائین۔ حضرت آدم نے کہا۔ کہ میرے پاس سے اور میرے رب کے رسولون کے پاس سے تو ہٹ جا۔ جو واقعات ابتک ہوئے ہین وہ تیرے ہی سبب سے ہوئے ہین۔ اور جو مصائب کہ مجھ پر پڑے ہین وہ تیرے ہی سبب سے پڑے ہین پھر جب جان قبض ہوگئی۔ تو اونہون نے انہین بیر کے پانی سے غسل دیا۔ اور تین تین دفعہ دھویا۔ اور تین ہی کپڑون کا کفن دیا۔ پھر قبر کھودی اور اونہین دفن کر دیا۔ اور کہا کہ آدم کے پیچھے اون کی اولاد کے لیے یہی طریق برتا جائے گا ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت آدم نے انتقال کیا تو شیث نے حضرت جبرئیل سے کہا۔ کہ تو نماز پڑھا۔ جبرئیل نے کہا۔ کہ تو آگے ہو اور اپنے باپ پر نماز پڑھا۔ تو اونہون نے تیس تکبیرین کہین۔ پانچ تو یہی ہین جو نماز مین ہوتی ہین اور پچیس حضرت آدم کی فضیلت سے تھین

کہتے ہین کہ حضرت آدم جبل ابوقبیس کے غار مین دفن کیے گیے تھے جسے غار الکبیر کہتے ہین۔ اور ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت نوح اپنی کشتی سے نکلے تو اونہون نے آدم کو بیت المقدس مین دفن کردیا۔ اور حضرت آدم کی وفات جمعہ کے دن ہوئی تھی۔ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اور کہتے ہین کہ حوا اون سے ایک برس بعد تک زندہ رہین۔ اور پھر انتقال کے بعد اونہین اپنے شوہر کے پاس اوسی غار مین دفن کردیا گیا اور طوفان تک وہ وہین مدفون رہین۔ پھر اونہین حضرت نوح نے نکال لیا۔ اور اونہین تابوت مین رکھکر کشتی مین لے لیا پھر جب پانی زمین مین خشک ہوگیا۔ تو جہان وہ قبل طوفان کے مدفون تھے وہین اونہین پھر دفن کردیا۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ حوا کاتابی کرتی تھین اور بنتی بھی تھین اور آٹا گوندھتین اور روٹی پکاتی تھین اور جتنے کام عورتون کے ہین سب کیا کرتی تھین۔

شیث ابن آدم علیہ السلام

۱۷ حضرت شیث اور ان کی پیدایش و وفات

کچھ تو پہلے ہم اون کا ذکر کر چکے ہین۔ اور یہ بھی لکھ چکے ہین کہ وہ حضرت آدم کے اون کے انتقال کے بعد اون کے پس ماندون پر وصی تھے۔ اور اس قدر صحیفے اللہ تعالیٰ نے اون پر نازل کئے تھے اور کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ مکہ مین رہا کرتے تھے۔ اور اپنے انتقال تک اوس کا برابر حج و عمرہ کیا کرتے تھے۔ اور جو صحیفے کہ اون پر اور حضرت آدم پر اترے تھے اونہون نے اونہین سب کو جمع کیا تھا۔ اور جو اون مین لکھا تھا اوس پر عمل کیا کرتے تھے۔ اور اونہون نے کعبہ کو پتھر اور مٹی سے بنایا تھا۔ لیکن ہمارے علماے متقدمین کہتے ہین کہ وہ قبہ جو اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم کے لیے کعبہ کی جگہہ بنایا تھا برابر طوفان کے زمانہ تک چلا آتا تھا۔ پھر جب طوفان اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو اوسے اٹھا لیا۔ اور کہتے ہین کہ شیث جب بیمار ہوئے تو اونہون نے اپنے بیٹے انوش کو وصی بنایا۔ اور پھر مر گیے۔ اور اپنے مان باپ کے پاس غار ابوقبیس مین مدفون ہوئے اور یہ اوس وقت پیدا ہوئے تھے جب حضرت آدم کی عمر دو سو پینتیس برس کی ہو گئی تھی۔ اور بعض لوگ اور بہی اقوال بیان کیا کرتے ہین۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور ان کی عمر ان کے انتقال کے وقت نو سو بارہ برس کی تہی۔

۷۲ انوش قینان مہلائیل یرد ادریس متوشلخ کا وصی ہونا۔

پھر انوش بن شیث اپنے باپ کے مرنے کے بعد ملکداری اور رعایا کا انتظام اپنے باپ کے بجاے کرنے لگا۔ اور پہلے قواعد مین اوس نے کوئی تغیر و تبدل نہ کیا۔ اور انوش کی کل عمر سات سو پانچ برس کی ہوئی اور یہ اوس وقت پیدا ہوا تھا جبکہ شیث کی عمر چھ سو پانچ برس گزر چکی تہی یہ توریت والون کا قول ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہین کہ انوش وغیرہ بہت سے بچے شیث کے پیدا ہوئے تھے اور اونہون نے انوش کو وصی مقرر کیا تھا۔ پھر انوش بن شیث کے اوس کی بہن نعمہ بنت شیث کے بطن سے جب کہ اوس کی عمر نوے برس کی ہو گئی تھی قینان اور بہت سے بچے پیدا ہوئے۔ اور انوش نے قینان کو وصی کیا اور قینان کی مہلائیل اور بہت سی اولاد ہوئی۔ اور مہلائیل کو اوس نے وصی کیا۔ اور مہلائیل کی یرد جسے یارد بہی کہتے ہین اور اور بچے پیدا ہوئے۔ اور یرد وصی کیا گیا۔ اور یرد کے خنوخ جو کہ حضرت ادریس نبی کا نام ہے اور اور بچے پیدا ہوئے اور یہ وصی مقرر کئے گیے۔ اور خنوخ کی متوشلخ اور اور بچے ہوئے۔ اور متوشلخ وصی ہوا۔ اور توریت مین ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کی تین سو بچانوے برس کی اور قینان کی ستر برس

کی عمر ہو گئی تھی تو مہلائیل پیدا ہوا تھا۔ اور یرد مہلائیل کا بیٹا اوس وقت پیدا ہوا تھا۔ جب حضرت آدم کی چار سو ساٹھ برس کی عمر ہو گئی تھی۔ پھر وہ اپنے باپ کے ہی طریق پر چلتا رہا

حوادث جو حکومت شیث سے حکومت یرد تک واقع ہوئے

۳۷ قابیل کی آتش پرستی کہتے ہیں۔ کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور اپنے باپ آدم سے یمن کی طرف کو بھاگا تو اوس کے پاس ابلیس آیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ ہابیل کی قربانی جو مقبول ہوئی تھی اور اوسے آگ نے کھا لیا تھا۔ تو اوس کی یہ وجہ تھی۔ کہ وہ آگ کی خدمت کرتا اور اوسے پوجتا تھا تو یہی آگ کا مقام بنا کہ وہ تیری اور تیری اولاد کی حمایت کرے۔ اس لیئے اوس نے ایک آتش کدہ بنایا اور یہی سب سے اول آگ کا مقام بنانے والا اور اوس کی عبادت کرنے والا ہے۔

۳۸ قابیل کی اولاد اور لہو و لعب ابن اسحاق کہتا ہے۔ کہ قین نے جو قابیل کا نام ہے اپنی بہن اشوث بنت آدم سے نکاح کیا جس سے ایک بیٹا خنوخ بن قین اور ایک بیٹی عذب بنت قین پیدا ہوئے۔ پھر خنوخ نے عذب سے نکاح کیا اوس سے تین بیٹے غیر دمجویل۔ انوشیل۔ اور ایک بیٹی مولیث پیدا ہوئی۔ پھر انوشیل نے اپنی بہن مولیث سے نکاح کیا۔ اوس سے ایک شخص لامک پیدا ہوا۔ لامک نے دو عورتوں سے نکاح کیا۔ ایک کا نام عدی اور دوسری کا صلی تھا۔ پھر عدی کے پیٹ سے یوبل بن لامک ہوا۔ جس نے سب سے اول قبہ بنائے اور اون بین رہا۔ اور مال جمع کیا اور دوسرا توبلین پیدا ہوا۔ جس نے سب سے پہلے دف اور چنگ باجے بجائے اور ایک اور مرد توبلقین پیدا ہوا اس نے پیتل اور لوہے کا کام سب سے پہلے نکالا۔

اور اسی کی اولاد مین (فراعنہ اور جبابرہ) فرعون اور جبار ہوئے - اور یہ لوگ بڑے بڑے جسم والے ہوتے تھے - ابن اسحاق کہتا ہے کہ پہر قین کی اولاد منقرض ہوگئی - اور اوس کے اعقاب کچھہ ہی باقی رہ گیے - اور آدم کی ذریت اون کے انساب کو بھول گئی - اور اون کی نسل منقطع ہوگئی - صرف شیث کی ہی اولاد رہ گئی - اب جس قدر آدمی ہین وہ سب اوسی سے ہین باقی آدم کی اولاد نہین رہی - اور ابن اسحاق نے اس کے سوا قابیل کا اور اوس کی اولاد کا جس کا مین نے بیان کردیا اور کوئی ذکر نہین کیا ہے - اور اوس کے سوا توریت والے یہ کہتے ہین - کہ سب سے پہلے جس نے قابیل کی اولاد مین سے ملاہی کو اختیار کیا ہے وہ ثوبال بن قابیل تھا یہ مہلائیل بن قینان کے زمانہ مین تھا - اس نے مزمار طنبور طبل عود یعنی بانسلی مغرف یعنی سارنگی ایجاد کی اور قابیل کی اولاد لہو بازی مین منہمک ہوگئی - اور ان کی خبر شیث کی اولاد کو پہونچی جو جبل مین رہتی تھی - اون مین سے نسوآدمیون نے اپنے باپ دادا ؤن کی وصیت کے خلاف ارادہ کیا - کہ اون کے پاس جاکر رہین - جب یہ بات مارو کو معلوم ہوئی تو اوس نے اونہین نصیحت کی اور وہان جانے سے منع کیا - مگر اونہون نے نہ مانا - اور قابیل کی اولاد کے پاس چلے گیے - اور جب اون کے حالات دیکھے تو اونہین بڑا تعجب ہوا - جب اونہون نے چاہا - کہ لوٹ آئین - تو وہ نہ لوٹ سکے کیونکہ اون کے آبا نے اون کے حق مین بد دعا کی تھی - جب اونہین دیر ہوئی تو جن لوگون کے دل مین بدی تھی اونہون نے سمجھا کہ وہ وہان مقیم ہوگیے - اور اس بات سے خوش ہوئے اور جبل سے اوترا اوترکر اوہر جانے لگے - اور وہان لہو بازی کو دیکھکر خوش ہونے لگے - اور راستہ مین قابیل کی اولاد کی عورتین پانی لینے

آئی تھین اون کے ساتھ ہو لیے ۔ اور وہان چلے گیے ۔ اور عصیان و طغیان
مین منہمک ہو گیے ۔ اور فحش و بدکاری و شراب خواری اون مین جاری ہو گئی ۔ اور
یہ بات کچھہ بعید از حق نہین ہے ۔ کیونکہ اسی طرح علماے مسلمین نے بہی روایت
کی ہے ۔ اور اگرچہ اونہون نے یہ زمانہ نہین بتلایا ہے کہ کس شخص کے زمانہ
مین ایسا ہوا تہا ۔ مگر اتنا اونہون نے کہا ہے کہ یہ واقعہ حضرت آدم اور حضرت نوح
کے زمانہ کے درمیان کا ہے ۔ انہین مین سے ابن عباس اور انہین کی طرح کے
لوگ بہی ہین ۔ اور ایسے ہی حکم بن عتبہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
جس مین دونو مذکورہ قولون سے کچھہ تہوڑا سا ہی فرق ہے ۔ واللہ اعلم ۔

۷۵ مہلائیل یا ہوشنگ اور اوس کے وقت کی تہذیب

اب رہے نساب فارس ۔ اونہون نے جو کچھہ مہلائیل بن قینان کے بارہ مین کہا ہے وہ تو مین پہلے ہی لکھہ آیا ہون کہ وہ ہوشنگ ہے جو ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو گیا تھا ۔ اور یہ بہی مین نے بیان کر دیا ہے کہ کون لوگ اس قول کو نہین مانتے ہین ۔ اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ یہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے مکان بنائے ہین اور کانین کہودی ہین اور اپنے زمانہ کے لوگون کو حکم دیا ہے ۔ کہ مسجدین بنائین ۔ اور اسی نے دنیا مین سب سے پہلے دو شہر بسائے تہے ۔ اون مین ایک تو بابل ہے جو عراق مین ہے دوسرا اسوس ہے جو خوزستان مین ہے ۔ یہ شخص صرف چالیس برس بادشاہ تھا اور ہشام کے سوا اور لوگ کہتے ہین ۔ کہ یہی شخص ہے ۔ جس نے لوہا دریافت کیا ۔ اور صنعت کے واسطے اوس سے اوزار و آلات بنائے ۔ اور جہان نفع ہوتا تہا وہان اسی نے پانی اپنے اندازہ سے پہونچایا تھا اور لوگون کو زراعت کی اور

کام کی ترغیب دی تھی۔ اور موذی درندون کے قتل کے لیے حکم دیا تھا۔ اور اون کی کہال سے لباس اور فرش بنوایا تھا۔ اور گاے بکری اور وحشی جانورون کے ذبح کا اور اون کے گوشت کہانے کا قاعدہ نکالا تھا۔ اور اسی نے شہر رے بہی بسایا تھا۔ کہتے ہین کہ یہی اول شہر ہے جو کیومرث کے شہر کے بعد جو دبنا دندمین رہتا تہا دنیا مین پہلے آباد ہوا ہے۔ اور کہتے ہین کہ اسی شخص نے پہلے حکم جاری کیے اور سزائین دینے کا دستور نکالا۔ اور اسی سے اس کا لقب پیش داد ہوگیا تھا جس کے فارسی مین معنی ہین۔ "اول شخص جس نے عدل کے ساتہہ حکم جاری کیے" یعنی پیش کے معنے ہین اول اور داد کے معنی مین عدل اور قضا۔ اور یہی اول شخص ہے جس نے لونڈیون کو سب سے پہلے خادم بنایا ہے۔ اور وہ ہے پہلا شخص جس نے پیڑ کاٹے اور اون کو عمارت کے کام مین لایا۔ اور یہ بہی ذکر کرتے ہین کہ وہ ہند مین بہی رہا تھا۔ اور ملکون مین پہرا تھا اور اپنے سر پر تاج رکہا تہا۔ اور یہ بہی کہانی کہا کرتے ہین۔ کہ اوس نے ابلیس کو اور اوس کے لشکر کو مغلوب کیا تھا اور لوگون سے اوس کا ملنا جلنا موقوف کیا تہا۔ اور اس سے اون کو خوف دلایا تھا۔ اور اون کے سرکشون کو قتل کیا تہا۔ جس سے وہ بیابانون اور کوہستانون کی طرف بہاگ گیے تہے۔ پہر جب وہ مرگیا تو لوٹ آئے۔ اور کہتے ہین کہ اوسی نے شریر آدمیون کا نام شیاطین رکہا تہا۔ اور اون کو خدمتگار بنایا تھا۔ اور کل ولایتون کا مالک ہوگیا تہا اور یہ ہوشنگ اور کیومرث کے مرنے کے دوسو تیئیس[۲۲۳] برس بعد پیدا ہوا تھا۔

پیرو

۷۶ حضرت ادریس اور خیاطی اور تحریر کی ایجاد اور بیور اسپ کی بادشاہی	اسے یاروبن مہلائیل بہی

کہتے ہین۔ اس کی مان سمعن بن براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی خالہ تھی۔ یہ آدم کی چار سو ۴۰۰ ساٹھ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اس کے زمانہ مین اصنام بنائے گیے۔ اور کچھ لوگ اسلام سے پھر گیے۔ پھر یرد نے ابن اسحاق کے قول کے بموجب جب کہ اوس کی عمر ایک سو باسٹھ ۱۶۲ برس کی تھی برکتا سے نکاح کیا جو الدرسیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی بیٹی تھی اس کے پیٹ سے خنوخ پیدا ہوا جسے ادریس نبی کہتے ہین۔ بنی آدم مین یہ ہی پہلے شخص ہین جو کہ نبی ہوئے ہین۔ اور قلم سے لکھنے کا قاعدہ نکالا ہے۔ اور علم نجوم اور حساب بھی اونہون نے ہی سب سے پہلے ایجاد کیا ہے اور یونانی حکما انہین ہرمس حکیم کہتے ہین۔ اور وہ اون کے نزدیک ایک بہت بڑا شخص تھا۔ اور یرد حضرت ادریس کے پیدا ہونے کے بعد آٹھ سو ۸۰۰ برس زندہ رہا۔ اور اوس کے بیٹے اور بیٹیان پیدا ہوئین۔ اور اوس کی عمر نو سو باسٹھ ۹۶۲ برس کی ہوئی۔ کہتے ہین کہ حضرت ادریس پر تیس ۳۰ صحیفے نازل ہوئے تھے اور یہی پہلے شخص ہین کہ جنہون نے اللہ کی راہ مین اول اول جہاد کیا ہے۔ اور کپڑون کے قطع کرنے اور سینے کا قاعدہ نکالا ہے۔ اور اونہون ہی نے سب سے پہلے قابیل کی اولاد کو قید کیا۔ اور اونہین غلام بنایا۔ اور یہ اپنے باپ یرد کے وصی تھے۔ انہین اوس نے وہ علم عطا کیا تھا جو اوس کے باپ داؤن نے اوسے دیا تھا اور جب حضرت آدم کا انتقال ہوا تو حضرت ادریس کی عمر تین سو آٹھ برس کی تھی۔ اور حضرت ادریس نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ اور اون مین وعظ کہا۔ اور انہین اللہ کی اطاعت اور شیطان سے نفرت کا حکم دیا۔ اور کہا کہ قابیل کی اولاد سے نہ ملین۔ مگر اونہون نے نہ مانا۔ اور ابن اسحاق کہتا ہے کہ توریت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین اوسے اوپر اٹھا لیا۔ اس وقت اون کے باپ کی پانچ سو ستائیس برس کی عمر ہو چکی تھی۔

۴۳۵

وراون کے اوپر جانے کے بعد وہ اور چار سو پینتیس برس زندہ رہا جس کو ملا کر نو سو باسٹھ برس پورے ہو جاتے ہین - نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ سریانیون مین آدم شیث خنوخ (چوتھا ندارد) چار رسول ہوئے ہین - اور خنوخ اول شخص ہین کہ جنہون نے قلم سے لکھنا ایجاد کیا ہے - ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے تھے - بعض کہتے ہین - کہ بیوراست انہین ادریس کے زمانہ مین بادشاہ ہوا تھا - اور اوس نے کچھ حضرت آدم کا کلام سن لیا تھا جس سے اوسے جادو آگیا تھا - اور وہ اوس سے جادو کیا کرتا تھا -

مملکت طہمورث

۷۷ طہمورث بابل کا اول بادشاہ اور اوس کے زمانہ کی تہذیب اور فارسی خط اور رمزہ کی ایجاد

اہل فارس کہتے ہین کہ ہوشنگ کے مرنے کے بعد طہمورث بن دیوجہان یعنی بہترین اہل دنیا بن حبابہ ادبن ہوشنگ بادشاہ ہوا - اور بعض لوگ اس کا نسب دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین - اور یہ بھی فارس والے کہتے ہین - کہ وہ ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو گیا تھا - اور اوس نے اپنے سر پر تاج بھی پہنا تھا - اور حکومت اچھی طرح کرتا اور رعیت پر بڑا مہربان تھا اوسی نے فارس مین شاپور شہر بسایا اور اوسے اپنا مسکن بنایا تھا - اور بہت ملکون مین بھی پھرا تھا - اور وہ ہی جھپٹ کر ابلیس پر چڑھ بیٹھا تھا - اور زمین کے دور و نزدیک تمام ملکونمین اوس پر سوار ہو کر آیا تھا - اور اوسے اور اوس کے ساتھی شریرون کو ڈرایا اور اونہین منتشر و پراگندہ کر دیا تھا - اسی نے سب سے پہلے صوف اور بالون سے لباس اور فرش بنانا ایجاد کیا ہے - اور اسی نے شاہی زینت کے لیے گھوڑے خچر گدہے سب سے پہلے پالے ہین - اور مویشی وغیرہ کی حفاظت کے لیے کتون کے پالنے کا حکم دیا ہے

اور شکاری پرندون کو شکار کے لیے پالا ہے۔ اور فارسی لکھنے کا طریق نکالا ہے۔ اور بیوراسپ اس کی حکومت کے اول ہی سال مین ظاہر ہوا تھا۔ اور لوگون کو ملت صابئین کی طرف بلاتا تھا۔ یہ بات ابوجعفر وغیرہ علما نے بیان کی ہے۔ کہ وہ ابلیس پر سوار ہوا۔ اور دنیا مین اوس پر سوار ہوکر سب جگہہ گھوم آیا تھا۔ اس کا ذمہ اونہین پر ہے ہم نے جیسا اونہون نے کہا۔ ایسا ہی نقل کردیا ہے (باقی ہم اس کے ذمہ دار نہین ہین) ابن الکلبی کہتا ہے کہ بابل کا سب سے اول بادشاہ ظہورث تھا۔ اور وہ اللہ کا مطیع تھا اور جو ابلیس پر بادشاہ رہا تھا۔ اوسی نے سب سے پہلے فارسی کا لکھنا ایجاد کیا ہے۔ اور اسی کے زمانہ مین بت پرستی شایع ہوئی ہے۔ اور اسی کی حکومت کے زمانہ مین روزہ رکھنے کا دستور معلوم ہوا ہے۔ اور اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ کچھہ غریب مفلس لوگ تھے اونہین خوراک ملنے مین کچھہ دقت ہوتی تھی۔ اس لیے وہ لوگ دن کو نہین کھاتے تھے۔ رات کو اسی قدر کھا لیتے تھے کہ جس سے اون کی زندگی باقی رہتی تھی پھر تقریباً ابی اللہ اونہون نے اوس کا اعتقاد کرلیا اور پھر اوسی کے مطابق شریعت نے حکم لگا دیا۔

خنوخ یعنی ادریس علیہ السلام

۷۸ حضرت ادریس اور اون کا اپنی اولاد کو قابیل کی اولاد سے ملنے کو منع کرنا

پھر خنوخ ابن یرد نے حرانہ یا اذانہ بنت بادیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا۔ اس وقت وہ پینسٹھ برس کے تھے اوس کے پیٹ سے متوشلخ بن خنوخ پیدا ہوا۔ اور اوس کے پیدا ہونے کے بعد حضرت ادریس تین سو برس دنیا مین رہے۔ پھر آسمان پر چلے گیے اور خنوخ نے اپنی اولاد پر اور اللہ کے کام پر اوسے مقرر کیا۔ اور حضرت ادریس نے اوسے اور

اپنے اہل بیت کو قبل اس کے کہ آسمان پر جائین وصیت کردی تھی۔ اور اونہین بتا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ قابیل کی اولاد پر اور جو لوگ اون سے ملین گے اون پر بہت جلد عذاب بھیجے گا۔ اور اون سے کہدیا تھا کہ وہ اون سے نہ ملا کرین۔

۷۹ متوشلخ اور لمک اور اون کے لوگون کا قابلیون مین جا ملنا۔

اور متوشلخ ہی اوّل شخص ہے کہ جو گھوڑے پر سوار ہوا ہے کیونکہ وہ اپنے باپ خنوخ کے طریق پر جہاد کیا کرتا تھا۔ پھر متوشلخ نے عربا بنت عزازیل بن الوشیل بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اس وقت وہ ایک سو پینتیس (۱۳۵) برس کا تھا۔ اوس کے پیٹ سے لمک بن متوشلخ پیدا ہوا اور وہ لمک کے پیدا ہونے کے سات سو برس بعد تک زندہ رہا۔ اور اوس کے بیٹے بیٹیان پیدا ہوئین اور متوشلخ کی عمر نو سو ستائیس برس کی ہوئی۔ پھر وہ مر گیا۔ اور اپنے بیٹے لمک کو وصیت کر گیا۔ پھر لمک اپنی قوم مین وعظ کرتا اور اونہین قابیلیون کی مخالطت سے منع کرتا رہا۔ مگر اونہون نے نہ مانا یہان تک کہ جس قدر لوگ اوس کے ساتھ جبل مین تھے وہ سب اُتر کر چلے گئے۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ متوشلخ کے لمک کے سوا ایک ایک اور بیٹا بھی تھا جسے صابی کہتے تھے اوسی سے صابیون کا نام نکلا ہے۔

۸۰ حضرت نوح اور اون کی نبوت اور کشتی

اور لمک بن متوشلخ نے قینوس بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اور وہ اس وقت ایک سو ستاسی برس کا تھا۔ اوس کے پیٹ سے حضرت نوح پیدا ہوئے۔ جو نبی تھے پھر حضرت نوح کے پیدا ہونے کے بعد لمک پانچ سو پچانوے برس جیتا رہا۔ اور اوس کے اور بھی بیٹے بیٹیان پیدا ہوئین۔ پھر وہ مر گیا۔ اور حضرت نوح بن لمک نے عزرہ بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اور وہ اس وقت پانچ سو برس کی تھی۔ اس کے پیٹ

سے سام حام یافث نبی نوح پیدا ہوئے اور حضرت نوح حضرت آدم کی وفات سے
ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور جب حضرت نوح بالغ ہو گئے۔ تو لمک
نے اون سے کہا۔ کہ تجھے معلوم ہے۔ ہمارے سوا اس پہاڑ مین اب کوئی باقی نہین
رہا ہے۔ اس لیے تجھے چاہیئے کہ تو موحش نہ ہو۔ اور جو قوم گناہگار ہے اوس کا
اتباع نہ کر اور حضرت نوح اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلاتے اور اونہین وعظ سناتے تھے
مگر وہ لوگ اون کو حقیر سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت نوح ہیوراسپ کے
زمانہ مین تھے۔ اور یہ لوگ اوسی کی قوم کے تھے۔ جنہین وہ نو سو پچاس برس تک اللہ
کی طرف بلاتے رہے تھے۔ جب ایک نسل گزر جاتی تو دوسری نسل بھی اوسی
ایک کفر کے ہی ملت پر پیدا ہو جاتی تھی۔ جس سے اللہ تعالے نے آخر کار
اون پر اپنا عذاب نازل کیا۔ اور کلبی نے ابو صالح کی وساطت سے حضرت ابن عباس
کا قول بیان کیا ہے۔ کہ لمک سے حضرت نوح پیدا ہوئے۔ اور جب حضرت نوح پیدا
ہوئے تو اوس کی عمر بیاسی برس کی تھی۔ اس زمانہ مین کوئی ایسا شخص نہ تھا۔ کہ برے
کامون سے منع کرے۔ اس لیے اللہ تعالی نے حضرت نوح کو نبی کیا۔ اور وہ اسوقت
چار سو اسی ۴۸۰ برس کے تھے۔ پھر وہ ایک سو بیس ۱۲۰ برس اونہین دعوت کرتے رہے۔ پھر
اللہ تعالی نے اونہین کشتی بنانے کے لیے حکم دیا۔ تو اونہون نے کشتی بنائی اور اوسمین
سوار ہوئے۔ اس وقت وہ چھ سو برس کے تھے پھر جو لوگ غرق ہوئے وہ غرق ہو گئے
پھر وہ اس کشتی کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اور متقدمین کی ایک جماعت
نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان دس صدیان گزری
تھین۔ جن مین سب لوگ ملت حق پر چلتے تھے۔ اس کے بعد کفر اوس صدی مین

پیدا ہوا جس مین حضرت نوح نبی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہین رسول کیا۔ یہی اول نبی ہین جو انذار اور دعوت الی التوحید کے لیے سب سے اول مبعوث ہوئے ہین یہ قول حضرت ابن عباس اور قتادہ کا ہے۔

مملکت جمشید

۸۱ جمشید اور اوس کے وقت کی بعض ترقیان

اب رہے علماے فارس وہ کہتے ہین۔ کہ طہمورث کے بعد جمشید بادشاہ ہوا ہے۔ اور شید کے معنے اون کی زبان مین شعاع اور چمک کے ہین۔ اور جم چاند کو کہتے ہین۔ چونکہ وہ بڑا حسین وجمیل تھا اس لیے اونہون نے اوسے یہ لقب دیدیا ہے۔ اور اوس کا پورا نام یہ ہے جم بن دیوبجہان۔ اور وہ طہمورث کا بھائی ہے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا۔ اور تمام جن وانس دنیا کے اس کے تابع تھے۔ اور سر پر تاج پہنتا تھا۔ اور جب اس کی حکومت کو ایک برس گزرا ہے تو اوس وقت سے اوس نے پچاس برس تک برابر تلوارین زرہین اور تمام جنگی ہتیار اور آلات صنعت لوہے کے بنوائے۔ اور پچاس برس سے سو برس تک ریشم کا کام کرایا۔ اور اوسی نے کتوایا۔ اور روئی اور کتان کا اور وہ تمام چیزین جو کاتنے اور بننے کے کام کی ہین اون کا کام کرایا۔ اونہین رنگوایا اور اون سے لباس بنوائے اور سو برس سے ایک سو پچاس برس تک اوس نے یہ کام کیا۔ کہ آدمیون کے چار طبقہ مقرر کیے۔ ایک طبقہ سپاہیون کا دوسرا فقہا کا تیسرا طبقہ کاہنون اور صناعون کا چوتھا طبقہ کاشتکارون کا۔ اور انہین مین سے خادم بھی بنائے۔ اور ہر ایک کام کے لیے ایک خاتم اور مہر بنائی کہ وہ اوسی کام کے احکام پر لگائی جاتی تھی۔ لڑائی کی مہر پر لکھا تھا

"رفق و مدارات" اور خراج کی خاتم پر لکھا تھا "عمارت و عدل" اور ڈاک اور قاصدون کی مہر پر تھا "صدق و امانت" اور مظالم کی خاتم پر تھا "سیاست و انتصاف" اور ان مہرون کا قاعدہ اوس وقت تک جاری رہا کہ جب تک اسلام نہ شایع ہوا اور اوس نے جاکر یہ دستور موقوف نہ کیا۔ پھر وہ سنہ ۱۵۰ سے سنہ ۲۵۰ تک شیاطین سے کام لیتا رہا۔ اور اون کو ذلیل و خوار کر کے مغلوب کیا۔ اور سنہ ۲۵۰ سے سنہ ۳۱۶ تک شیاطین سے کام لیا اور اون سے پہاڑون کے پتھر تراشوائے۔ اور سنگ مرمر اور گچی اور چونہ کا کام کرایا۔ اور ان چیزون سے حمام بنوائے۔ اور سمندر پہاڑ کی کانین کھودوائین سونا چاندی اور تمام جواہرات کی چیزین جو نکل جاتی ہین اور طرح طرح کی خوشبوئین اور دوائین اون سے منگوائین۔ اور اونہون نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر اون سے ایک کانچ کی گاڑھی بنوائی۔ اور اوس مین شیاطین کو قید کیا اور اون پر سوار ہوا۔ اور اوپر ہی اوپر دنباوند سے بابل تک ایک ہی دن مین چلا گیا۔ یہ دن ہرمز روز کا اور مہینا فروردین کا تھا۔ پھر لوگ اس دن اور بعد کے پانچ دن تک عید کرنے لگے۔ اور چھٹے دن اس کے اوس نے ایک فرمان جاری کیا۔ اوسمین لکھا تھا کہ مین نے ان دنون مین ایسا سفر کیا ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا ہے۔ اور اوس نے مجھے اوس کی یہ جزا دی ہے کہ اب آیندہ کسی پر گرمی سردی بیماری بوڑھاپے دشمنی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ چنانچہ سنہ ۳۱۶ سے لیکر سنہ ۶۰۰ تک ان باتون مین سے کسی چیز نے اون پر اثر نہ کیا۔ پھر اوس نے اون کے لیے دجلہ پر ایک قنطرہ (سنگین یا آہنی پل) بنایا جو مدت تک باقی رہا۔ اور اوسے سکندر نے خراب کر دیا۔ اور جب اور بادشاہون نے چاہا کہ اوس طرح کے پل بنائین تو نہ بنا سکے۔ اس لیے وہ جسر یعنی لکڑی کے پل بنانے لگے۔

۸۲ جمشید کا غرور اور اوس کی تباہی

پھر جم نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا۔ اور آدمیون اور جنون اور شیطانون کو جمع کر کے کہا۔ کہ مین تمہارا والی ہون۔ اور مین نے ہی اپنی قوت سے تمہاری بیماری اور بوڑھاپے اور موت کو دور کر رکھا ہے۔ اور اپنے غرور مین بہت بڑی بڑی باتین کہین۔ اس لیے کسی کو اوس کے جواب کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر اوس کی رونق اور عزت کا درجہ گھٹ گیا۔ اور جن فرشتون کو اللہ تعالیٰ نے اوس کے کامون مین سیاست پر مقرر کیا تھا وہ علیحدہ ہو گیے۔ اس بات کو بیوراسپ نے جسے ضحاک کہتے ہین معلوم کر لیا۔ اور وہ اوس پر جھپٹا کہ ہڑپ کر جاے۔ اس لیے جم بھاگا۔ مگر کچھ دنون بعد بیوراسپ نے اوسے پکڑ لیا۔ اور اوس کی آنتین نکال ڈالین۔ اور آرہ سے چیر پھینکا۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اوس نے ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس سے اوس کے بھائی نے جس کا نام اسفنور تھا اوس پر حملہ کیا کہ اوسے قتل کر دے۔ مگر وہ روپوش ہو گیا۔ اور سو برس تک چھپا رہا۔ اس کی روپوشی کے ہی زمانہ مین بیوراسپ نے خروج کیا۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہو گیا کہتے ہین کہ اوس نے سات سو سولہ ۷۱۶ برس چار مہینے حکومت کی تھی۔

۸۳ بیان بالا قرین قیاس نہین اور اہل فارس کا جہل

چونکہ اس جم کے بیان مین ایسی باتین ہین جنہین کان سننا نہین چاہتے اور عقل قبول نہین کرتی۔ کیونکہ یہ سب باتین اور اور کتنی ہی اون کی باتین جو ہم اوپر لکھہ آئے ہین۔ اہل فارس کی خرافات مین سے ہین۔ اس لیے ہمارا ارادہ تھا کہ ان کو نکال ڈالین۔ مگر ہم نے اس فصل کو اس وجہ سے پورا لکھدیا ہے۔ تاکہ اہل فارس کا جہل معلوم ہو جائے۔ کیونکہ وہ لوگ اکثر اہل عرب پر جہل و نادانی کے طعنے کیا کرتے ہین۔ اور اس کے بیان کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ اگر ہم اس فصل کو چھوڑ دیتے

تو اون کی بعض باتین جن کا ہم آگے بیان کرین گے اون کو بھی چھوڑنا پڑتا۔

حضرت نوح کے زمانہ کے حوادث

۸۴ وہ قوم جن کی طرف حضرت نوح بھیجے گئے تھے اور صابیئون کا مذہب۔

اس باب مین علما کا اختلاف ہے کہ جن کی طرف حضرت نوح رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اونکا دین و مذہب کیا تھا۔ کوئی تو کہتے ہین۔ کہ وہ لوگ ایسے عمل کرتے تھے جنہین اللہ تعالیٰ پسند نہین کرتا ہے۔ بدکاری کفر شراب خواری اور لہو و لعب مین مشغول رہتے تھے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت نہین کرتے تھے۔ اور کوئی یہ بات کہتے ہین۔ کہ وہ لوگ بیور اسپ کے مطیع تھے۔ جس نے سب سے اول صابیئن کا مذہب نکالا ہے۔ اور حضرت نوح انہین لوگون کی طرف بھیجے گئے تھے۔ جو اس کا اتباع کرتے تھے۔ اور آیندہ چلکر ہم بیور اسپ کا ذکر کرین گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کہتی ہے۔ کہ وہ اہل اوثان اور بت پرست تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا (اور اون کفار نے ایک دوسرے کو بہکایا۔ کہ اپنے معبودون کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اور نہ وَدّ بت کو چھوڑنا۔ اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور یہ لوگ ایسے ہی باتین سمجھا سمجھا کر بہتیرون کو گمراہ کر چکے ہین) میرے نزدیک ان تینون قولون مین کوئی ناقص نہین ہے۔ کیونکہ سچ بات یہ ہے اور اس مین کسی طرح کا شک نہین ہے کہ یہ لوگ اہل اوثان اور بت پرست تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ اور یہ صابیئون کی ایک فریق کا مذہب تھا۔ اس واسطے کہ صابیئون کا اصل مذہب روحانیون کی یعنی فرشتون کی عبادت ہے تاکہ اس طرح اللہ سے تقرب حاصل کرین اور وہان درجہ پاوین۔ کیونکہ

وہ اس بات کو مانتے تھے۔ کہ ایک صانع عالم ہے اور وہ حکیم قادر اور مقدس بھی ہے۔ مگر وہ کہتے تھے کہ ہم پر واجب ہے۔ کہ اوس کے جلال کی معرفت حاصل کرنے سے اپنے عجز کا اعتراف کرین۔ ہم اوس تک صرف ایسے وسایط کے ذریعے سے تقرب حاصل کر سکتے ہین جو اوس کے مقرب ہین اور وہ روحانی ہین۔ اور چونکہ اونہون نے روحانیون کو معاینہ نہین کیا تھا۔ اس لیے وہ ہیاکل سے تقرب حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے ہیاکل وہ سات سیارات کو کہتے تھے۔ کیونکہ یہ اون کے نزدیک ہمارے عالم کے مدبر اور منتظم ہین پھر اون مین ایک فریق نے جنہین اصحاب الاشخاص کہتے ہین۔ دیکھا۔ کہ ہیاکل نکلتے بھی ہین اور ڈوب بھی جاتے ہین۔ رات کو دکھائی دیتے ہین اور دن کو نظر نہین آتے۔ تو اونہون نے بت بنائے۔ تاکہ وہ اون کے پیش نظر رہین۔ اور وہ ہیاکل کے اور اونکے درمیان وسیلہ ہون۔ اور ہیاکل اون کے اور روحانیون کے درمیان واسطہ ہون۔ اور روحانی صانع عالم سے انہین ملادین۔ اور یہی اولاً اون کے بت بنانے کی اصل وجہ تھی۔ اور اخیر زمانہ مین ملک عرب مین ایسے لوگ موجود تھے۔ جن کا یہ اعتقاد تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۵ اور کفار کہتے ہین کہ ہم تو اون کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہین کہ خدا سے ہم کو وہ نزدیک کردین) اور اسی طرح پر بتون کے پوجنے سے صابیون کا مذہب نکلا اور کفر بدکاری وغیرہ گناہ پیدا ہو گئے تھے۔

۸۵ حضرت نوح کی رسالت اور اونکے قوم کی معصیت اور نوح کا اون پر بددعا کرنا۔

پھر جب حضرت نوح کی قوم کفر و عصیان مین حد سے بڑھ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو بھیجا۔ کہ وہ انہین اونکے عذاب سے ڈراوین۔ اور اون کو توبہ کرنے اور حق پر چلنے اور اللہ تعالیٰ کے

حکم پر کاربند ہونے کو کہین۔ حضرت نوح کی اس وقت پچاس برس کی عمر تھی۔ یہ پچاس برس
کم ہزار برس تک (یعنی ساڑھے نوسو برس تک) برابر اون مین رہے۔ پھر اس کے بعد اور
تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اور اور بھی روایتین ہین جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابن اسحاق
وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت نوح کی قوم کے لوگ اونہین مارا کرتے تھے۔ اور اون کا گلا
گھونٹ دیتے تھے۔ جس سے اون کو غش آجاتا تھا پھر جب اون کو افاقہ ہوتا اور ہوش
مین آتے تو کہتے اللہ میرے مجھے اور میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہین
ہین۔ یہان تک کہ وہ ایک مدت دراز تک ایسی ہی معصیت کرتے رہے۔ اور اون
کی خطائین بہت بڑھ گئین۔ اور حضرت نوح اور اون لوگون پر ایک بڑا زمانہ گزر گیا تو حضرت
نوح پر مصیبت نے بُرا اثر کیا۔ اور اونہون نے ایک نسل کے بعد دوسری نسل کو دیکھا۔ کہ کوئی
قرن ایسے نہین آتے جو پہلے قرن سے اخبث نہ ہو۔ یہان تک کہ موجودہ زمانہ کے
لوگ اونہین کہنے لگے۔ کہ یہ مجنون ہمارے باپ دادا ؤن کے ساتھ بھی تھا۔ وہ اس کی
بات کو نہین مانتے تھے۔ غرض کہ وہ ان کو خوب مارتے اور پیٹ کر گھر مین اوس وقت
ڈال دیتے تھے۔ جب کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت نوح مر گیے۔ لیکن جب اونہین ہوش
ہوتا تو غسل کرتے اور نکلکر پھر اونہین حسب دستور سابق اللہ کی طرف بلاتے۔ پھر جب اس
طرح بھی ایک مدت گزر گئی اور دیکھا کہ اولاد اپنے باپ دادا ؤن سے زیادہ شریر نکلتی
ہے۔ تو کہا یا رب تو دیکھتا ہے کہ تیرے بندے میرے ساتھ کیا کرتے ہین۔ اگر تجھے
اون کی کچھ حاجت ہے تو اونہین ہدایت کردے۔ اور اگر تجھے کچھ حاجت نہین ہے تو
تو مجھے اوس وقت تک صبر دیدے کہ اون کی نسبت تیرے حکم جاری کرنے کا وقت
آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ تیری قوم کے لوگ جو ایمان لے آئے ہین

اون کے سوا اور آیندہ ایمان نہ لائین گے۔ جب اونہون نے یہ سنا تو اون پر بد دعا کی۔
اور کہا۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (یعنی اے
میرے پروردگار تو ان کافرون مین سے زمین پر کسی کو زندہ نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو چھوڑ دے گا تو وہ
تیرے بندون کو گمراہ ہی کرین گے اور جو اون سے پیدا ہون گے وہ بھی سخت کافر ہی ہونگے
اے میرے پروردگار تو مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص ایمان لاکر میرے گھر مین آیا ہے
اوس کو اور تمام ایماندار مردون اور عورتون کو بخش دے۔ اور ایسا کر کہ ان ظالمون کی تباہی روز
بروز بڑھتی جائے)

۸۶ حضرت نوح کا کشتی کو تیار کرنا۔ جب حضرت نوح نے اللہ سے شکایت کی۔ اور اون کے
مقابلہ مین اوس سے نصرت و مدد چاہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ
بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ (تم ہماری اعانت سے اور
ہماری رائے کے بموجب ایک کشتی بناؤ۔ اور ان نافرمانون کی نسبت ہم سے کچھ گفتگو مت کرو
یہ ضرور غرق کیے جائین گے) پھر حضرت نوح کشتی بنانے کا کام کرنے لگے اور اپنی قوم کی دعا
کو چھوڑ دیا۔ اور لکڑی لوہا اور قار وغیرہ جو کشتی کے لیے ضروری سامان تھے مہیا کرنے لگے
اور اون کی قوم کے لوگ اون پر سے ہو کر گزرتے اور اون کو کام کرتا ہوا دیکھکر اون سے
مسخرہ پن کرتے تھے اس کا وہ جواب یہ دے دیا کرتے تھے۔ کہ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ
مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ط (اگرچہ تم اب ہم پر ہنستے ہو۔ لیکن جیسے تم ہم پر ہنستے
ہو ایسے ہی ایک روز ہم تم پر ہنسین گے، اور تم کو یہ بات جلد معلوم ہو جائے گی) اور وہ یہ بھی کہتے

تھے یَا نُوْحُ قَدْ صِرْتَ تَجَّارًا بَعْدَ النُّبُوَّۃِ (کہ نوح تم نبوت کے بعد اب بڑھی ہو گئے) اور اللہ تعالیٰ نے عورتون کے رحمون کو حمل کے قابل نہ رکھا۔ اور اون کی اولاد پیدا ہونا موقوف ہو گئی۔ اور حضرت نوح نے سال کی لکڑی سے کشتی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا۔ کہ اوس کا طول اسّی گز اور عرض پچاس گز اور ارتفاع تیس گز رکھین۔ اور قتادہ نے بیان کیا ہے۔ کہ اوس کا طول تین سو گز اور عرض پچاس گز اور ارتفاع تیس گز تھا۔ اور حسن کہتے ہین۔ کہ اوسکا طول بارہ سو گز اور عرض چھ سو گز تھا۔ واللہ اعلم اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا تھا کہ اوس کے تین طبقے کرین۔ ایک تو سب سے اوپر کا ایک درمیان کا اور ایک سب سے نیچے کا۔ چنانچہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ حضرت نوح نے ویسے ہی بنایا۔ یہان تک کہ اوس کے بنانے سے فارغ ہو گئے۔

۸۷ طوفان کی علامت اور کعبہ کا آسمان پر اٹھ جانا

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح سے کہدیا تھا اِذَا جَاءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ (کہ جب ہمارا حکم تم پر پہونچے اور تنور جوش پر آئے) اِحْمِلْ فِیْهَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ (تو ہر قسم کے جانداروں مین سے نر و مادہ دو دو کے جوڑے اور اپنے گھر والے اون کے سوا جن کی نسبت ہمارا حکم ہو چکا ہے (کہ وہ ہلاک ہون گے) اور وہ جو ایمان لا چکے ہین کشتی مین سوار کر لو) اور اللہ تعالیٰ نے تنور کے جوش مین آنے کو اپنے اور حضرت نوح کے درمیان طوفان کے ایک نشان ٹھیرا دیا تھا۔ کہ جب تنور جوش مین آئے گا تو طوفان شروع ہو جائے گا کہتے ہین۔ کہ یہ تنور پتھر کا تھا۔ اور حضرت حوا کے وقت کا تھا۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ یہ تنور ہندوستان مین تھا۔ اور مجاہد اور شعبی کہتے ہین کہ وہ کوفہ مین تھا۔ پھر جب تنور نے جوش مارا تو اون کی بی بی نے تنور سے پانی نکلنے کی اونہین خبر دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو

حکم دیا۔ تو اونہون نے کعبہ کو جو تھے آسمان پر اُٹھا لیا۔ جو جنت کے یاقوت سے بنا ہوا تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اور حجر اسود کو جبل ابو قبیس مین چھپا دیا۔ یہ پتھر اوسی جگہہ اوس وقت تک چھپا رہا کہ حضرت ابراہیم نے کعبہ کو نہین بنایا تھا۔ جب اونہون نے اوسے بنایا تو یہ پتھر وہان سے لیلیا۔ اور اپنی جگہہ پر رکھہ دیا۔

۸۸ کشتی مین آدمی جانور وغیرہ اور اون کی تعداد اور جب تنور نے جوش مارا۔ تو حضرت نوح نے اون لوگون کو کشتی مین سوار کرا لیا جن کے سوار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا تھا اور وہ اون کے تینون بیٹے سام حام یافث اور اون کی بیبان اور چھ اور آدمی تھے۔ اس لیے یہ سب حضرت نوح سمیت تیرہ آدمی ہوئے۔ اور حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ کشتی مین اسّی آدمی تھے۔ ایک اون مین جر ہو تھا اور یہ سب شیث کی اولاد سے تھے اور قتادہ کا قول ہے۔ کہ وہ آٹھ آدمی تھے۔ حضرت نوح اور اون کی بی بی اور اون کے تین بیٹے اور تین بہوین۔ اور اعمش اونہین سات ہی بتاتے ہین۔ یعنی ایک نوح کی بی بی کو چھوڑ دیتے ہین۔ اس کے علاوہ حضرت نوح نے کشتی مین حضرت آدم کے جسم کو بھی اٹھا لیا تھا۔ پھر اونہون نے اون جانورون کو بھی لے لیا۔ جنہین اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ اور اون کا بیٹا یام جو کافر تھا وہ رہ گیا۔ اور سب سے پیچھے کشتی مین گدھا سوار ہوا۔ جب اوس نے اپنا سینہ کشتی مین گھسیڑا تو ابلیس نے اوس کی دم پکڑ لی۔ اس سے وہ اپنے پچھلے پیر نہ اُٹھا سکا۔ حضرت نوح نے اوس سے کہا کہ اندر آ۔ مگر وہ اندر نہ گھس سکا۔ یہان تک کہ اونہون نے تنگ ہو کر کہا۔ کہ اگر تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تب بھی تو گھس آ۔ یہ کہنا اون کا فقط زبان کی لغزش سے تھا۔ مگر جب اونہون نے کہدیا تو شیطان بھی اوسکے ساتھ گھس آیا۔ حضرت نوح نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن تو کیون گھس آیا۔ کہا کیا آپ نے

گدہے سے نہین فرمایا تھا۔ کہ اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تب بھی تو گھس آ۔ اس لیے
مین گھس آیا اس پر حضرت نوح نے اوس سے پھر کچھ نہ کہا۔ اور جب حضرت نوح کو حکم ہوا۔ کہ
کشتی مین حیوانات کو سوار کرائین تو اونہون نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ کہ اے رب مین
شیر اور گائے کو اور بکری کے بچے اور بھیڑی کو اور چڑیا اور بلی کو ایک جگہہ کیسی رکھون
تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جس نے اون مین عداوت ڈالدی ہے وہ ہی اون مین الفت
بھی ڈالدے گا۔ اس لیے اوس نے شیر پر بخار لگا دیا۔ اور وہ اپنے ہی اوبھیڑے مین
پڑ گیا۔ اس واسطے کہا کرتے ہین ۵

وَمَا الْكَلْبُ مَحْمُومًا وَإِنْ طَالَ عُمْرُهُ	إِلَّا إِنَّمَا الْحُمَّى عَلَى الْأَسَدِ الْوَرْدِ

کتے کو بخار نہین آتا گو اوسکی کتنی ہی عمر کیون نہ ہو جائے۔ بخار جو (جانور دمین) ہوتا ہی تو شیر کو ہی ہوتا ہے۔ جو پانی پر آتا رہتا ہے

اور حضرت نوح نے پرندون کو نیچے کے طبقہ مین رکھا۔ اور وحوش کو درمیانی طبقہ مین۔ اور خود
اپنے ساتھہ کے بنی آدم کو لے کر طبقہ اعلیٰ مین سوار ہوئے۔

۸۹ طوفان کا آنا اور تمام دنیا کا غرق ہونا پھر جب حضرت نوح کشتی مین باطمینان خاطر بیٹھہ گیے۔ اور
جن کا حکم تھا وہ بھی سب اوسمین بٹھا لیے۔ اس وقت حضرت نوح کی عمر چھہ سو برس کی تھی۔ اور
بعض کے قول کے بموجب وہ تھی جو اوپر ہم نے بیان کردی ہے۔ تو پانی آنا شروع ہوا۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ
عُيُونًا۔ فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ یعنی ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے جن سے
موسلا دھار پانی برسنے لگا۔ اور زمین کے چشمہ بھی جاری کردیے پھر ایک اندازہ مقرر پر آکر اوپر نیچے
کا پانی مل گیا) پھر پانی کے آمد کے آغاز سے چالیس دن اور چالیس رات کے بعد پانی اتنا
ہو گیا کہ کشتی کو اوس نے اٹھا لیا۔ پھر اور بڑھا اور شدت سے آگیا۔ اور اتنا اونچا ہوا کہ کشتی

تیرنے لگی اور حضرت نوح نے آسمان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی کے طبقہ پر پردہ ڈال لیا۔ اور کشتی امواج کے سبب سے ایسی جنبش کرنے لگی جیسے پہاڑ ہلتا ہو۔ اور حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جو اوسمین ہلاک ہوا۔ اور وہ اس وقت اون سے الگ ہو گیا تھا۔ اور کہا بیٹے میرے ساتھ سوار ہو اور کافرون کے ساتھ مت رہ۔ وہ کافر تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ مین پہاڑ مین پناہ لون گا۔ اور وہان مین پانی سے بچ جاؤن گا۔ اور وہ پہاڑون کو جانتا تھا۔ کہ وہان امن اور پناہ کی جگہہ ہے۔ حضرت نوح نے کہا۔ کہ آج بجز اوس شخص کے کہ جسپر اللہ رحم کرے اوس کے قہر سے کوئی بچ نہین سکتا۔ پھر حضرت نوح اور اون کے اوس بیٹے کے درمیان موج آگئی اور وہ ڈوب گیا۔ پھر پانی پہاڑون کی چوٹیون کے اوپر تک پہونچ گیا یہان تک کہ دنیا مین جو سب سے بلند پہاڑ ہے اوس سے بھی پندرہ گز اوپر تک چڑھ گیا اس سبب سے زمین پر جس قدر جانور اور درخت تھے سب ہلاک اور غارت ہو گئے۔ اور بجز حضرت نوح اور اون کے ہمراہیون کے اور عوج بن عنق کے اور کوئی باقی نہ رہا۔

۹۰ طوفان کا خاتمہ اور حضرت نوح کا ثمانین مقام مین بسنا۔

توریت والے کہتے ہین۔ کہ پانی جس زور سے شروع ہوا ہے اوس روز سے لیکر اوس روز تک کہ خشک ہوا ہی چھہ مہینے اور دس دن کی مدت لگی تھی۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ جب اللہ تعالی نے برابر چالیس روز تک پانی بھیجا۔ تو چوپائے اور پرندے مینہ کو دیکھکر حضرت نوح کے پاس آنے لگے اور اون کے مطیع ہو گئے۔ اس لیے اونہون نے اللہ کے حکم کے بموجب اون مین سے لے لیے۔ اور یہ سب لوگ کشتی مین دسوین رجب کو بیٹھے تھے۔ جو آب مہینے کی ۱۳ تاریخ تھی۔ اور محرم مہینے کے یوم عاشورہ کو اوس سے نکلے تھے۔ اسی سے جو لوگ جانتے ہین یوم عاشورہ کو روزہ رکھتے ہین۔ اور پانی جو آیا تھا اوسمین نصف آسمان کا پانی تھا اور نصف زمین کا تھا

اور کشتی تمام زمین کی گرد گھوم آئی تھی وہ کسی جگہہ ٹھہرتی نہ تھی۔ اور جب حرم کے پاس آئی۔ تو اوسکے اندر داخل نہ ہوئی اور حرم کی گرد سات مرتبہ گھومی۔ پھر لوگون کو لیکر اپنی راہ چلدی۔ اور کوہ جودی پر پہونچی۔ جو مقام قردی مین اور علاقہ موصل مین ایک پہاڑ ہے اور اوس پر ٹھیر گئی۔ یہین پر کہا گیا۔ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور جب ٹھہر گئی تو کہا گیا یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (حکم دیا گیا کہ اے زمین تو اپنا پانی جذب کر لے۔ اور اے آسمان تھم جا۔ اور پانی کا چڑہاؤ اوتر گیا اور قوم کا کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودہی پہاڑ پر جا کر ٹھیری۔ اور چار دانگ عالم مین منادی کرا دی گئی کہ ظالم لوگ خدا کے یہان سے دہتکارے گیے) اور جب تک پانی خشک نہ ہوا حضرت نوح کشتی مین ہی ٹھیرے رہے۔ پھر جب نکلے تو سرزمین جزیرہ مین قردی کی طرف ایک مقام پسند کیا۔ اور ایک بستی بسائی جس کا نام ثمانین (یعنی آسی آدمی کی بستی) ہے۔ اور اوسے اس وقت تک بھی سوق الثمانین (بازار ثمانین) بولتے ہین۔ کیونکہ اوس کشتی مین جتنے آدمی تھے اون سب نے ایک ایک مکان اپنے لیے بنایا تھا۔ اور اون کی تعداد اسّی تھی۔ توریت کے بعض علما یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت نوح کے طوفان سے قبل اون کی کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی تھی۔ اور کوئی یہ بھی کہتے ہین کہ اٹھانوے برس پہلے سام پیدا ہوا تھا۔ کہتے ہین۔ کہ جو بیٹا اون کا غرق ہو گیا۔ اوس کا نام کنعان تھا اور اوسی کو یام بھی کہتے ہین۔

۹۱ مجوس کا طوفان نوح سے انکار اور حضرت نوح کا آدم ثانی ہونا۔

اب رہے مجوس۔ وہ طوفان کو جانتے بھی نہین۔ بلکہ کہتے ہین کہ ہمارے ملک مین کیومرث کے عہد سے برابر سلطنت چلی آتی ہے۔ جو کہ خود آدم تھا۔ اگر طوفان آتا تو ہماری قوم کا نسب ضرور متبدل ہو جاتا۔ اور اون کی حکومت جاتی رہتی۔ مگر بعض اون مین سے ایسے بھی ہین جو طوفان کا اقرار کرتے ہین

اور کہتے ہین۔ کہ وہ بابل مین آیا ہوگا۔ اور اوسے کے ہی قرب وجوار مین پانی چڑھ گیا ہوگا اور چونکہ گیومرث کی اولاد کے مساکن مشرق مین ہین وہان تک نہ پہونچا ہوگا" لیکن اللہ تعالیٰ کا قول سب سے بڑھکر سچا ہے جو فرمایا ہے اِنَّ ذُرِّيَّةَ نُوحٍ هُمُ الْبَاقُوْنَ (یعنی فقط نوح کی ہی اولاد باقی رہی ہے) اور کشتی مین جتنے تھے اون مین سے کسی کی اولاد نہین رہی صرف سام حام یافث کی ہی اولاد دنیا مین رہی ہے۔ پھر حضرت نوح کی وفات کا زمانہ جب قریب آیا۔ تو کسی نے اون سے پوچھا کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا۔ کہا "یہ ایسا گھر ہے کہ جس کے دو دروازے ہون جنمین سے ایک مین ہو کر گیا اور دوسرے سے نکل گیا" پھر اپنے بیٹے سام کو وصیت کی۔ جو اون کی اولاد مین سب سے بڑا تھا۔

بیوراسپ جو ازدہاق کا نام ہے اور جسے عرب ضحاک کہتے ہین

۹۲ ضحاک کون اور کیسا تھا اور اوسکے کندہون پر کے بد گوشت

اہل یمن کا دعویٰ ہے۔ کہ ضحاک اونہین کی نسل سے تھا۔ اور یہی سب سے اول فرعون ہے۔ جس وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ مصر کو آئے ہین تو وہ مصر کا بادشاہ تھا۔ اور فارس والے اوسے اپنی نسل سے بتاتے ہین۔ اور اوس کا نسب بتلاتے ہین۔ کہ وہ بیوراسپ بن ارونداسپ بن رینکار بن دندرشتک بن یارین بن فروال بن سیامک بن میشی بن کیومرث ہے اور مورخین کہتے ہین۔ کہ وہ ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا۔ اور بڑا جادوگر تھا۔ اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ جم کے بعد لوگ کہتے ہین کہ ضحاک ہزار برس تک بادشاہ رہا تھا۔ واللہ اعلم۔ اور سواد کے ایک قریہ مین رہتا تھا جسے برس کہتے ہین۔ اور جو کوفہ کے راستہ مین تھا۔ اور کل دنیا کا بادشاہ تھا۔ اور بڑا ہی فاجر اور بدکار اور ظالم تھا۔ اور قتل کے لیے اوس کے ہاتھ ہمیشہ

اُٹھے ہی رہتے تھے۔ اسی نے سب سے اوّل صلیب دینے اور ہاتھ قطع کرنے کا دستور ایجاد کیا ہے اور اسی نے سب سے پہلے عشر لگایا اور درہم بنائے ہین۔ اور اوسی نے سب سے اوّل گیت گائے اور گیت سنے ہین۔ اور ہشام کہتا ہے کہ ہم نے سنا ہے کہ ضحاک ہی نمرود ہے اور حضرت ابراہیم اسی کے زمانہ مین پیدا ہوئے۔ اور یہی شخص ہے کہ جس نے اونہین جلانا چاہا تھا اور اہل فارس کا قول ہے کہ حکومت فقط خاندان ہوشنگ اور جم اور طہمورث مین ہی رہی ہے۔ ضحاک ایک غاصب تھا۔ اور اپنے سحر اور خبث کے سبب سے اوس نے دنیا کو غصب کر لیا تھا۔ اور لوگون کو دو سانپون سے ڈرایا کرتا تھا جو اوس کے کندہون پر تھے۔ اور بہت سے مورخ کہتے ہین۔ کہ اوس کے کندہون پر دو بد گوشت کے لوتھڑے لنبے لنبے تھے۔ ہر ایک اون مین ایسا تھا جیسے اژدہے کا سر ہو۔ یہ اونہین دونو کو کپڑون مین چھپائے رہتا تھا۔ اور لوگون کو ڈرانے کے لیے کہا کرتا تھا کہ وہ دونو سانپ ہین۔ اونہین کھانے کی اشتہا ہوتی ہے۔ اور جب بھوک لگتی ہے تو کپڑون کے نیچے جنبش کیا کرتے ہین۔ اس لیے ضحاک سے لوگون پر بڑی مصیبت آپڑی تھی۔ وہ بچون کو ذبح کیا کرتا تھا کیونکہ یہ دونو گوشت کے لوتھڑے جو اوس کے کندہون پر تھے اوسے تکلیف دیا کرتے تھے لیکن جب وہ اون پر انسان کے مغز کا لیپ کر دیتا تھا تو اوسے تسکین ہو جاتی تھی اس لیے ہر روز دو آدمی ذبح کیے جاتے تھے۔

۹۳ کاوہ کا خروج اور ضحاک کا بھاگنا۔ اور درفش کاویان

یہی حالت اوس کی ایک مدت تک رہی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اوس کی ہلاکت کا ارادہ کیا۔ تو اصفہان کے ایک ادنیٰ آدمی نے اوس پر خروج کیا جس کا نام کابی (یا کاوہ) تھا۔ اس آدمی کے دو بیٹے

تھے۔ اونہین ضحاک نے اپنے کندہون کے بدگوشت کے لیے پکڑلیا تھا۔ اس لیے کابی نے اپنے ہاتھ کا دنڈالیا۔ اور اوسمین چمڑے کا تھیلا کنارہ مین باندہ دیا پھر اوسے علم کی طرح کھڑا کردیا۔ اور لوگون کو بیور اسپ پر جہاد کرنے کے لیے ترغیب دی۔ اور اوس کی لڑائی کے لیے بھڑکایا۔ چونکہ لوگ اوس کے انواع واقسام کے جورو ستم سے بیزار ہورہے تھے لوگ بہت ہی جلدی اوس کے پاس بکثرت جمع ہوگیے۔ جب کابی کو غلبہ ہوگیا۔ تو لوگون نے اس علم کو مبارک سمجھا۔ اور اوس کی بڑی عظمت کی۔ اور اس قدر اوسے بڑہایا۔ کہ شاہان عجم کا سب سے بڑا علم وہی ہوگیا۔ اور اوس سے تبرک حاصل کرنے لگے۔ اور اوس کا نام اونہون نے درفش کابیان (یا کاویان) رکھدیا۔ اور اون کی یہ عادت ہوگئی۔ کہ جب کوئی مہم عظیم ہوتی تو اوسے ساتھ لے کر چلتے اور بجز اوس وقت کے اوسے نہین اٹھاتے تھے۔ کہ جب تک کسی بڑے کام کے لیے بادشاہون کی اولاد مین سے کوئی موجود نہ ہوتا تھا۔ اور یہ کابی اصفہان کا رہنے والا تھا۔ جب یہ اپنے متعلقین کو لیکر کھڑا ہوا۔ تو تمام خلایق اس کی طرف ملتفت ہوگئی۔ اس لیے جب وہ ضحاک پر چڑہ کر گیا تو ضحاک کے دل مین اوس سے ایسا رعب چھایا کہ وہ اپنے مقام سے بھاگ کر چلدیا۔ اور اپنا گھر خالی چھوڑ گیا اس واسطے تمام عجم والے کابی کے پاس اکٹھے ہوگیے۔

۹۴ فریدون کی بادشاہی اور ضحاک کی گرفتاری

کابی نے اون سب سے کہا۔ کہ مین تو بادشاہ ہونا نہین چاہتا کیونکہ مین بادشاہون کی نسل سے نہین ہون۔ اور اون سے کہا۔ کہ کسی کو جم کی نسل سے لاکر بادشاہ بناؤ کیونکہ وہ ہوشنگ بادشاہ کی اولاد مین سے تھا جو فروال بانی مبانی خاندان شاہی کا بیٹا تھا۔ اور سب سے پہلے وہ ہی بادشاہ ہوا تھا

اس زمانہ مین فریدون مین اشغیان ضحاک کے ڈر سے چھپا چھپا پھرتا تھا یہ سنکر وہ کابی کے اور اوس کے ساتھیون کے پاس آیا - ان لوگون نے اوس کے آتے ہی اوسے بادشاہی کی بشارت دی - اور بادشاہ بنایا - اور کابی اور اوس کے سردار سب فریدون کے ممد و مددگار ہو گیے - جب وہ بادشاہ ہو گیا - اور جو اپنے استحکام کے لیے ضروری کام تھے وہ کر چکا - اور ضحاک کے منازل و مساکن کو لے لیا تو اوس کے پیچھے چلا - اور اوسے دنباوند کے کوہستان مین جا کر گرفتار کر لیا - اور بعض مجوس کا یہ خیال ہے کہ اوس نے اوس پر جنون کا پہرہ مقرر کر دیا ہے - اور بعض یہ کہتے ہین - کہ ضحاک حضرت سلیمان بن داؤد کے ہاتھ پڑ گیا تھا - اونہون نے اوسے دنباوند کے پہاڑ مین محبوس کر دیا ہے - اس وقت وہ شام مین تھے - اور جب وہ کہین جاتے تھے تو اوسے قید مین لے جاتے تھے - یہان تک کہ وہ اوسے لے کر خراسان پہونچے - وہان حضرت سلیمان نے جنون کو حکم دیا - اور اونہون نے اوسے ایسا باندہ دیا - کہ اوس سے کبھی نہ کھل سکے - اور ایک طلسم اوس پر بنا دیا یعنی دو شخص بنا دئے کہ وہ ہر وقت اوس غار کے دروازہ کو جس مین وہ قید ہے بجاتے رہین - کہ جس سے وہ وہان سے کبھی نہ نکلے - کیونکہ اون کے نزدیک وہ کبھی مرے گا نہین - یہ بھی اہل فارس کے اکاذیب مین سے ہے - وہ اور بھی بہت سی اس سے بھی بڑہ کر جھوٹی باتین بکا کرتے ہین - جن کا ذکر ہم نے چھوڑ دیا ہے - اور بعض فارس والے کہتے ہین - کہ نوروز کے دن فریدون نے اوسے قتل کر دیا - اس پر اہل عجم نے کہا - کہ آج نوروز ہے یعنی آج زمانہ مین نیا دن آیا ہے - پھر اوس دن کو اونہون نے عید مقرر کر لیا - اور چونکہ وہ مہرگان کے دن پکڑا گیا تھا - اس لیے عجم والون نے کہا - کہ جو شخص لوگون کو ذبح کرتا تھا

اوس کے قتل کے واسطے مہرگان آیا ہے۔

۹۵ بیور اسپ کی ایک اور روایت جو قسرین قیاس ہے۔

اور یہ بھی وہ کہتے ہین۔ کہ ضحاک کی باتون مین سے ایک بات کے سوا اونہون نے اور کوئی بھی نہین سنی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب اوس کی ایذارسانی حد سے بڑھ گئی اور ظلم وستم کو ایک مدت گزر گئی۔ تو امرائے قوم نے آپس مین مراسلت کی۔ اور سب نے اوس کے دروازہ پر جانے کے واسطے اتفاق کیا۔ اور وہان گیے۔ اور سب کی یہ رائے قرار پائی کہ کابی اصفہانی اوس سے جاکر گفتگو کرے۔ چنانچہ وہ اندر گیا۔ اور سلام نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ اے بادشاہ مین تجھپر کیسا سلام کرون۔ کیا ایسا سلام کرون جو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو سزاوار ہو یا ایسا سلام کرون جو صرف اسی ولایت کے بادشاہ کے لایق ہے کہا ایسا سلام کر جو تمام اقالیم کے بادشاہ کو چاہیئے ہے۔ کیونکہ مین تمام روے زمین کا بادشاہ ہون۔ کابی نے کہا۔ کہ جب تو تمام اقالیم کا بادشاہ ہے۔ تو تو نے اپنے اثقال اور بوجھ ہم پر ہی کیون ڈالدیے ہین۔ کیون تو ایسا نہین کرتا کہ اور ملکون کے لوگون مین اور ہم مین تمام کام تقسیم کردیے۔ اور پھر اوس کے سامنے بہت سی باتین بیان کین ضحاک نے ان باتون کی تصدیق کی۔ اور اوس پر اوس کے کلام کا پورا اثر ہوگیا۔ اور اپنی برائی کا اقرار کیا۔ اور اون لوگون کی تالیف قلوب کی۔ اور وعدہ کیا کہ جو تم چاہتے ہو مین وہ ہی کرون گا۔ اور کہا کہ اب لوٹ جاؤ مین تمہارے حوائج پورے کردونگا۔ پھر وہ اپنے ملکون کو لوٹ گیے۔ اس وقت اوس کی ماں حاضر تھی۔ یہ باتین سن رہی تھی اور اوس سے بڑھ کر شریر تھی۔ جب وہ لوگ نکل کر چلے گیے۔ تو وہ غصہ مین بھری ہوئی اوس کے پاس آئی۔ اور اوس کے احتمال اور سکونت پر اوسے زجر و توبیخ کرکے کہنے لگی

کہ تو نے اونہین کیون نہ مارا اور کیون ہاتھہ نہ کاٹے - پھر جب اوس نے بہت کچھہ کہا تو ضحاک نے جواب دیا - کہ جو جو باتین تو کہتی ہے یہ مین نے پہلے ہی سب سوچ لی ہین - مگر ان لوگون نے جو باتین کہین وہ سب حق تہین اور قابل ملامت تھین - اس لیے اگرچہ مین نے بہتیری ہمت کی مگر میرے خیال مین اون کی حق بات میرے اور اون کے درمیان ایک پہاڑ کی طرح حائل ہوگئی - اور مجھہ سے کچھہ نہو سکا پھر اوس نے اپنے صوبہ دارون کو طلب کیا - اور اون سے جو وعدہ کئے تھے - وہ سب پورے کر دئے - اور اکثر حاجتین اون کی حل ہوگئین - اور بعض یہ بہی بیان کرتے ہین - کہ اوس نے چھہ سو برس بادشاہی کی ہے - اور اوس کی ہزار برس کی عمر تہی باقی زمانہ اوس کا ایسا تھا - کہ جیسا بادشاہون کا سا ہو - کیونکہ وہ ہی سب کامون پر قادر تہا اور اوسی کا حکم چلتا تھا - اور یہ بہی کسی کسی نے کہا ہے کہ گیارہ سو برس اوس نے حکومت کی ہے - اس بیوراسپ کا قصہ ہم نے یہان اس لیے بیان کر دیا ہے کہ بعض کے نزدیک حضرت نوح اسی کے زمانہ مین تھے - اور اسی کی مملکت والون کے لیے بہیجے گئے تھے - اور کوئی یہ بہی بیان کرتے ہین - کہ اسی نے شہر بابل اور شہر صور اور شہر دمشق آباد کیا ہے -

ذریت حضرت نوح علیہ السلام

۹۶ حضرت نوح کے بیٹے سام حام یافث

نبی صلعم نے اللہ تعالی کے قول وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ وہ سام حام یافث ہین - اور وہب بن منبہ نے کہا ہے کہ عرب فارس اور روم سام کی اولاد مین ہین - اور سودان حام کی اولاد مین اور ترک

اور یاجوج ماجوج یافث کی نسل سے ہین - اور کہتے ہین - کہ قبطی قوط بن حام کی اولاد مین ہین - اور سودان حام کی اولاد مین ہین - کیونکہ ایک مرتبہ حضرت نوح سو رہے تھے - کہ مین اون کا ستر کہل گیا حام نے اوسے دیکھ لیا - لیکن چھپایا نہین - اور جب سام نے اور یافث نے دیکھا تو اوس پر کپڑا ڈال دیا جب حضرت نوح بیدار ہوئے - اور حام اور اوس کے بھائیون کا حال اونہین معلوم ہوا - تو اون پر اون کے کردار کے موافق دعا کی

۹۷ سام کی نسل کی قومین

ابن اسحاق کہتا ہے - کہ سام بن نوح کی بی بی صلب بتاویل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی بیٹی تھی - اور اوس کے پیٹ سے ارفحشد اشوذ لاوذ اور ارام اور اوس کے بیٹے پیدا ہوئے تھے - اور کہتا ہے کہ مجھے نہین معلوم کہ ارفحشد کی مان سے ہی ارم پیدا ہوا ہے یا نہین اور اوس کے کوئی بھائی ہین یا نہین - اور لاوذ بن سام کی اولاد مین فارس جرجان طسم اور عملیق ہین - اور یہی شخص تمام عمالیق کا باپ ہے - انہین مین سے شام کے جبابرہ جنہین کنعانی کہتے ہین اور مصر کے فرعون ہوئے ہین اور انہین مین بحرین اور عمان والے تھے - جنہین جاسم کہتے ہین - اور انہین مین سے بنی امیم بن لاوذ ہین جو اہل وبار ہین - جو سرزمین رمل مین رہتے تھے - یہ ملک یمامہ اور شحر کے درمیان ہے ان کی بڑی کثرت ہوگئی تھی پھر جب انہون نے اللہ تعالی کی معصیت پر کمر باندہی تو ان پر عذاب الہی نازل ہوا - اور وہ غارت ہو گئے - اور جو کچھ ان مین سے باقی رہ گئے ہین وہ نساس ہین - اور طسم یمامہ سے بحرین تک رہتے تھے - اور یہ طسم عمالیق امیم اور جاسم عرب تھے - ان کی زبان عربی تھی - اور عبیل یثرب مین قبل اس سے آرہے تھے کہ یثرب آباد ہوا - اور عمالیق صنعا مین چلے گئے - اور ابھی صنعا بسا بھی نہ تھا - اور انہین مین سے کچھ لوگ یثرب چلے آئے تھے - اور اونہون نے آکر عبیل کو نکال دیا تھا

اس لیے عبیل جحفہ کے مقام مین آرہے تھے یہان ان پر ایک سیلاب آیا۔ اور اونہین اجتحاف کرکے (یعنی اُچک کر) لے گیا۔ یعنی ہلاک کرگیا اس سے یہ مقام جحفہ (اوچک لیجانے) کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اور راوی کہتا ہے۔ کہ ارم بن سام کے عوص عابر حویل (تین بیٹے) پیدا ہوئے۔ اور عوص سے عابر عاد عبیل پیدا ہوئے۔ اور عابر بن ارم سے ثمود اور جدیس پیدا ہوئے۔ اور یہی عرب تھے۔ یہی مُضری زبان بولتے تھے۔ اور عرب ان سب قومون کو اور جرہم کو عرب العاربہ کہتے تھے۔ اور نبی اسمعیل کو عرب متعربہ کہا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ جب ان قومون مین آکر رہے تو انکی عربی زبان سیکھ لی تھی (اون کی اصلی زبان عربی نہ تھی) اور عاد اس رمل مین حضرموت تک بستے تھے۔ اور ثمود حجر مین حجاز اور شام کے درمیان وادی القریٰ تک رہتے تھے۔ اور جدیس اور طسم دونون گئے تھے۔ اور یمامہ مین بحرین تک بستے تھے۔ اور اوس وقت اس کا نام یمامہ نہ تھا بلکہ اوسے جوّ کہتے تھے۔ اور جاشم عمان مین رہتے تھے۔ اور نبطی بنیط بن ماش بن ارم بن سام کی اولاد مین ہین۔ اور اہل فارس تیرش بن ماسور بن سام کی کی نسل سے ہین۔ اور یہی راوی کہتا ہے کہ ارفخشد بن سام کے ایک بیٹا قینان بھی تھا۔ جو ساحر تھا۔ اور قینان کا بیٹا شالخ بن ارفخشد تھا۔ (اس مین قینان کا ذکر اس لیے نہین ہے کہ وہ ساحر تھا) اور شالخ کا بیٹا عابر اور عابر کا فالغ تھا۔ اور فالغ کے معنے قاسم کے ہین۔ اور اس کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس کے زمانہ مین زمین کی قسمت ہوئی تھی۔ اور زبانون مین بھی گڑبڑی پڑگئی تھی۔ (جس سے اون کے بھی جدا جدا حصہ ہوگئے تھے) اور اوس کا دوسرا بیٹا قحطان بن عابر تھا۔ اور قحطان کے دو بیٹے یعرب اور یقطن تھے۔ جو یمن مین رہتے تھے۔ اور قحطان ہی سب سے اول یمن مین جاکر آباد ہوا ہے

اور اسی پر سب سے اوّل ابیت اللعن کے لفظ سے سلام کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے
اور فالغ بن عابر کا بیٹا ارغو تھا اور ارغو کا ساروغ اور ساروغ کا ناحور اور ناحور کا تارح اور تارح کو عربی مین آزر کہتے
ہین۔ اور آزر کے فرزند ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور ارفخشد کا ایک بیٹا نمرود بھی تھا
اور بعض کہتے ہین۔ کہ نمرود کوش بن حام بن نوح کا بیٹا تھا۔ اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ سندھ اور ہند کے باشندے
توقیر بن یقطن بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے بیٹے ہین۔ اور حمیر بھی یقطن بن عابر کی اولاد سے
ہین۔ اور حضرموت ابن یقطن ہے۔ اور اوس قول کے بموجب جو یقطن کو حضرت اسمعیل
کی طرف منسوب نہین کرتے یقطن قحطان کو ہی کہتے ہین۔ اور بربر ثمیلا بن مارب بن غازان
بن عمرو بن عملیق بن لاوذ بن سام بن نوح کی اولاد سے ہین۔ مگر ان مین صنہاجہ کتامہ دونو
قبیلہ داخل نہین ہین کیونکہ وہ افریقش بن صیفی بن سبا کی نسل سے ہین۔

۹۸ یافث کے نسل کی قومین اب رہا یافث۔ سو اوس کے بیٹے تھے۔ جامر موعع مورک
بوان فوبا ماشیج تیرش۔ جامر کی اولاد مین ایک قول کے بموجب فارس کے بادشاہ ہین۔ اور
تیرش کی نسل سے ترک اور خزر ہین۔ اور ماشیج کی اولاد مین اشیان ہین۔ اور موعع کی
اولاد مین یاجوج وماجوج ہین۔ اور بوان کی اولاد مین صقالبہ برجان اور اشیان ہین۔
جو قدیم زمانہ مین قبل اس سے کہ عیص ابن اسحاق وغیرہ کی نسل سے روم مین لوگ
جائین اور ان تینون سام حام یافث کی اولاد اپنے خاص خاص مسکن منتخب کرکے
سرزمین روم مین رہا کرتے تھے اور یافث کی ہی اولاد مین روم والے ہین۔ اور وہ لاطین
بن یونان بن یافث بن نوح کی نسل سے ہین۔

۹۹ بنی جام کے فرقے اور شام کی قومین اب حام کو لیجئے۔ اوس کے بیٹے تھے۔ کوش
مصرایم قوط کنعان کوش کا بیٹا نمرود بن کوش ہے۔ جسے بعض سام کی اولاد مین بھی

بتاتے ہین۔ باقی حام کی اولاد سوا حل تو بہ حبش اور زنگ پر رہنے لگی ہے۔ اور کہتے ہین کہ مصرایم کے بیٹے قبطا اور بربر ہین۔ اب رہا قوط تو اوسے کہتے ہین۔ کہ وہ ہند اور سندہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہین رہنے لگا۔ وہان کے باشندے اوسی کی نسل مین ہین۔ اور کنعانیون مین سے بعض تو شام مین جا بسے۔ پہر اون کے بعد وہان بنی اسرائیل آ کے اور اونہین وہان پر قتل کر ڈالا۔ اور نکال دیا۔ اور شام پر بنی اسرائیل ہی قابض ہو گئے۔ پہر رومیون نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا۔ اور اون مین سے اکثر کو شام سے عراق کی طرف نکال دیا۔ پھر عرب آئے اور شام پر غالب ہو گئے۔

۱۰۰ شام کی اولاد کی عمرون کی تعداد

اور عاد کو عاد ارم کہا کرتے تھے۔ جب یہ لوگ مٹ گئے تو ثمود کو ثمود ارم کہنے لگے تھے۔ اور یہی راوی کہتا ہے کہ توریت والون کے نزدیک ارفخشد سام کا بیٹا اوس وقت پیدا ہوا تھا۔ جب کہ اوس کی عمر ایک سو دو برس کی ہو گئی تھی اور سام کی کل عمر چھ سو برس کی تھی۔ پھر ارفخشد کے قینان اوس وقت پیدا ہوا۔ جب کہ اوس کی عمر پینتیس برس کی ہو گئی تھی۔ اور اوس کی کل عمر چار سو اڑتیس برس کی ہوئی تھی۔ پہر قینان کے شالخ اوس وقت پیدا ہوا۔ جب کہ اوس کی عمر اونتالیس برس کی ہو گئی تھی۔ اور کتابون مین قینان کی عمر کا حال کچھ نہین لکھا ہے۔ اس کا سبب سحر ہے جس کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ پھر شالخ کے عابر تیس برس کی عمر مین پیدا ہوا۔ اور اوس کی کل عمر چار سو پینتیس برس کی تھی۔ اور عابر کے فالغ اور اوس کا بھائی قحطان ہوا۔ اور فالغ طوفان سے ایک سو چالیس برس بعد پیدا ہوا تھا۔ اور اوسکی عمر چار سو چوہتر برس کی تھی۔ پھر فالغ کے ارغو تیس برس کی عمر مین پیدا ہوا۔ اور اوسکی کل دو سو اونتالیس برس کی عمر ہوئی۔ اور ارغو کے ساروغ بتیس برس کی عمر مین پیدا ہوا۔ اور اوس کی بھی دو سو اونتالیس برس کی عمر ہوئی۔ اور ساروغ کے ناحور تیس برس کی عمر مین پیدا ہوا۔

اور اوس کی دوسو نیس برس کی عمر ہوئی - پھر ناحور کے تارح حضرت ابراہیم کا باپ ستائیس برس کی عمر مین پیدا ہوا - اوس کی عمر دوسو اڑتالیس برس کی ہوئی - اور تارح کے جسے آزر بھی کہتے ہین حضرت ابراہیم پیدا ہوئے - اور اون کی ولادت طوفان سے بارہ سو ترلیسٹھ برس کے بعد ہوئی تھی -

۱۰۱ قحطان کی نسل قحطان بن عابر کے یعرب پیدا ہوا - اور یعرب کے یشجب اور یشجب کے سبا پیدا ہوا - اور سبا کے بیٹے ہین حمیر[۱] کہلان[۲] عمر[۳] اشعر[۴] انمار[۵] - پھر عمرو بن سبا کا بیٹا عدی تھا اور لخم و جذام عدی کے بیٹے تھے -

فریدون کی حکومت

۱۰۲ فریدون کون تھا اور اوس کی خوبیان یہ فریدون اشغیان کا بیٹا تھا - اور اشغیان جمشید کی کی نسل سے تھا - اور بعض نسابہ فارس فریدون کو نوح بتاتے ہین - جو ضحاک پر غالب ہو گیا تھا - اور اوس کا ملک چھین لیا تھا - اور اونہین مین سے بعض یہ بھی کہتے ہین - کہ فریدون وہ ذوالقرنین ہے - جسے حضرت ابراہیم سے تعلق رہا ہے - اور جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے - اور ہم نے اوس کا ذکر یہان اس سبب سے کیا ہے - کہ اوس کا قصہ اوس کے تین بیٹون کے سبب سے اور اس وجہ سے کہ وہ سیرت کا بڑا اچھا تھا اور ضحاک اوسی کے ہاتھ سے ہلاک ہوا ہے جسے لوگ کہا کرتے ہین کہ حضرت نوح کے ہاتھ سے مارا گیا ہے حضرت نوح کے قصہ کے بہت کچھ مشابہ معلوم ہوتا ہے - لیکن فارس کے باقی نسابین کا یہ خیال نہین ہے - بلکہ وہ فریدون کو جمشید بادشاہ کی طرف منسوب کرتے ہین - اور کہتے ہین - کہ اون دونو کے

درمیان دس پشتین گزری ہین - جن مین سے ہر شخص کا نام ضحاک کے خوف سے اشغیان ہی رکھا جاتا تھا - اور اون مین فقط القاب سے تمیز ہوتا تھا - چنانچہ اون مین سے کسی کو سرخ گائی والا اور کسی کو ابلق گائی والا وغیرہ کہتے تھے - اور فریدون ہی پہلا شخص ہے جس نے ہاتھیون کو قابو مین کیا - اور اوس پر سوار ہوا - اور خچر پیدا کرائے اور بطا اور کبوترون کو پالا - اور تریاق بنایا - اور ظلم کو دور کیا اور لوگون کو اللہ کی عبادت اور انصاف واحسان کا حکم دیا - اور جو ضحاک نے لوگون کی زمینین وغیرہ چھین لی تھین جہان تک اون کے وارث مل سکے پھر اون کو واپس دیدین - اور اگر اون کا مالک نہ ملا تو مساکین کو حوالہ کردین - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ اوسی کو سب سے پہلے صوفی کا لقب دیا گیا ہے - اور اسی نے طب مین سب سے اوّل توجہ کی ہے -

۱۰۳ فریدون کا بیٹیون مین ملک کو تقسیم کرنا فریدون کے تین بیٹے تھے - بڑے کا نام سرم تھا اور دوسرا طوج تھا تیسرا ایرج کہلاتا تھا - باپ کو یہ خوف ہوا کہ کہین میرے بعد ان مین اختلاف نہ پڑے - اس لیے ملک کو اوس نے تینون مین تقسیم کردیا - اور برابر برابر حصے دیدیئے - اور قرعہ ڈالا - اور اوس پر اون کے نام لکھے اور اون سے کہا کہ قرعہ اٹھالین - اسطرح پر روم اور عرب کے جانب کا ملک سرم کو ملا - اور ترک اور چین کے طرف کا طوج کے حصہ مین آیا - اور عراق اور سندھ ہند حجاز وغیرہ ایرج کو ملے - یہ تیسرا بیٹا تھا اور اسے وہ بہت پیار کرتا تھا - اور اوسی کو تخت وتاج دیا تھا - پھر جب فریدون مرگیا - تو اوس کی اولادمین اور اوس کی اولاد کی اولاد مین اوس کے بعد دشمنی پیدا ہوگئی - اور برابر دشمنی بڑھتی رہی - یہان تک کہ سرم اور طوج نے ایرج پر حملہ کیا اور اوسے قتل کرڈالا - اور ایرج کے دو بیٹے تھے - اونہین

بھی اونہون نے مار ڈالا - اور دونو تین سو برس تک حکومت کرتے رہے -

۱۰۴ فریدون کا نمرودیون کو قتل کرنا

اور جو لوگ کہ آل نمرود کے اور نبطی وغیرہ سوادمین باقی رہ گئے تھے - فریدون اون کے پیچھے پڑا رہا - اور آخر کار اون کے عمائد کو مار ڈالا اور اون کے معالم کو محو کر دیا - اور پانچ سو برس بادشاہ رہا -

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیانی زمانہ کی حوادث

۱۰۵ حضرت ہود کی نبوت اور نبی عاد کا اون کو نہ ماننا

حضرت نوح کا اور اون کی اولاد کا حال تو ہم اب بیان کر چکے اور یہ بھی لکھ چکے ہین کہ اونہون نے حضرت نوح کے بعد زمین کو تقسیم کر لیا تھا - اور ہر ایک فریق جدا جدا مسکنون مین رہنے لگا تھا - پھر ان لوگون مین کچھ ایسے لوگ ہوئے کہ جنہون نے اللہ تعالیٰ سے سرکشی کی - اور نافرمان ہو گئے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون کی طرف رسول بھیجے - اور جب اونہون نے اون کی تکذیب کی - تو اللہ تعالیٰ نے اونھین ہلاک کر دیا - یہ جو ہلاک ہوئے ارم بن سام بن نوح کی اولاد کے دو قبیلہ تھے - ایک عاد دوسرا ثمود - عاد تو عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح تھا - اور اونھین عاد الاولیٰ کہتے ہین - ان کے مساکن شحر عمان اور حضرموت کے ملکون کے درمیان احقاف مین تھے - یہ بڑے جبار زبردست لمبے قد والے تھے کہ کوئی اون کے مثل نہ تھا - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً (اور خدا کا وہ احسان یاد کرو جب کہ اوس نے تم کو قوم نوح کے بعد اون کا جانشین بنایا - اور ڈیل ڈول بھی تمہارا اورون سے زیادہ کیا) ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود بن عبد اللہ بن رباح بن الجلود بن عاد بن عوص کو نبی

کر کے بھیجا۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہین۔ کہ اون کا نام ہود تھا۔ اور وہ عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح ہی تھے۔ اور یہ لوگ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے بت پرست تھے اور اون کے تین بت تھے۔ ایک کا نام صدد دوسرے کا صمود اور تیسرے کا ہبا تھا۔ نبی نے اون کو اللہ کی توحید کی طرف ہدایت کی۔ اور کہا۔ کہ اوس کے سوا اور کسی کو مت پوجو۔ اور آدمیون پر ظلم نہ کرو۔ مگر اونہون نے حضرت ہود کو نہ مانا۔ اور بولے۔ کہ ہم سے اور کون زبردست ہے۔ ان مین سے حضرت ہود پر بہت ہی تھوڑے لوگ ایمان لائے۔

۶۰ | اپنی عاد پر خشک سالی کا آنا اور مکہ کو استسقا کے لیے بعض لوگون کا جانا۔ اور عاد ثانی کی ابتدا

اور جو اون کا حال گزرا ہے۔ اور ابن اسحاق نے اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ کہ جب نبی عاد نے حضرت ہود کی تکذیب کی۔ تو اون پر متواتر قحط پر قحط آئے۔ جب اون پر مصیبت پڑی تو اونہون نے اپنے قاصد مکہ کو بھیجے۔ کہ وہان جاکر استسقا کرین ان قاصدون مین قیل بن عنز اور لقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد جو خفیہ مسلمان ہوگیا تھا اور جلہمہ بن الخیبری معاویہ بن بکر کا مامون اور لقمان بن عاد بن فلان بن عاد اکبر تھے اور اون کی کل تعداد ستر آدمی کی تھی۔ جب وہ مکہ مین آئے۔ تو وہ معاویہ بن بکر کے پاس ظاہر مکہ مین حرم سے باہر ٹھیرے معاویہ نے اون کی بڑی تعظیم کی۔ کیونکہ وہ اوس کے مامون بھی ہوتے تھے۔ اور دامادی کا بھی اون کو تعلق تھا۔ لقیم بن ہزال کی شادی ہزیلہ بنت بکر معاویہ کی بہن سے ہوئی تھی۔ اور اوس کے پیٹ سے بچے بھی پیدا ہوچکے تھے۔ جو اپنے مامون معاویہ کے پاس رہتے تھے۔ اون کے نام تھے۔ عمید عمرو عامر عمیر۔ یہ سب لقیم کے بیٹے تھے اور یہی عاد ثانی ہین جو عاد اولیٰ کے بعد باقی رہ گئے

تھے۔ غرض جب یہ لوگ معاویہ کے پاس ٹھیرے تو ایک مہینا برابر ٹھیرے رہے وہ خوشیان کرتے شراب پیتے جراد تان دو لونڈیان معاویہ کی اونہین گیت سناتی تھین۔ جب معاویہ نے دیکھا۔ کہ یہ تو یہان آکر پڑہی گیے۔ اور جس کام کے لیے بہیجے گئے تھے اوسے چہوڑ بیٹہے ہین تو اوس کو گران گزرا۔ اور کہا۔ کہ میرے ماموں ہلاک ہوجائین گے۔ اور اس بات کی بہی شرم آئی کہ ماموؤن کو کہے تم جس واسطے آئے ہو وہان کو جاؤ۔ تو اوس نے اس بات کا ذکر جراد تان سے کیا۔ وہ بولین تو کچہہ شعر کہدے ہم اونہین سنادینگے۔ اور اونہین یہ بہی نہ معلوم ہوگا۔ کہ اون کا قائل کون ہے شاید اس سے اون کو خیال پیدا ہوجائے گا۔ اس لیے معاویہ نے یہ اشعار کہدئے ؎

الا یا قیل ویحک قم فہینم	لعل اللہ یصبحنا غماما

اے قیل تیرا بہلا ہو اوٹہہ اور دعا مانگ۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم پر ابر سے پانی برسا دے

فیسقی ارض عاد ان عادا	قد امسوا لا یبینون الکلاما

جس سے بنی عاد کی زمین سیراب ہوجائے کیونکہ بنی عاد ایسی ہورہی ہین کہ پیاس کی شدت سے اونکی منہ سے بات نہین نکلتی ہے

اس کے سوا اور بہی بیتین تھین۔ اور ہینمہ کلام مخفی کو کہتے ہین۔ جب یہ اشعار جراد تان نے اون کو گا کر سنائے۔ اور اونہون نے سنے تو آپس مین ایک دوسرے نے کہا۔ کہ بہلے مانسو تمہین تمہارے لوگون نے اس لیے بہیجا تھا کہ جو بلا تم پر نازل ہوئی ہے اوس کے لیے دعا مانگو۔ سو تم نے دیر کردی۔ اب چاہیئے کہ حرم مین داخل ہوؤ۔ اور اپنی قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کرو۔ یہ سنکر مرثد بن سعد نے کہا۔ کہ تمہاری دعا سے اون پر مینہ نہ برسے گا تمہین چاہیئے کہ اپنے نبی کی اطاعت کرو۔ تو تمہین پانی ملے گا۔

اور یہ کہکر اوس نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا۔ یہ دیکھکر جلہمہ بن الخیبری معاویہ کے مامون نے معاویہ بن بکر سے کہا۔ کہ مرثد بن سعد کو قید کر رکھہ ہمارے ساتھہ مت جانے دے۔

۱۰۷ قیل کا دعا مانگنا اور سیاہ بادل کو لینا پھر یہ لوگ مکہ سے نکلے کہ بنی عاد کے لیے استسقا کرین۔ اور اللہ سے اپنی قوم کے لیے دعا کی۔ اور پانی مانگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بادل کے سفید سرخ سیاہ تین ٹکڑے بھیجے اور اون مین سے ایک منادی کرنے والے کی آواز آئی۔ کہ قیل تو اپنے اور اپنی قوم کے واسطے ان تینون بادلون مین سے ایک بادل کے ٹکڑے کو پسند کر لے۔ اوس نے کہا کہ مین سیاہ بدلی کو لیتا ہون۔ کیونکہ ایسے ہی بادل سے بہت پانی برسا کرتا ہے۔ اس پر منادی نے ندا کی کہ "تو نے بڑی بھاری مصیبت کو اختیار کیا۔ کہ اب عاد کا کوئی آدمی نہ بچے گا نہ بیٹا چھوڑیگا نہ باپ۔ سب ہلاک ہو جائینگے۔ صرف بنی لوذیہ نجات پائینگے جن کو ہدایت ہو گئی ہے" بنی اللوذیہ سے مراد بنی لقیم بن ہزال ہین۔ جو مکہ مین اپنے مامون معاویہ بن بکر کے پاس تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سیاہ بادل کے ٹکڑے کو جس مین عذاب تھا عاد کی طرف بھیجا۔ اور وہ اون کے اوپر ایک وادی سے نمودار ہوا۔ جسے مغیث کہتے ہین۔ جب اونہون نے اوسے دیکھا تو آپس مین ایک دوسرے کو بشارت دینے لگے۔ اور بولے کہ یہ بادل ہم پر برسے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ اَلِيمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا (یعنی یہ ابر نہین ہے بلکہ یہ وہی عذاب خدا ہے۔ جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔ یعنی بڑے زور کی آندھی ہے۔ جسمین عذاب دردناک ہے۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر شے کو تیس نیس کر دے گی) ہر شی سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جس کے تباہ کرنے کا اوسے حکم ہوا تھا۔

۱۰۸ قوم عاد کی بادصرصر سے ہلاکت

اب اس بادل مین سے سب سے پہلے جس نے دیکھا کہ اوس مین کیا ہے اور معلوم کیا کہ اوسمین تو ہوا سے مہلک ہے وہ عاد کی ایک عورت تھی جس کا نام فہدہ تھا۔ جبھی اوس نے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی پھر جب ہوش مین آئی۔ تو لوگون نے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا۔ بولی کہ مین نے اوسمین ہوا دیکھی ہے۔ جس مین آگ کے شعلہ ہین اور اونہین آگے آگے مرد کھینچتے چلتے ہین جب وہ آندہی وادی سے آگے بڑہی۔ تو خلجان کے چند لوگون نے کہا۔ کہ آؤ وادی کے کنارہ پر چل کر ہم کھڑے ہوجائین اور اس آندہی کو لوٹا دین۔ مگر وہ اندہی اون مین سے ہر ایک کے نتھنے داخل ہوتی اور اوسے اُٹھا کر پھینکدیتی اور اوس کی گردن توڑ دیتی تھی۔ اور خلجان باقی رہ گیا۔ اور پہاڑ کی طرف کو چلا گیا۔ اور بولا ؎

لَمْ يَبْقَ إِلَّا الْخَلْجَانُ نَفْسُهُ	يَا لَكَ مِنْ يَوْمٍ دَهَانِي أَمْسُهُ

خلجان کی ذات خاص کے سوا اور کوئی باقی نہ رہا افسوس اوس دن پر کہ جسکی کل نے مجھے بلا مین پہنسایا

بِتَابِتِ الْوَطْأَةِ شَدِيدٍ وَطْسُهُ	لَوْ لَمْ يَجِئْنِي جِئَّةٌ أَجَسُّهُ

اوسدن کی گرفت بڑی سخت ہے اور خوب پکڑے ہوئے ہے کیا اچھا ہوتا جو یہ دن مجھپر نہ آتا۔ مگر کیا کیجیے مین خود ہی اوسکے ڈہونڈتا آیا ہون

یہ سنکر اوس سے حضرت ہود نے کہا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو تو بچ جائے گا۔ کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مجھے کیا ملے گا۔ حضرت ہود نے فرمایا جنت۔ کہا ابر مین وہ بختی اونٹون کی طرح کون دکھائی دیتے ہین۔ فرمایا۔ فرشتے کہا اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو کیا تیرا رب مجھے اون سے بچادے گا۔ فرمایا کیا کوئی بادشاہ کسی کو اپنے لشکر سے نہین بچا دیتا ہے۔ کہا اگر وہ ایسا کرے بھی اور مجھے بچا بھی دے تب بھی مین تیرے دین سے راضی نہین ہون پھر ہوا آئی اور اوسے بھی اوس کے لوگون کے

پاس پہونچا دیا۔ اور سات رات اور آٹھ دن حسوماً (متواتر) اللہ تعالیٰ نے اون پر وہ ہوا چلائے رکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور حسوم کے معنے ہین دائمہ۔ پھر اس اندہی نے عادیین کے کسی آدمی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور حضرت ہود اور اون کے ہمراہی مومنین ایک حظیرہ مین بچ رہے۔ اور انہین اور اون کے ساتھیون کو کوئی ضرر نہ پہونچا۔ صفت اون کے اوپر کی کمال ملایم پڑ گئی۔ اور وہ ہوا عاد کے مسافرون پر بھی جو آسمان زمین کے درمیان تھے ہو کر گزری۔ اور پتھرون سے اون کے دماغ پاش پاش کر دئے۔ اور عاد کے قاصد معاویہ بن بکر کے پاس لوٹ کر آئے۔ اور اوس کے پاس ٹھیرے۔ وہان اونکے پاس ایک ناقہ سوار آیا۔ اور بولا کہ عاد کے اوپر ایسی مصیبت پڑی اور حضرت ہود بچ گیے۔

۱۰۹ لقمان بن عاد کی اور حضرت ہود کی عمر یہی راوی کہتا ہے۔ کہ لقمان بن عاد سے فرشتہ نے کہا۔ کہ بجز ابدی عمر کے اور جو چیز تو چاہے اپنے لیے مانگ۔ اوس نے کہا اے رب تو مجھے بڑی عمر دے۔ کہا مانگ کتنی تو چاہتا ہے کہا سات نسر یعنی گدہون کی عمر۔ اس لیے لوگون کے قول کے بموجب اوس کی عمر سات گدہون کے برابر ہوئی جب کبھی بچے انڈون سے نکلتے تو ایک نر بچے کو پال لیا کرتا تھا۔ اور جب وہ مرجاتا تھا تو دوسرا لے لیتا تھا اور ہر گدہ اسی برس جیتا تھا۔ جب ساتوان گدہ مرا تو لقمان بھی اوس کے ساتھ ہی مرگیا۔ اوس کے ساتوین گدہ کا نام لبد تھا اور یہی راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ہود کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی۔ اور اون کی قبر حضرموت مین ہے اور بعض کہتے ہین کہ حجر مین مکہ کے پاس ہے۔

۱۱۰ عاد کی لاشون کو پرندون کا لیجانا اور ہوا کی شدت

جب یہ لوگ ہلاک ہوگیے تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ پرندون کو بھیجا۔ اور وہ اون کے لاشون کو سمندر کی طرف اڑا کر لے گیے

اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰی اِلَّا مَسَاکِنُھُمْ (یعنی واقع
ہین وہ لوگ ایسے تباہ ہو گئے کہ اون کے گھرون کے سوا اور کوئی چیز نظر نہین آتی تھی) اور کبھی
ایسا نہ ہوا کہ اندہی پیمانہ سے زیادہ بڑھگئی ہو۔ مگر اوسی روز ایسا ہوا تھا۔ وہ ہوا کے خازنون
کے یعنی اون فرشتون کے حکم سے باہر ہوگئی تھی جو اوس کی نگرانی پر مقرر ہین۔ اور یہی
اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہین فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ (یعنی وہ بھی بڑے
زناٹے کی سخت آندہی سے ہلاک کردئے گئے) یہ ہوا بڑے بڑے درختون کو جڑون سے
اکھیڑ ڈالتی اور گھرون کو گرا دیتی تھی۔ جس سے گھر والے اون مین دب جاتے تھے۔

۱۱۱ قوم ثمود اور حضرت صالح کی نبوت اب ثمود کا حال سنئے۔ یہ لوگ ثمود بن جاثر بن ارم
بن سام کی نسل سے تھے۔ اور اونکے مساکن حجر مین حجاز اور شام کے درمیان تھے۔
اور اِن کا زمانہ قوم عاد کے بعد تھا۔ یہ بھی بہت کثرت سے تھے۔ اور کفر و نافرمانی مین
منہمک ہو گئے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت صالح بن عبید بن اسف
بن ماشیح بن عبید بن جاور بن ثمود کو نبی کر کے بھیجا۔ اور بعض اس اسف کو ابن کماشیح بن ارم
بن ثمود بتاتے ہین انہون نے اون لوگون کو اللہ کی توحید کی ہدایت کی۔
اور کہا کہ اوس کے سوا کسی کو مت پوجو۔ اون لوگون نے کہا صالح
تجھ سے تو ہمین پہلے بڑی امیدین تھین۔ تو تو ہمین بت پرستی سے
منع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہین بڑی بڑی عمرین دی تھین۔ یہان تک
کہ اون مین کوئی کوئی پہتر کے مکان بناتے اور وہ مکان ٹوٹ پھوٹ جاتے تھے
مگر یہ لوگ زندہ رہتے تھے۔ جب اونہون نے اپنی عمرون کی ایسی حالت دیکھی تو
اونہون نے ازراہ فخر پہاڑون مین اس طرح مکان بنانے کہ اون پہاڑون کو کندہ کر کے

گھر تیار کر لیے - یہ لوگ بڑے عیش وعشرت مین رہتے اور آسودہ حالی اور فارغ البالی سے بسر کرتے تھے -

۱۱۲ حضرت صالح کا اونٹنی کو پتھر سے نکالنا اور چند آدمیون کا اونپر ایمان لانا

حضرت صالح ایک عرصہ دراز تک اون کو ہدایت کرتے رہے - مگر بجز چند غربا کے اون پر کوئی ایمان نہ لایا - جب حضرت صالح نے اون کو بہت کچھ ہدایت کی اور اون کو ڈرایا اور خوف دلایا تو اونہون نے اون سے کہا کہ اے صالح تم ہمارے ساتھ عید کو چلو - اور وہ اپنی عید مین اپنے بتون کو لیکر نکلا کرتے تھے - اور اون سے کہا - کہ ہمین اپنی نبوت کی کوئی نشانی دکھاو - تم اپنے خدا کو پکارو اور ہم اپنے معبودونکو پکارتے ہین - اگر تمہارے خدا نے تمہاری بات سن لی - تو ہم تمہاری اطاعت کرینگے - اور اگر ہمارے معبودون نے ہماری بات سُن لی تو تمکو چاہئے کہ تم ہماری تقلید کرنا حضرت صالح نے کہا - کہ بہت اچھا اس پر وہ اپنے اصنام کو لے کر نکلے - اور حضرت صالح بھی اون کے ساتھ چلے - اور اونہون نے اپنے اصنام سے کہا کہ حضرت صالح کی دعا مقبول نہ ہونے دین - اون لوگون کا ایک سردار تھا - اوس نے حضرت صالح سے کہا - کہ اس چٹان سے جو ایک اکیلی چٹان ہے ہمین ایک اونٹنی نکالدو - جو بہت بڑی اور دس مہینے کی حاملہ ہو - اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تم کو سچا سمجھین گے اس پر اونہون نے اون سے موافیق لے لیے - اور پھر اوس چٹان کے پاس آئے - اور وہان نماز پڑھ کر رب العزت سے دعا مانگی - کہ یکایک اوس چٹان مین ایسا اضطراب پیدا ہوا جیسا کہ حاملہ کو ہوا کرتا ہے - پھر وہ پھٹ گئی اور اوس کے اندر سے جیسے وہ چاہتے تھے اون کے آنکھون کے سامنے ایک اونٹنی نکل آئی - اور جیسی وہ بڑے ڈیل ڈول کی تھی اوسی طرح کا ایک بچا بھی دیا - اسے دیکھکر اون کا سردار جس کا نام جندع بن عمرو تھا

اور اوس کے ساتھ کے کچھ آدمی ایمان لے آئے۔

۱۱۳ ثمود اور ناقہ صالح کا چشمہ سے باری باری سے پانی پینا

غرض جب اونٹنی نکل آئی۔ تو حضرت صالح نے اون سے کہا۔ کہ ایک روز چشمہ سے یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی۔ اور ایک روز تم پانی اپنے پینے کو لیا کرو۔ اور اگر تم اس کی کونچین کاٹ دوگے تو اللہ تعالیٰ تمہین ہلاک کر ڈالے گا۔ اس لیے ایک روز اونٹنی پانی پیتی اور ایک روز وہ پانی لیا کرتے تھے۔ جب اوس کے پانی پینے کا دن ہوتا تو وہ لوگ اوسے چشمہ پر آنے دیتے تھے۔ اور آپ پانی پر سے الگ ہوجاتے تھے۔ اور اوسکا دودھ دوہ لیا کرتے اور اپنے تمام برتن بھر لیا کرتے تھے۔ اور جب اون کے پینے کا دن ہوتا تھا تو اوسے پانی سے لوٹا دیتے تھے۔ وہ اوس روز پانی نہین پیا کرتی تھی۔ اور وہ لوگ دوسرے روز کے واسطے پانی جمع کر رکھا کرتے تھے۔

۱۱۴ اوس لڑکے کا پیدا ہونا جس نے ناقہ کی کونچین کاٹین۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح پر وحی بھیجی۔ کہ تیرے لوگ ناقہ کی کونچین کاٹین گے حضرت صالح نے یہی بات اون لوگون سے بیان کردی۔ وہ بولے کہ ہم تو ہرگز نہین کاٹنے کے۔ اونہون نے فرمایا۔ کہ تم ضرور کاٹوگے اور تم مین عنقریب ایک بچا پیدا ہوگا جو اوس کی کونچین کاٹے گا اونہون نے پوچھا کہ اوس کی کیا پہچان ہے۔ واللہ اگر ہم کو وہ معلوم ہوجائے گا تو ہم اوسے قتل کر ڈالین گے۔ فرمایا۔ کہ اوس لڑکے کا رنگ گلابی آنکھین نیلے بال بھورے اور (چہرہ) سرخ ہوگا۔ اوس شہر مین دو بزرگ رہا کرتے تھے وہ بڑے ذی عزت اور دولتمند تھے۔ ایک کے ایک بیٹا تھا وہ کسی عورت سے نکاح ہی نہین کرتا تھا۔ اور دوسرے کے ایک بیٹی تھی۔ اوس کے لیے کوئی کفو مین مرد ہی نہین ملتا تھا۔ ان دونو نے اپنے بیٹی بیٹے کا باہم بیاہ کردیا۔ ان دونو سے ایک بچا پیدا ہوا۔ جب حضرت

صالح نے اون سے کہا کہ ایک بچا پیدا ہوگا وہ اوس کی کونچین کاٹے گا۔ تو اونہون نے بستی کی دائیون کو بلایا۔ اور اون کے ساتھ کچھہ کوتوالی کے سپاہی کیے۔ کہ بستی مین جاکر گھومین۔ جب کسی عورت کو پائین کہ اوس کے بچا پیدا ہوا ہے تو اوسے دیکھین کہ وہ کیسا ہے۔ پھر جب یہ بچا پیدا ہوا تو عورتین چلائین۔ اور بولین کہ یہی بچا ہے جسے نبی اللہ حضرت صالح نے بتایا ہے۔ اس لیے سپاہیون نے چاہا کہ اوسے پکڑ لین۔ مگر اوس کا نانا دادا بیچ مین آگیے۔ اور کہنے لگے کہ اگر یہی بچا حضرت صالح کا بتایا ہوا ہوتا تو ہم اوسے ضرور قتل کر دیتے۔ مگر یہ نہین ہے۔ اس لیے سپاہیون نے اوسے چھوڑ دیا۔ مگر وہ بڑا بدذات لڑکا تھا۔ ایک دن مین اتنا بڑھتا تھا جتنا کہ کوئی ہفتہ مین بڑھتا ہو۔

۱۱۵ نو آدمیون کا حضرت صالح کے قتل کو جانا اور خود ہی قتل ہونا

پھر اون مین سے نو آدمی جمع ہوئے۔ جو بڑے مفسد تھے اور کسی طرح اصلاح نہین چاہتے تھے۔ اونہون نے اپنے بچون کو اس خوف سے قتل کر دیا تھا کہ کہین عاقر الناقہ اونہین کا بچا نہ ہو اور جب قتل کر چکے تو اپنے فعل پر نادم ہوئے۔ اور قسم کھائی۔ کہ ہم صالح کو اور اوس کے ساتھیون ہی کو قتل کر ڈالین گے اور آپس مین مشورہ کیا کہ ہم سب لوگون کے سامنے بارادۂ سفر باہر کو جاتے ہین اور جاکے وہان غار مین چھپے جاتے ہین جو حضرت صالح کے راستہ پر ہے۔ اور وہین بیٹھے رہتے ہین۔ جب رات کو صالح نکل کر مسجد کو جائین گے تو ہم اونہین قتل کر ڈالین گے۔ اور پھر غار مین جا چھپین گے۔ پھر ہم لوٹ کر اپنے گھرون کو چلے آئین گے۔ اور کہین گے کہ ہمین اون کے قتل کا کچھہ حال نہین معلوم۔ اس پر اون کے لوگ ہمین سچا سمجھین گے۔ اور حضرت صالح کا یہ دستور تھا کہ وہ بستی مین نہین

سوتے تھے۔ وہ اپنی مسجد کو چلے جایا کرتے تھے۔ جو مسجد صالح کے نام سے مشہور ہے اور وہین جاکر سور ہتے تھے۔ غرض جب یہ لوگ اس ارادہ سے جاکر غار مین پہنچے۔ تو اتفاقاً وہ چٹان گر پڑی اور وہ سب مر گیے۔ پھر جن لوگون کو ان کا حال معلوم تھا وہ غار پر اون کی خبر لینے کو گیے۔ تو وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ وہ مرے پڑے ہین۔ اس لیے وہ لوگ لوٹ کر آئے۔ اور چلائے کہ حضرت صالح نے پہلے تو اون کے بچون کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر اب اون کو بھی قتل کر ڈالا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ان نو آدمیون نے ناقہ کی کونچین کاٹنے کے بعد جب کہ حضرت صالح نے اون پر عذاب آنے کا خوف دلایا تھا تو اون کے قتل کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اسطرح ہوا۔ کہ جب ان نو آدمیون نے ناقہ کی کونچین کاٹ دین۔ تو بولے کہ چلو صالح کو بھی مار ڈالین اگر وہ سچا ہے تو جلدی سے مار ڈالو (تاکہ وہ عذاب نہ بھیجے) اور اگر جھوٹا ہے تو اوسے بھی ناقہ کے ہی پاس پہونچا دو۔ اس لیے وہ رات کو اون کے پاس اون کے مکان پر آئے۔ مگر فرشتون نے تیرون سے اون کے مغز کچل دئے جس سے وہ مر گئے۔ پھر اونکے یار دوست آئے اور دیکھا کہ وہ مرے پڑے ہین۔ کہا صالح تو نے انہین قتل کر دیا۔ اور چاہا کہ اونہین مار ڈالین۔ مگر اونکے گھر والون نے اونہین بچا لیا۔ اور کہا۔ کہ اوس نے تم پر عذاب نازل ہونیکا خوف دلایا ہی۔ اگر وہ سچا ہی۔ تو تم اوسکے رب کو اور غصہ مت دلاؤ۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو ہم اوسے تمہارے حوالہ کر دین گے۔ اس لیے وہ لوٹ گیے۔ ان دو قولون مین سے اول قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نو آدمی جنہون نے قسم کھائی تھی وہ نہین تھے جنہون نے ناقہ کی کونچین کاٹی تھین اور دوسرا قول زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۶ قدار کا ناقہ کو قتل کرنا اور بچے کا بھاگ جانا

اب رہی ناقہ کے قتل کی وجہ۔ سو اوسے اس طرح

بتلاتے ہین۔ کہ قدار بن سالف کے یہان ایک مجلس ہوئی اوسمین لوگون نے شراب پی
مگر اونہین اس قدر پانی نہ ملا۔ کہ شراب مین (حسب دستور) ملا کر پئین۔ کیونکہ اوس روز پانی
پینے کی باری ناقہ کی تھی۔ اس پر ایک نے دوسرے کو ترغیب دی کہ لاؤ اس ناقہ کو مار ڈالین
اور یہ بھی کہتے ہین کہ ثمود مین دو عورتین تھین۔ ایک کا نام قطام اور دوسری کا قبال
تھا اور قدار قطام پر پیار اتھا۔ اور مصدع قبال کو چاہتا تھا۔ اور یہ دونو اون عورتون سے
ملا کرتے تھے۔ ایک رات وہ قدار اور مصدع سے بولین۔ کہ ہم تم سے اوس وقت تک
بات نہ کرین گے۔ جب تک کہ تم اوٹنی کو نہ مار ڈالو گے وہ بولے اچھا۔ اور نکل کر اپنے
دوست احباب کو جمع کیا۔ اور ناقہ کی طرف کو چلا۔ وہ اوس وقت اپنے حوض کی
طرف تھی۔ اس پر اس شقی نے اون مین سے ایک سے کہا۔ کہ جا اوس کی کونچین
کاٹ دے۔ وہ اوس کے پاس گیا۔ مگر ڈر کر لوٹ پڑا۔ پھر اوس نے دوسرے
کو بھیجا۔ وہ بھی ڈر گیا۔ پھر وہ جس کسی کو اون مین سے بھیجتا وہ اوس سے ڈر کر لوٹ جاتا
تھا۔ اس لیے وہ خود اوس کے پاس گیا۔ اور اونچا ہو کر اوس کی کونچین کاٹ دین
جس سے وہ گر کر تڑپنے لگی۔ یہ دن جب وہ قتل کی گئی چار شنبہ کا تھا جسے وہ اپنی
زبان مین جبار کہتے تھے۔ اور وہ لوگ یکشنبہ کو ہلاک ہوئے جسے وہ اپنی زبان
مین اول کہتے تھے۔ غرض جب اوٹنی قتل ہو گئی تو اون مین سے ایک شخص حضرت صالح
کے پاس آیا۔ اور کہا کہ اپنے ناقہ کو دیکھو اوس کی لوگون نے کونچین کاٹ دی ہین
اس لیے وہ نکلے۔ اور لوگ بھی اون سے ملنے کو چلے۔ اور عذر کرنے لگے۔
کہ یا نبی اللہ فلان شخص نے کونچین کاٹی ہین۔ ہمارا کوئی قصور نہین ہے۔ کہا اوس کے
بچے کو بھی لے آؤ۔ اگر تم اوسے بھی لے آؤ گے۔ تو شاید اللہ تعالیٰ تمہین عذاب سے

بچاوے گا۔ اس لیے وہ اوسے ڈھونڈھنے کو نکلے۔ اُدھر جب بچے نے اپنی ماں کو تڑپتے ہوئے دیکھا تھا تو وہ پہاڑی پر چلا گیا تھا۔ اس پہاڑی کا نام قارہ تھا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی۔ وہ اوس پر چڑھ گیا۔ جب یہ لوگ اوس کو ڈھونڈھتے وہان گئے۔ تو اللہ تعالی نے پہاڑ کو حکم دیا۔ اس لیے وہ اس قدر بلند ہو گیا۔ کہ وہان پرندون کا بھی گزر ہونا ممکن نہ تھا۔

۱۱۷ قوم ثمود کی ہلاکت اور ایک آدمی کا بچنا۔ اور حضرت صالح بستی مین چلے آئے۔ اور جب بچے نے اونہین دیکھا تو رویا یہان تک کہ اوس کے آنسو بہہ گیے۔ پھر حضرت صالح کے پاس آیا اور تین آوازین دین۔ حضرت صالح نے اون سے کہا کہ ہر آواز کے لیے ایک دن کی مہلت ہے۔ تم تین روز تک اپنے گھرون مین چین کرو۔ یہ وعدہ جھوٹا نہین ہے اور عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے روز صبح کو تمہارے چہرے زرد ہو جائین گے اور دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز سیاہ دکھلائی دینگے۔ جب صبح ہوئی تو اون کے منہ ایسے ہو گیے۔ کہ گویا تمام چھوٹے بڑون مرد عورتون نے زعفران ملی ہے۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو اون کے چہرے سرخ ہو گیے اور تیسرے دن اون کے منہ ایسے کالے ہو گیے کہ گویا کسی نے رال ملدی ہے۔ اس لیے اونہون نے کفن پہنے۔ اور مردہ کی خوشبوئین لگائین۔ اوس زمانہ مین اون کے حنوط ایلوا اور مر تھے۔ اور اون کے کفن کہالون کے ہوتے تھے پھر وہ زمین پر لیٹ گیے۔ اور آنکھون سے آسمان اور زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ کہ کدھر سے اون پر عذاب آئے گا جب چوتھے دن کی صبح ہوئی تو آسمان سے ایک آواز آئی۔ جیسے بجلی گرجتی ہو۔ اس سے اون کے دل پھٹ گیے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ (اور وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے)

اور اون لوگون مین جتنے آدمی مشرق اور مغرب مین تھے اونہین سب کو اللہ تعالی نے ہلاک کردیا۔ صرف ایک شخص جو حرم مین تھا وہ ہی بچ گیا کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ تو کسی نے کہا۔ کہ وہ ابورغال تھا۔ جسے بعض لوگ ابوثقیف کہا کرتے ہین۔

۱۱۸ نبی صلعم کا ثمود کی بستی مین جانا اور حضرت صالح کا آخیر زمانہ

جب نبی صلعم ثمود کی بستی کو آئے تھے۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا۔ کہ اوس بستی مین کوئی نہ جائے اور نہ وہان کا پانی پیئے۔ اور اونہین وہ سٹیر ہیان دکھائی تھین کہ جن پر اونٹنی کا بچا پہاڑ پر چڑھ گیا تھا اور وہ راستہ بھی دکھایا تھا کہ جہان سے اونٹنی آکر پانی پیا کرتی تھی۔ اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام شام کو چلے گیے اور فلسطین مین رہنے لگے۔ پھر وہان سے مکہ چلے آئے۔ اور یہین اقامت اختیار کرلی۔ اور اللہ تعالی کی اخیر وقت تک عبادت کرتے رہے۔ اور اون کی اٹھاون برس کی عمر ہوئی۔ اور بیس برس اونہون نے اپنی قوم کو نصیحت کی۔

۱۱۹۔ عاد و ثمود اور حضرت ہود و صالح سے توریت والون کی ناواقفیت۔

اوپر توریت والون کا حال سنئے وہ کہتے ہین کہ توریت مین عاد اور حضرت ہود اور ثمود اور حضرت صالح کا کچھ ذکر نہین ہے۔ مگر راوی کہتا ہے کہ ان لوگون کا حال عرب کے ملک مین ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام مین اس قدر مشہور ہے۔ کہ جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا حال مشہور و معروف ہے۔ ہم کہتے ہین۔ کہ یہ تو کوئی اس قدر بڑی تعجب کی بات نہین ہے جس قدر یہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا ہی سرے سے انکار کرتے ہین۔ اور ایسے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے حال سے بھی منکر ہین۔ (کہ وہ صرف انسان اور خدا کے رسول تھے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکے زمانہ کے بادشاہانِ عجم

۱۲۰ حضرت ابراہیم کا مولد اور مسکن اور زمانۂ ولادت

آپکا نام ہے ابراہیم بن تارح بن ناحورین ساروغ بن ارغوبن فالغ بن عابربن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام - اور علما کا اس باب مین اختلاف ہے - کہ وہ کہان رہتے تہے اور کہان پیدا ہوئے تھے کوئی تو کہتے ہین - کہ وہ سوس علاقہ اہواز مین پیدا ہوئے تہے اور کوئی اون کا مولد بابل مین اور کوئی کوثی مین اور کوئی حران مین بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ اون کے مان باپ اوتہین یہان سے لے گیے تہے - اور تمام اہل علم یہ کہتے ہین - کہ اون کی ولادت نمرود بن کوش کے زمانہ مین ہوئی تہی - اور تمام مورخ اس بات کے قائل ہین - کہ نمرود ازدہاق کا عامل تھا جس کی نسبت بعض کا خیال ہے کہ حضرت نوح اسی ازدہاق کے جانب بہیجے گئے تہے - مگر متقدمین علما کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ وہ خود خود مختار بادشاہ تھا - کسی کا مطیع نہ تھا - ابن اسحاق کا قول ہے - کہ وہ تمام مشرق و مغرب کا بادشاہ تھا - اور بابل مین رہتا تھا - اور یہ بہی اوس نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین - کہ تمام دنیا کے جو بادشاہ ہوئے ہین - وہ صرف تین ہی شخص ہوئے ہین نمرود ذوالقرنین سلیمان بن داؤد - اور لوگون نے اوسمین ایک چوتھا اور بخت نصر بہی گہسیڑ دیا ہے - لیکن آگے چلکر ہم دکہائین گے کہ یہ بالکل باطل ہے -

۱۲۱ حضرت ابراہیم کی ولادت اور پرورش غارمین

پہر اللہ تعالیٰ نے چاہا - کہ حضرت ابراہیم کو نبی کرکے بہیجے اور اونہین اپنی حجت بنائے اور بندون پر اونہین رسول کرے - اس وقت تک بجز حضرت صالح و ہود کے حضرت نوح کے زمانہ سے کوئی نبی مبعوث نہین ہوا تھا - پہر جب حضرت ابراہیم کی

ولادت کا زمانہ قریب ہوا - تو اہل نجوم نمرود کے پاس آئے - اور اوس سے بولے کہ ہم کو معلوم ہوا ہے فلان مہینے اور فلان سنہ مین ایک لڑکا ابراہیم نام تیری اس بستی مین پیدا ہوگا - کہ وہ تمہارے دین کو چھوڑ دے گا - اور تمہارے بتون کو توڑ ڈالے گا جب وہ سال آیا جس کا اونہون نے ذکر کیا تھا تو نمرود نے حاملہ عورتون کو حضرت ابراہیم کی مان کے سوا سب کو قید کر لیا اور حضرت ابراہیم کی مان اس وجہ سے بچ گئی - کہ اوسے اوس کے حاملہ ہونے کی خبر نہ ہوئی - اوس کے حمل کا اثر ظاہر مین معلوم نہین ہوتا تھا - اس لیے اوس نے جو لڑکے اس وقت پیدا ہوئے سب کو ذبح کر ڈالا - پھر جب حضرت ابراہیم کی مان کے درد زہ شروع ہوا - تو وہ رات کو ایک غار کی طرف نکل گئی جو اوس کے قریب تھا - وہان حضرت ابراہیم پیدا ہوئے - اور مان نے وہ تمام امورات پورے کر لئے جو بچون کے پیدا ہونے کے وقت ہوتے ہین پھر اون کی مان نے غار کا منہ بند کر دیا - اور اپنے گھر کو چلی آئی - پھر وہ اونکے پاس اونکی نگرانی کرنے کو جاتی تھی - تو دیکھتی تھی - کہ وہ ایک روز مین اتنا بڑھتے ہین کہ جتنا کوئی ایک مہینے مین بڑھتا ہو - اور جب جاتی تو اونہین زندہ پاتی اور دیکھتی کہ وہ اپنی انگلیان چوستے ہوتے ہین - اوسی کو اللہ تعالیٰ نے اون کا رزق بنا دیا ہے -

۱۲۲ آزر کا غار سے حضرت ابراہیم کو نکالنا

اور آزر نے حضرت ابراہیم کی مان سے پوچھا کہ تیرا حمل کیا ہوا - اوس نے کہا - کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تھا مگر وہ مر گیا - اوس نے اسے سچ جان لیا - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ آزر کو حضرت ابراہیم کے پیدا ہونے کا حال معلوم ہو گیا تھا - مگر اوس نے چھپا لیا - یہان تک کہ بادشاہ اوس کے ذکر کو بھول گیا پھر اوس نے لوگون سے کہا - کہ میرا ایک بیٹا ہے جسے مین نے چھپا رکھا ہے - کیا تم

لوگون کو کچھہ خوف ہے کہ اگر مین اوسے لاؤن تو بادشاہ کو کچھہ نقصان پہونچائے گا۔ لوگون نے کہا نہین۔ اس لیے وہ گیا۔ اور اوسے غار سے نکال لایا حضرت ابراہیم نے اِس وقت بجز اپنے مادر و پدر کے اور کسی کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لیے جب اونہون نے جانورون کو اور تمام مخلوقات کو دیکھا۔ تو ہر ایک چیز کا حال اپنے باپ سے پوچھنے لگے۔ اور باپ اون کا کہنے لگا۔ کہ یہ اونٹ ہے یہ گائے ہے۔ یہ فلان چیز ہے۔ یہ فلان چیز ہے۔

۱۲۳ حضرت ابراہیم کا خدا کو پہچاننا۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اس سب مخلوقات کے لیے ضرور ہے کہ کوئی پروردگار ہو۔ حضرت ابراہیم غروب آفتاب کے بعد غار سے نکلے تھے۔ تو اونہون نے جب آسمان کی طرف سر اُٹھایا۔ تو دیکھا کہ ایک (چمکتا ہوا) تارہ ہے یہ تارہ مشتری تھا۔ کہا یہ میرا رب ہے۔ مگر ایک تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ غائب ہو گیا تو کہا۔ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (مین غروب ہو جانے والی چیزون کو تو پسند نہین کرتا کہ اونہین خدا مان لون) اور یہ چاند کا مہینا ختم ہونے کے قریب تھا۔ اس لیے تارے کو اونہون نے طلوع قمر سے پہلے دیکھا تھا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ یہ باتین اونہون نے سوچین تھین اون کی اس وقت پندرہ سال کی عمر تھی۔ اور اپنی ماں سے کہا تھا کہ مجھے باہر نکال تاکہ مین دنیا کو دیکھون۔ اس لیے اوس نے انہین عشا کے وقت باہر نکالا۔ تو اونہون نے چارون طرف نظر کی۔ اور ایک تارے کو دیکھا۔ اور آسمان کی پیدایش کی نسبت فکر کی۔ اور تارے کی نسبت وہ بات کہی جو ہم نے اوپر بیان کی۔ فَلَمَّا رَاَی الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ (پھر جب اونہون نے چاند کو دیکھا کہ وہ خوب روشن ہے۔ تو کہا کہ یہی میرا رب ہے) لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بولے لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ

(کہ اگر مجکو میرا پروردگار راہ راست نہین دکھائے گا تو بیشک مین بھی گمراہ لوگون مین ہو جاؤن گا) پھر جب دن ہوا اور آفتاب نکلا تو دیکھا کہ وہ سب سے ہی زیادہ منور ہے۔ قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ (تو کہا یہی میرا رب ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے) فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر بولے بھائیو جن چیزون کو تم شریک خدا مانتے ہو مین تو اون سے بے تعلق ہون) پھر حضرت ابراہیم اپنے باپ کے پاس آئے اور اپنے رب کو پہچان لیے گیے۔ اور اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا۔ مگر ابھی تک اونہون نے اس بات کی اور لوگون کو منادی نہین کی۔

۱۲۴ حضرت ابراہیم کی نسبت مشہور ہونا کہ وہ بتون کو نہین مانتے۔

پھر اون کی مان نے حضرت ابراھیم سے وہ سب حالات کہے۔ کہ جن کی وجہ سے اون کو اب تک چھپا کر رکھا تھا۔ یہ سنکر وہ خوش ہوئے۔ آزر بت بنایا کرتا تھا۔ اور لوگ اون کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اور وہ حضرت ابراہیم کو دیا کرتا تھا۔ کہ جا کر بیچ آیا کرین۔ حضرت ابراہیم اونہین لیجاتے اور کہتے کہ کوئی شخص ایسی چیز کو خریدتا ہے جو اوسے نہ تو کچھ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ نفع دے سکتی ہے۔ یہ سنکر اون سے کوئی بھی اونکو نہ لیتا تھا۔ اور حضرت ابراہیم اون بتون کو لیتے اور کسی ندی کی طرف لیجاتے تھے اور اون کو اوس جگہ اوندہا کر کے استہزا کہتے تھے۔ کہ پانی پی پانی پی۔ چنانچہ یہ بات اونکی سب لوگون مین مشہور ہو گئی۔ مگر ابھی تک نمرود کو یہ بات نہین معلوم ہوئی۔ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل مین یہ بات آگئی کہ اون کی قوم جو کام کرتی تھی اوس سے اونہین منع کرین اور اللہ تعالی کی عبادت کی ہدایت کرین۔ تو اپنے باپ کو توحید الہی کی ہدایت کی۔ مگر اوس نے اون کی بات نہ مانی۔ پھر اونہون نے اپنی قوم سے کہا۔ تو کہا تو کس کی عبادت کرتا ہے

کہا عالم کے پروردگار کی - بولے - کیا نمرود کی - کہا نہین بلکہ اوس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے - اس پر اون کی بات مشہور ہوگئی -

۱۲۵ حضرت ابراہیم کا بتون کو توڑنا اور نمرود کو بھی خبر پہونچی - کہ حضرت ابراہیم کا ارادہ ہی اپنے لوگون کو اصنام کا جنہین وہ پوجا کرتے ہین ضعف دکھا دین تاکہ اون پر حجت قایم کرین - پھر حضرت ابراہیم فرصت کا انتظار کرنے لگے کہ اون کے اصنام سے کوئی ایسا کام کرین - پھر اونہون نے ایک نظر نجوم پر ڈالی - اور بولے کہ مین بیمار ہون یعنی مجھپر وبا کا اثر ہوگیا ہے - تاکہ یہ بات سن کر وہ حضرت ابراہیم کے پاس سے بھاگ جائین - اس سے حضرت ابراہیم کو یہ منظور تھا - کہ اگر وہ اون کے پاس سے چلے جائین تو حضرت ابراہیم کو بتون کے پاس جانے کا موقع مل جائے - اون کی ایک عید ہوا کرتی تھی جس مین وہ سب بستی سے باہر جایا کرتے تھے - اسی وقت سبب کہ وہ باہر جانے کو تھے تو حضرت ابراہیم نے یہ بات کہی تھی کہ مین بیمار ہون - اس لیے وہ اون کے ساتھ عید مین نہین گیے - بلکہ اون کے پیچھے اون کے بتون کے پاس گیے - اور وہ یہ کہتے تھے - تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (یعنی قسم خدا کی مین تمہارے اصنام کے ساتھ ایک چال کرونگا) اون کی اس بات کو ضعیف لوگون نے اور اونہون نے سنا جو باہر جانے مین پیچھے رہ گیے تھے - اور وہ بتون کی طرف لوٹے - جو ایک بڑے پیش خانہ مین رکھے ہوئے تھے - اور ایک دوسرے کے برابر برابر ترتیب سے جمائے گئے تھے ہر ایک بت کے قریب اوس سے چھوٹا بت رکھا گیا تھا - اور ایسے ہی لگاتار دروازہ تک چنے ہوئے تھے اور اس وقت اونہون نے ان معبودون کے روبرو کھانا بھی رکھ دیا تھا - اور کہا تھا - کہ ہم اپنے لوٹنے تک انہین ایسا ہی چھوڑے جاتے ہین یہ یہ کھانا

کھاتے رہین گے۔ جب حضرت ابراہیم نے وہ کھانا دیکھا جو اون کے روبرو رکھا ہوا تھا پوچھا یہ کھانا تم نہین کھاتے۔ لیکن جب اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا۔ تو کہا کہ تم بولتے کیون نہین۔ اور سیدھے ہاتھہ سے اونہین مارنا شروع کیا۔ اور ایک کلہاڑی سے اونہین سب کو توڑ ڈالا۔ صرف ایک بڑا بت رہ گیا۔ اوس سے اپنی کلہاڑی اونہون نے باندہ دی۔ پھر اونہین چھوڑ دیا۔

۱۲۶ بتون کے توڑنے پر حضرت ابراہیم کی نمرود سے اور بت پرستون سے بحث

جب وہ لوگ لوٹ کر آئے۔ اور دیکھا کہ اونکے بتون کے ساتھہ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو وہ بڑے غصہ ہوئے اور بہت ہی درہم وبرہم ہو گئے۔ اور پوچھا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ فَقَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ (یہ ہمارے معبودون سے ایسا کس نے کیا ہے وہ بڑا ہی ظالم ہے۔ بولے کہ ہم نے ایک جوان کو جس کا نام ابراہیم ہے ان کا ذکر کرتے سنا تھا) ذکر کرنے سے اونکا یہ مطلب تھا۔ کہ وہ اونہین گالیان دیتا اور برا بھلا کہتا تھا اور سوائے اوس کے اور کسی سے ہم نے ایسی بات نہین سنی۔ ہمارے گمان مین وہ بھی ہے جس نے ایسا کیا ہے۔ پھر یہ بات نمرود کو اور تمام شرفاے قوم کو معلوم ہو گئی وہ بولے فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ (تو اوسے لوگون کے سامنے لاؤ۔ تاکہ لوگ دیکھ لین) کہ ہم اوس کے ساتھہ کیا کرتے ہین۔ اور بعض کہتے ہین اس کے معنی ہین کہ جو کچھہ وہ جواب دین وہ لوگ اوس کے گواہ ہین کیونکہ حضرت ابراہیم کا ماخوذ کرنا اونہین پسند نہ ہوا۔ پھر جب وہ آئے اور لوگ نمرود بادشاہ کے پاس جمع ہوئے اور پوچھا۔ کہ ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودون کو توڑا ہے۔ اونہون نے جواب دیا نہین بلکہ اس بڑے بت نے اونہین توڑا ہے۔ اگر وہ بول سکتے ہین تو اوس سے ہی اس کا

حال پوچھو۔ اوس نے اونہین اس لیے توڑا ہے کہ وہ توبڑا ہے اور تم اوس کے ہوتے
ہوئے اِن چھوٹون کی عبادت کرتے ہو اس سے اوس کو غصہ آگیا تھا۔ اس سے وہ
لوگ اِن کے پاس سے ہٹ گیے اور جو اونہون نے بتون کے توڑنے کا اون پر
دعویٰ کیا تھا اوس سے اونہون نے رجوع کیا۔ اور اپنے آپس مین بات چیت
کرنے لگے۔ اور بولے کہ ہم نے اوس پر بڑا ظلم کیا۔ وہ جو بات کہتا ہے وہ بہی صحیح
ہے۔ پہر جب وہ جان گیے کہ وہ بت کچہہ نفع نقصان نہین پہونچا سکتے اور نہ ہاتھ سے
پکڑ سکتے ہین تو اونہون نے کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ (تو جانتا ہے کہ اونہین
نطق حاصل نہین ہے) یعنی وہ بولتے نہین ہین۔ کہ تجھے خبر دین کہ کس نے اون کے
ساتھہ ایسا کیا ہے اور نہ وہ ہاتھہ سے پکڑ سکتے ہین۔ جس سے ہم تیری تصدیق کرین
اور تجھے سچا سمجھین۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ (پہر حضرت ابراہیم کی
معقول بات کو دیکہکر اون کے سر اوندے ہو گئے) جب حضرت ابراہیم نے اونہین
کہتے ہوئے سنا۔ کہ وہ نہین کلام کر سکتے ہین تو کہا اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
(کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزون کو پوجتے ہو جو نہ تو تم کو کچہہ فائدہ ہی پہونچائین اور نہ تم کو کسی طرح کا
نقصان ہی پہونچائین۔ تف ہے تم پر اور اون چیزون پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم
اتنی بات بہی نہین سمجہتے) پہر نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا
کہ کیا تو نے اپنے معبود کو دیکہا ہے جس کی تو عبادت کرتا ہے اور اوسکی عبادت
کے لیے لوگون کو ہدایت کرتا ہے وہ کیا ہے اور کیسا ہے۔ کہا میرا رب وہ ہے
جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ نمرود نے کہا کہ مین ہی جلاتا اور مین ہی مارتا ہون

حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیسے ہے مین نہین سمجھتا کہ تو کیسے مارتا ہے اور جلاتا ہے
کہا مین دو آدمیون کو لیتا ہون جو قتل کے مستوجب ہین - اگر اون مین سے مین ایک کو
قتل کردون تو مین بھی اوس کا مار ڈالنے والا ہونگا - اور اگر دوسرے کو معاف کردون تو
مین ہی اوسکو جلانے والا ہون گا - اس پر حضرت ابراہیم نے کہا - کہ اللہ تعالیٰ آفتاب کو
مشرق سے نکالتا ہے بھلا تو اوسے مغرب سے تو نکال دے - اس پر نمرود بالکل
مبہوت اور حیران ہوگیا - اور کچھہ بھی اوس کا جواب نہ دے سکا -

۱۲۷ نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنا اور آگ کا اونہین کچھہ نقصان نہ پہونچانا

پھر اوس نے اور اوس کے لوگون نے اسبات پر اتفاق کیا کہ حضرت ابراہیم کو قتل کردین - اور کہا
کہ اوسے اپنے معبودون کی تائید مین جلا دیا جائے - حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہین
یہ کہ جلانے کی راے فارس کے ایک اعرابی نے دی تھی - اس پر کسی نے اون سے
پوچھا کہ فارس مین بھی کیا اعرابی ہوا کرتے ہین - فرمایا - کہ کردا ون کے اعرابی ہین - کہتے
ہین - کہ اس شخص کا نام ہیزن تھا - اس کہنے کے بعد یہ زمین مین دہس گیا - اور برابر قیامت
تک دہستا چلا جائے گا - پھر نمرود نے حکم دیا - کہ انواع و اقسام کی لکڑیان جمع کی جائین
اس سے لوگ لکڑیان جمع کرنے لگے - اور اون مین اس کا ایسا جوش پھیلا - کہ عورتین نذرین
اور منتین ماننے لگین - کہ اگر میرا فلان کام ہوجائے گا تو مین ابراہیم کے واسطے لکڑیان جمع
کرون گی - پھر جب اونہون نے چاہا کہ اونہین آگ مین ڈالین تو اونہین آگے کیا - اور آگ
جلائی - اوس وقت آگ کی یہ حالت تھی - کہ اگر پرندہ بھی اوس پر گزرتا تو اوس کی شدت
و حرارت سے جل جاتا تھا - جب اونہون نے پورا ارادہ کر لیا کہ اونہین آگ مین ڈھکیل دین
تو بجز انسان اور جنات کے اوس وقت تمام آسمان زمین اور اوس کی چیزین چلا اٹھین -

اور اللہ سے فریاد کرنے لگین کہ پروردگار ابراہیم کے سوا اس وقت دنیا مین اور کوئی نہین ہے کہ تیری عبادت کرتا ہو - وہ تیرے سبب سے آگ مین جلایا جاتا ہے ہمین حکم دی کہ ہم اوس کی تائید کرین - اللہ تعالی نے فرمایا - کہ اِنِ اسْتَغَاثَ بِشَیْءٍ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہُ وَ اِنْ لَمْ یَدْعُ غَیْرِیْ فَاَنَا لَہٗ (وہ اگر تم مین کسی سے مدد طلب کرے تو چاہیئے کہ تم مدد دو لیکن اگر وہ میرے سوا کسی سے مدد نہ ملنگے گا تو مین اوس کی مدد کرون گا) پھر جب اونہون نے حضرت ابراہیم کو مکان کے اوپر اٹھایا تو حضرت نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا - اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ فِی الْاَرْضِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (اے میرے اللہ توہی اکیلا آسمان مین ہے اور توہی اکیلا زمین مین ہے توہی میرے لیے کافی ہے اور توہی سب سے اچھا کفیل اور ضامن ہے) جب حضرت جبرئیل نے دیکھا کہ وہ بندھے ہوئے ہین تو وہ اون کے سامنے ہوئے اور کہا کہ آپ کو کچھ حاجت ہو تو کہو - کہا مجھے تجھ سے تو کچھ حاجت نہین ہے - پھر اونہون نے حضرت ابراہیم کو آگ مین پھینک دیا اوس وقت اللہ تعالی نے آگ کو آواز دی اور فرمایا - یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ (اے آگ حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی ہوجا اور اونہین سلامت رکھ) بعض کہتے ہین - کہ حضرت جبرئیل نے آواز دی تھی - غرض کہ اگر ٹھنڈک کے بعد سلامت کا لفظ نہ ہوتا تو آگ ایسی ٹھنڈی پڑجاتی - کہ حضرت ابراہیم شدت برودت سے مرجاتے - اوس روز دنیا مین کہین آگ نہین رہی تھی - سب جگہ کی آگ اس لیے بجھ گئی تھی کہ کہین اوسی کو حکم نہین ہوا ہے -

۱۲۸ حضرت ابراہیم کا آگ سے باہر نکلنا

اور اللہ تعالی نے ملک الظل یعنی ہمزاد فرشتہ کو حضرت ابراہیم کی صورت مین بنا کر اون کے پاس بھیجا - جو اون کے پاس پہلو سے جاکر اس لیے بیٹھ گیا کہ اوس سے اون کی تسلی ہو پھر نمرود کو کتنے ہی دنون تک اس بات مین

کچھہ شک نہین رہا۔ کہ آگ نے حضرت ابراہیم کو کہا پی برابر کیا۔ پہر اوس نے خواب مین دیکھا کہ گویا وہ اونہین آنکھون سے آگ مین دیکھتا ہے اور آگ لکڑیون کو جلا رہی ہے۔ اور حضرت ابراہیم بیٹھے ہوئے ہین۔ اور اونہین کی طرح کوئی شخص اون کے پاس ایک اور موجود ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ گویا ابراہیم زندہ ہے۔ اور مجھ کو اس سے شبہہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک محل بناؤ کہ جس سے مین خود اس آگ مین اوس کو دیکھ لون۔ اس واسطے اونہون نے ایک مکان بنایا اور وہ اوس پر چڑہا۔ اور وہان سے حضرت ابراہیم کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور دیکھا کہ اون کے پاس اونہین کی صورت کا ایک اور آدمی ہے۔ یہ دیکھکر نمرود نے حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا۔ کہ تیرا خدا بہت بڑا ہے۔ کہ اوس کی قدرت آگ کے اور تیرے درمیان ہو گئی۔ اور تجھے بچا لیا۔ کیا تو آگ مین سے نکل سکتا ہے۔ کہا بے شک۔ کہا تجھے کیا آگ مین کہڑے ہونے سے ڈر لگتا ہے۔ کہا نہین۔ پھر حضرت ابراہیم کہڑے ہو گیے۔ اور اوس سے نکل آئے جب وہ نکل آئے تو اوس نے پوچھا کہ ابراہیم وہ کون شخص ہے جسے مین نے تیری صورت کا تیرے پاس دیکھا تھا۔ کہا یہ ہمزاد فرشتہ ہے۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اس لیے میرے پاس بہیجا تھا کہ میرا دل نہ گہبراوے۔

۱۲۹ حضرت ابراہیم پر بعض لوگون کا ایمان لانا اور حضرت لوط و حضرت اسحاق و یعقوب کی بیبیان اور بی بی سارہ۔

پھر نمرود نے اون سے کہا۔ کہ چونکہ مین تیرے خدا کی عزت و قدرت دیکھ چکا ہون۔ اور یہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ جب تو نے اوس کے سوا اورون کی عبادت سے انکار کیا تو اوس نے تیری کیسی بڑی مدد کی۔ اس لیے مین تیرے خدا کو قربانی چڑہاؤن گا۔ حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تک تو اپنے دین کو نہین چہوڑے گا

تیری قربانی اللہ کے یہان مقبول نہین ہوسکتی۔ کہا ابراہیم مین اپنے ملک کو تو نہین چھوڑ سکتا۔ اور چار ہزار گائے بیل قربان کیے۔ اور حضرت ابراہیم کی ایذا سے باز آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہین اوس سے بچالیا۔ پھر یہ دیکھکر کہ لوگ حضرت ابراہیم پر ایمان لائے۔ اور اون کی قوم کے کچھ لوگ مسلمان ہوگیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اونہین نمرود کے اور اوس کے ساتھیون کی شر سے بچا لیا تھا۔ اور اسی مین حضرت لوط بن ہاران بھی اون پر ایمان لائے یہ حضرت ابراہیم کے بھائی کے بیٹے تھے۔ اور اون کا ایک اور تیسرا بھائی تھا۔ جس کا نام ناحور بن تارح تھا۔ یہ تبویل کا باپ تھا۔ اور تبویل لابان کا باپ تھا۔ اور ابقا کا بھی باپ تھا۔ جو حضرت اسحاق بن ابراہیم کی بی بی اور حضرت یعقوب کی مان تھی۔ اور لابان لیا کا اور راحیل کا باپ تھا جو دونو حضرت یعقوب کی بیبیان تھین۔ اور بی بی سارہ بھی ان پر ایمان لے آئین جو حضرت ابراہیم کے چچا کی بیٹی تھین۔ یعنی ہاران اکبر کی بیٹی نہین جو حضرت ابراہیم کا چچا تھا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ حران کے بادشاہ کی بیٹی تھین۔ غرض وہ حضرت ابراہیم کے ساتھہ اللہ پر ایمان لے آئین۔

حضرت ابراہیم اور اونکے ساتھ کے مومنین کی ہجرت

۱۳۰ حضرت ابراہیم کا مصر کو ہجرت کرنا اور بی بی سارہ کو فرعون کا بلانا۔ اور بی بی ہاجرہ کا اونہین دینا

پھر حضرت ابراہیم کی اور جو لوگ اونکے متبع ہوگئے تھے اون کی یہ رائے ہوئی۔ کہ اپنی قوم کو چھوڑ کر کہین چلے جائین اس لیے اونہون نے وہان سے ہجرت کی۔ اور مصر کو چلے گیے۔ اور وہان اس وقت پہلے فراعنہ مین سے ایک فرعون بادشاہ تھا۔ اوس کا نام سنان بن علوان بن عبید بن عوج بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ وہ ضحاک کا بھائی تھا

جسے اوس نے مصر پر اپنی طرف سے حاکم کر دیا تھا۔ بی بی سارہ بہت خوبصورت اور حسین تھین۔ اور حضرت ابراہیم کی کسی طرح نافرمانی اور عدول حکمی نہین کرتی تھین۔ جب فرعون نے اون کی تعریف و توصیف سنی تو حضرت ابراہیم کو بلایا۔ اور پوچھا کہ جو عورت تیرے ساتھ ہے کون ہے۔ کہا میری بہن ہے جس سے مراد تھی کہ میرے مسلمان ہونے کے لحاظ سے بہن ہے۔ یہ جھوٹ اونہون نے اس لیے کہا تھا۔ کہ اگر وہ انہین اپنی بی بی بتاتے تو اندیشہ تھا کہ کہین فرعون اونہین قتل نہ کر ڈالے۔ فرعون نے اون سے کہا اوسے اچھا لباس پہنا کر میرے پاس بھیجدے۔ حضرت ابراہیم نے اونہین حکم دیا۔ اور اونہون نے اچھے کپڑے پہنے۔ اور فرعون کے پاس روانہ ہوئین۔ جب وہ اوس کے مکان مین گئین تو اوس نے اِن پر ہاتھ ڈالا۔ اور جب حضرت ابراہیم نے اونہین بھیجا تھا تو اوسی وقت سے نماز پڑھنے کو کھڑے ہو گیے تھے۔ جبھی فرعون نے اون پر ہاتھ بڑھایا تبھی اوسے کسی نے زور سے پکڑ لیا۔ بولا کہ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ مین چھوٹ جاؤن پھر تجھے مین کوئی ضرر نہین پہونچاؤن گا۔ اونہون نے دعا کی۔ جس سے وہ چھوٹ گیا۔ پھر اوس نے ہاتھ بڑھایا۔ اور اوسے کسی نے زور سے پکڑ لیا۔ پھر اوس نے کہا دعا مانگ مین تجھے کوئی ضرر نہین پہونچاؤن گا پھر اونہون نے دعا مانگی اور وہ چھوٹ گیا۔ پھر تیسرے بار بھی اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس کی وہ ہی پہلے کی سی حالت گزری۔ اس لیے اوس نے اپنے قریب کے دربان کو بلایا۔ اور بولا کہ تو آدمی کو نہین لایا ہے بلکہ شیطان کو لے آیا ہے اوسے یہان سے نکال اور ہاجرہ کو اوس کے حوالہ کر۔ اس لیے اوس نے انہین نکال دیا۔ اور ہاجرہ کو وہ اپنے ساتھ لے آئین۔ جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ بی بی سارہ آگئین تو اونہون نے سلام پھیرا۔ اور پوچھا کیا

حال گزرا۔ کہا کَفَی اللّٰہُ کَیْدَ الْکَافِرِیْنَ۔ (یعنی اللہ نے مجھے کافرون کے کید سے بچالیا) اور بی بی ہاجرہ کو میری خدمت کے لیے دیا۔

۱۳۱ حضرت ابراہیم کا جھوٹ بولنا

حضرت ابوہریرہ عربون سے کہا کرتے تھے۔ کہ اے نبی ماء السما یہ ہی بی بی ہاجرہ تمہاری مان ہین۔ اور حضرت ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا ہے رسول اللہ نے حضرت ابراہیم نے تین مرتبہ جھوٹ بولا ہے۔ دو مرتبہ تو اللہ کے واسطے ایک مرتبہ تو کہا تھا انی سقیم (مین بیمار ہون) اور دوسری مرتبہ کہا تھا بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا (نہین بلکہ یہ بت جوان سب مین بڑا ہے اوس نے یہ حرکت کی ہوگی) اور تیسری مرتبہ اونہون نے بی بی سارہ کو کہا تھا کہ وہ میری بہن ہے۔ (لیکن اس روایت کی نسبت بہت بڑا کلام ہے۔ ماہرین فن حدیث نے اسے محض غلط بتایا ہے اور ان تینون اعتراضون کی تاویلات دیکھنے کے لیے تفاسیر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے)

حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت اور اونکا مکہ کو لیجانا

۱۳۲ بی بی ہاجرہ کے پیٹ سے حضرت اسمعیل کی ولادت

کہتے ہین کہ ہاجرہ لونڈی بہت خوبصورت تھی۔ اور بی بی ساحرہ کی اولاد نہین ہوتی تھی اور وہ بوڑھی ہوگئی تھین۔ اس لیے بی بی سارہ نے ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کو دے دیا۔ اور کہا کہ اسے لے لو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمہین اس کے ہی پیٹ سے اولاد دیدے۔ پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ سے ہم بستر ہوئے۔ تو اون کے پیٹ سے حضرت اسمعیل پیدا ہوئے۔ اور اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو اوس کے باشندون کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ کیونکہ ایک تو وہ تمہارے ذمی ہونگے۔ اور دوسرے وہ تمہارے رشتہ دار ہونگے

اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ہاجرہ وہین پیدا ہوئی ہین -

۱۳۳ حضرت ابراہیم کا مصر سے شام کو آنا اور سبع کا کنوان -

پہر حضرت ابراہیم فرعون کے خوف سے مصر سے شام کی طرف چلے آئے - اور سرزمین فلسطین کے مقام سبع مین فروکش ہوئے - اور حضرت لوط موتفکہ مین قیام پذیر ہوئے جو سبع سے ایک دن کے فاصلہ پر تھا - اونہین بہی اللہ تعالی نے نبی کیا - حضرت ابراہیم نے سبع مین ایک کنوان اور ایک مسجد بنائی تہی - اور کنوے کا پانی پاک صاف چشمہ کا سا تھا - یہان بہی جب سبع کے باشندون نے حضرت ابراہیم کو ستایا تو وہ اوسے چہوڑ کر چلدیئے - اس کے بعد کنوے کا پانی خشک ہوگیا - اس لیے وہان کے رہنے والے حضرت ابراہیم کے پیچہے آئے - اور کہا کہ آپ لوٹ چلئے - مگر وہ نہ گیے - اور اونکی خوشامد پر اونہون نے اون کو سات بکریان دیدین - اور کہا - کہ جب تم انہین پانی پر لے جاؤگے - تو کنوے مین پانی نکل آئے گا - اور پہر پاک صاف چشمہ ہوجائے گا - تم اوس سے پانی پینا مگر کوئی حائض عورت اوس کا پانی ہاتہ مین نہ لے - وہ بکریان لے کر چلے گیے اور جب پانی پر گیے - تو پانی نکل آیا - وہ اوس سے مدت تک پانی پیتے رہے - ایک مرتبہ ایک حائض عورت نے اوس کا پانی ہاتہہ مین لے لیا - اس سے وہ خشک ہوگیا اور اوس وقت سے اب تک ایسا ہی پڑا ہے - پہر حضرت ابراہیم ایک شہر مین جاکر قیام پذیر ہوئے جو رملہ اور ایلیا کے درمیان تھا اور جسے قطا وقطا کہتے تہے -

۱۳۴ حضرت اسحاق کی ولادت اور سارہ کا ہاجرہ کو نکالنا اور اون کا مکہ کو جانا -

جب حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تو بی بی سارہ کو نہایت ہی رنج ہوا - اس لیے اللہ تعالی نے اونہین بہی ایک بیٹا دیا جس کا نام حضرت اسحاق ہے - اس وقت بی بی سارہ کی عمر ستر برس

کی تھی - اور حضرت ابراہیم ایک سو بیس برس کے تھے - جب اسمعیل اور اسحاق دونو بھائی بڑے ہوئے تو باہم لڑنے جھگڑنے لگے - اس سے بی بی سارہ بی بی ہاجرہ سے غصہ ہوگئین - اور اونہین گھر سے نکال دیا - پھر بلا لیا - پھر اونہین غیرت آئی - اور گھر سے نکال دیا اور قسم کہائی کہ بی بی ہاجرہ کا گوشت کاٹون گی - مگر اون کی آنکھین اور کان تو چھوڑ دئے تاکہ اون کی صورت بری نہ ہوجائے لیکن اون کا ختنہ کر دیا - اسی سے عورتون کا ختنہ کیا جاتا ہے - مگر بعض لوگ کہتے ہین - کہ حضرت اسمعیل چھوٹے تھے اسی وقت بی بی سارہ نے اون کی ماں ہاجرہ کو ازراہ غیرت نکال دیا تھا - اور یہی بات صحیح ہے - اور بی بی سارہ نے اون سے کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ایک شہر مین نہ رہ پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وحی بہیجی کہ وہ مکہ کو جائین اس وقت وہان کسی قسم کے نباتات نہین ہوتے تھے - اس لیے حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل اور اون کی ماں بی بی ہاجرہ کو وہان لائے - اور مکہ مین اونہین دونو کو زمزم کے مقام پر چھوڑ دیا -

۱۳۵ حضرت ابراہیم کا بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو مکہ مین چھوڑ جانا

جب حضرت ابراہیم وہان سے چلدئے تو بی بی ہاجرہ چلائین کہ ابراہیم تمہین کس نے حکم دیا ہے - جو تم نہین ایسی سرزمین مین چھوڑے جاتے ہو جہان نہ تو کھیتی باڑی ہے نہ (جانورون کا) دودہ ہے نہ پانی ہے نہ دانہ ہے اور نہ کوئی بنی آدم ہے - فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے - کہا تو کچھہ پروا نہین - وہ ہمین ضائع نہ ہونے دے گا - جب وہ لوٹ کر چلے - تو کہا اے پروردگار تو جہپی کہلی کو یعنی میرے دل کے رنج کو خوب جانتا ہے - اور کہا - رَبَّنَا اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

یشکرون - ربنا انک تعلم ما نخفی وما نعلن وما یخفی علی اللہ من شیء فی الارض ولا
فی السماء - الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل واسحق ان ربی لسمیع الدعاء
رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی - ربنا وتقبل دعاء - ربنا اغفر لی ولوالدی
وللمومنین یوم یقوم الحساب - (اے ہمارے پروردگار مین نے تیرے معزز گھر کعبہ کے
پاس اس بیابان مکہ مین جہان کھیتی نہین اپنے کچھ اولاد لاکر بسائی ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار یہ
لوگ یہان نمازین پڑہین - تو ایسا کر کہ لوگون کے دل اون کی طرف مائل ہون - اور دوسرے ملکون کی پیداوار
سے انہین روزی دے - تاکہ یہ تیرا شکر کرین - اے ہمارے پروردگار جو مطلب ہم چھپاتے ہین
اور جو ظاہر کرتے ہین تجھکو سب معلوم ہین - اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہین رہتی نہ زمین مین اور نہ آسمان مین
خدا کا شکر ہے - جس نے مجھکو باوجود بوڑہاپے کے اسماعیل اور اسحاق دو بیٹے عنایت کئے - کچھ
شک نہین کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے - اے میرے پروردگار مجھکو توفیق دے کہ مین نماز پر تیار
رہون - اور نہ صرف مجھکو بلکہ میری اولاد کو بھی - اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما -
اے ہمارے پروردگار جس دن اعمال کا حساب ہونے لگے مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سب
ایمان والون کو بخش دیجو)

۱۳۶ چاہ زمزم اور سعی صفا و مروہ کی اصل وجہ

پھر جب حضرت اسمعیل پیاسے ہوئے - تو اپنے
پانون زمین پر مارنے لگے - اس کو دیکھکر بی بی ہاجرہ بہت پریشان ہوئین اور پانی کی تلاش مین
نکلین - اور کوہ صفا پر چڑہین کہ وہان سے کچھ دیکھین - مگر اونہین کہین کچھ (پانی) نہ دکھائی
دیا - پھر وہ نیچے گھاٹی مین اُتر آئین - اور دوڑین یہان تک کہ کوہ مروہ پر آئین - اور اس پر
پانی کو دیکھنے کے لیے چڑہین - مگر کچھ دکھائی نہ دیا - ایسے ہی اونہون نے سات مرتبہ کیا
اب جان لو کہ یہی صفا و مروہ کی سعی اور دوڑنے کی اصل وجہ ہے - پھر وہ حضرت اسمعیل کے

پاس آئین جو زمین پر اپنے دونون پانون مار رہے تھے - اور وہان سے ایک چشمہ
پھوٹ نکلا تھا - جسے آب زمزم کہتے ہین - بی بی ہاجرہ نے یہ دیکھکر ہاتھ سے زمین کھودی
کہ پانی نکلے - اور جتنا پانی نکلتا گیا اوسے جمع کرتی گئین - اور اپنے سقابہ مین بھرتی گئین
راوی کہتا ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی بی بی ہاجرہ پر رحم کرے - اگر وہ
اس پانی کو ایسے ہی چھوڑ دیتین - تو یہ ایک سیال چشمہ ہوجاتا - مگر اون کے اس پانی کے
جمع کرنے سے وہ کنوا ہی رہ گیا -

۱۲۷ حضرت اسمعیل کا جرہم سے عربی سیکھنا اور عرب المتعربہ

اور نبی جرہم اس وقت مکہ کے قریب کسی وادی مین تھے
اور جب پرندون نے مکہ مین پانی دیکھا تو وہ یہان آنے
جانے لگے - جب یہ نبی جرہم کو معلوم ہوا - کہ یہان پرندے آتے جاتے ہین - تو اونہون
نے کہا کہ پرندون کی آمد و رفت بجز اس کے نہین ہوسکتی کہ یہان پانی ہو - اس لیے وہ لوگ
بی بی ہاجرہ کے پاس آئے - اور کہا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم تمہارے پاس آجائین
تمہارا بھی ہم سے دل بہلے گا - اور ہمارا بھی تم سے دل خوش ہوگا - اور اس پانی پر ہم
قبضہ نہ کرین گے - بلکہ یہ پانی تمہارا ہی رہے گا - وہ بولین اچھا - اس سے وہ لوگ
اون کے پاس چلے آئے - پھر جب حضرت اسمعیل جوان ہوگئے - اور بی بی ہاجرہ کا
انتقال ہوگیا - تو حضرت اسمعیل نے جرہم کی ایک لڑکی سے شادی کرلی - اور اون سے
عربی بولنا سیکھا - پھر وہ اور اون کی اولاد سب عربی بولنے لگی - اسی لیے یہ
لوگ جو حضرت اسمعیل کی اولاد مین ہوئے عرب المتعربہ (یعنی بنے ہوے عرب) کہلاتے
ہین -

۱۲۸ حضرت ابراہیم کا مکہ جانا اور حضرت اسمعیل کا جرہمی بی بی کو طلاق دینا

پھر حضرت ابراہیم نے بی بی سارہ

سے بی بی ہاجرہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ اور اونہون نے اس شرط پر اجازت دی۔ کہ وہ وہان ٹہیرین نہین۔ یہان جب حضرت ابراہیم آئے تو بی بی ہاجرہ کا انتقال ہوچکا تھا۔ وہ حضرت اسمعیل کے مکان پر گیے اور اون کی بی بی سے کہا۔ کہ تیرا شوہر کہان ہے۔ بولی کہ یہان نہین ہے شکار کرنے گیا ہے۔ حضرت اسمعیل کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ حرم سے باہر شکار کہیلنے جایا کرتے تھے۔ پھر لوٹ آتے تھے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ کچھہ کہانا ہو تو میرے لیے لاوہ بولی کہ میرے پاس تو کچھہ نہین ہے۔ مین تمہین نہین کہلاتی میرے پاس کوئی آدمی بھی نہین ہے۔ (جو تمہاری ضیافت کا بندوبست کرے) حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تیرا شوہر آجائے تو اوس سے میرا سلام کہنا۔ اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال (یعنی اس بی بی کو طلاق دیکر دوسرے کرلے) پھر حضرت ابراہیم واپس چلے گیے اور حضرت اسمعیل مکان پر آئے۔ تو باپ کی خوشبو پائی۔ اس لیے اپنی عورت سے پوچھا۔ کیا کوئی آدمی یہان آیا تھا۔ کہا ایسا ایسا ایک بڈہا یہان آیا تو تہا۔ اور ایسے الفاظ کہے جس سے اون کی حقارت پائی جاتی تہی۔ اونہون نے پوچھا کہ تجھ سے کیا کہہ گیا کیا یہ کہہ گیا۔ کہ اپنے شوہر سے سلام کہنا۔ اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال۔ یہ سنتے ہی اونہون نے اوسے طلاق دیدی۔ اور دوسری بی بی کرلی۔

۱۳۹ حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل سے ملنے کو آنا

پھر حضرت ابراہیم ایک مدت تک بی بی سارہ کے پاس رہے جتنی کہ خدا کو منظور تھی۔ پھر سارہ سے حضرت اسمعیل کے ملنے کی اجازت لی۔ اونہون نے اس شرط پر اجازت دی کہ وہان قیام نہ کرین۔ پھر حضرت ابراہیم آئے اور حضرت اسمعیل کے دروازہ پر گیے۔ اور اون کی بی بی سے کہا کہ تیرا شوہر کہان ہے کہا شکار کو گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ابھی آتا ہوگا۔ خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ یہان ٹہیرئے۔ کہا کیا تو مجھے

کچھہ کھلائے گی۔ کہا بے شک۔ پوچھا کہ تیرے پاس روٹی گیہون جو یا کھجورین ہین۔ راوی کہتا ہے کہ پھر وہ اون کے لیے دودہ اور گوشت لیکر آئی۔ تو اونہون نے دعا دی کہ ان دونو چیزون مین خدا برکت دے۔ اگر وہ اس وقت روٹی جو گیہون یا کھجور لیکر آتے۔ تو جتنی اللہ تعالیٰ کی زمین ہے اوس سب سے یہان یہ چیزین بہت ہوا کرتین۔ (مگر پروردگار کو ایسا ہی منظور تہا) پھر اوس نے کہا۔ کہ آپ اُترئے تو مین آپ کا سر دہوؤن۔ مگر وہ نہ اُترے اس لیے وہ اوسی مقام پر برتن لے کر آئی۔ اور اوسے حضرت ابراہیم کے دہنے جانب کو رکہا۔ اور حضرت ابراہیم نے اپنا پیر اوس مین رکہدیا۔ اور اون کے قدم کا اثر اوس پر پڑ گیا پھر اوس نے اون کا سر دہنے طرف سے دہو دیا۔ پھر بائین جانب کو آئی۔ اور ادہر بہی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تیرا شوہر آئے تو اوس سے میرا سلام کہنا۔ اور کہنا کہ تیرے دروازہ کی دہلیز اچھی ہے۔ پھر جب حضرت اسمعیل آئے اور باپ کی خوشبو پائی (یعنی اون کا اثر محسوس کیا) اور اپنی بی بی سے پوچھا۔ کہ کیا کوئی یہان آیا تھا۔ کہا۔ کہ ایک بزرگ یہان تشریف لائے تہے جن کا چہرہ تمام آدمیون سے بہتر اور اون کی خوشبو سب کی خوشبوؤن سے اچھی تھی۔ اونہون نے مجھ سے ایسے ایسے ارشاد کئے۔ اور مین نے اون سے ایسے ایسے عرض کیا۔ اور مین نے اون کا سر دہویا اور یہ اون کے قدم کی جگہ ہے۔ اور وہ تمھین سلام کہہ گئے ہین اور فرما گئے ہین کہ تمہاری دروازہ کی دہلیز اچھی ہے۔ حضرت اسمعیل نے کہا۔ کہ یہ حضرت ابراہیم تہے۔

۱۴۰ زمزم کی دوسری روایت اور یہ بہی کہتے ہین۔ کہ یہ زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل نے نکالا ہے۔ وہ اوس وقت جب کہ بی بی ہاجرہ دوڑتی پہرتی تھین تو اون کے پاس آئے جب بی بی ہاجرہ نے اون کی آہٹ سنی۔ تو اون سے کہا۔ کہ تم نے میری بات تو سن لی

ہے۔ میری فریاد کو پہونچیئے۔ نہین تو مین اور جو میرے ساتھ ہے دونو مر جائین گے۔ اس لیے حضرت جبرئیل زمزم کے مقام پر آئے۔ اور ایک لات ماری جس سے ایک چشمہ نکل کھڑا ہوا۔ اور بی بی ہاجرہ اپنی مشک مین پانی بھرنے لگین۔ اونہون نے کہا کہ اب پیاس کا کچھ اندیشہ نہین ہے۔

بیت الحرام مکہ کی تعمیر

۱۴۱ حضرت ابراہیم و اسمعیل کا خانہ کعبہ کو بنانا کہتے ہین کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بیت الحرام کے بنانے کا حکم دیا۔ مگر وہ اپنی طاقت کو دیکھکر حیران رہ گئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اون پر سکینہ کو بھیجا۔ یہ سکینہ ایک خنجوج ہوا تھی۔ خنجوج اوس ہوا کو کہتے ہین جو دھیمی دھیمی چلے۔ اوس کے دو سر تھے۔ اوس کے ساتھ حضرت ابراہیم چلے۔ اور چلتے چلتے اوس مقام پر آئے۔ جہان خانہ کعبہ ہے۔ یہان آکر وہ ہوا ایسی گول ہو گئی جیسی ڈہال گول ہوتی ہے۔ پھر جہان وہ ہوا ٹھیری اوس جگہہ حضرت ابراہیم کو مکان بنانے کا حکم ہوا اور اونہون نے مکان بنایا۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی شے ایسی بھیجی تھی جیسے ابر ہوتا ہے اوس کا سر تھا۔ اوس نے آکر حضرت ابراہیم سے باتین کین۔ اور کہا ابراہیم وہان مکان بنا جہان میرا سایہ ہے یا اتنا بڑا بنا جتنا مین ہون۔ اس سے اوس مکان کو نہ تو زیادہ کر اور نہ کم کر۔ اس پر اونہون نے وہ مکان بنا دیا۔ یہ دونو قول حضرت علی سے منقول ہین۔ مگر سدی کا قول ہے۔ کہ حضرت جبرئیل نے بیت کا مقام آکر بتایا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم مکہ کو آئے۔ اور جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ زمزم کے پاس حضرت اسمعیل اپنا تیر بنا رہے ہین۔ کہا اسمعیل اللہ تعالیٰ نے

مجھے اپنے واسطے ایک بیت کے بنانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسمعیل نے کہا۔ تو پروردگار کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیئے۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ تجھ کو بھی اللہ نے میری مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہا تو مین بھی موجود ہون۔ اور اُٹھ کر اون کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر حضرت ابراہیم تو مکان بنانے لگے۔ اور حضرت اسمعیل اونہین پتھر لا لا کر دینے لگے۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ کوئی اچھا پتھر لاؤ۔ تو مین اوسے رکن کے طور پر زاویہ کی جگہ قایم کرون جو لوگون کے لیے علامت ہو۔ اس پر جبل ابوقبیس سے آواز آئی کہ میرے پاس تجھے دینے کے لیے امانت رکھی ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے اونہین حجر اسود کی آکر خبر دی تھی۔ پھر اونہون نے اوس پتھر کو لیا اور اپنے موقع پر رکھدیا۔ اور یہ دونو جب مکان بناتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (اے پروردگار ہمارے تو ہماری طرف سے یہ نذر قبول فرما کہ تو سب کی سنتا اور سب کی نیتون کو جانتا ہے) جب وہ عمارت بلند ہو گئی۔ اور حضرت ابراہیم کو پتھر اٹھانا مشکل ہو گیا۔ تو وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے۔ وہ ہی مقام ابراہیم ہے۔ وہان پر وہ اونہین پتھر دیتے تھے۔

۱۴۲ حضرت ابراہیم کا مناسک حج سب کو بتانا جب حضرت ابراہیم تعمیر بیت سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ لوگون کو وہان حج کرنے کے لیے اذان دین۔ حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اے رب میری آواز کہان تک جاے گی۔ کہا۔ تو اذان تو دے۔ اوس کا پہونچانا میرے ذمہ ہے۔ اس واسطے اونہون نے اذان دی کہ لوگو اللہ تعالی نے بیت العتیق کا حج کرنا تم پر فرض کیا ہے۔ یہ آواز آسمان زمین مین جتنی چیزین ہین یہان تک کہ اصلاب الرجال اور ارحام النسا تک پہونچ گئی۔ اور جنہین اللہ تعالی جانتا تھا کہ فلان فلان

شخص قیامت تک حج کرین گے اون سب مومنین نے اوس کا جواب دیا - اور کہا
لبیک لبیک (حاضر ہین حاضر ہین) پھر وہ ترویہ یعنی پانی لانے کے واسطے حضرت اسمعیل
کو لیکر نکلے - اور منی مین آکر وہ اور جو اون کے ساتھ مسلمان تھے سب اُترے - اور وہان
ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز پڑہی - پھر صبح تک سو رہے - اور صبح کی نماز بہی اون کے ساتھ
پڑہی - پھر عرفہ کو گیے - اور وہان اتنی دیر تک ٹہیرے رہے - کہ آفتاب نیچے جہک
گیا - وہان ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑہی - پھر عرفہ سے موقف کی طرف گیے کہ جس پر امام
کہڑا ہوا کرتا ہے - پھر وہ اراک پر کہڑے ہوئے - پھر جب آفتاب غروب ہوگیا - تو خود
بہی وہان سے مزدلفہ کو چلے - اور اپنے ساتھ کے لوگون کو بہی لے چلے - وہان مغرب
وعشا کی نمازین ملا کر پڑہین - پھر وہان خود اور اون کے ساتھ کے آدمی سب سو رہے -
اور جب صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑہی - پھر روشنی نکلنے تک قزح (پہاڑی) پر ٹہیرے
رہے - بعد ازان وہ اپنے لوگون کو لے کر چلے - اس وقت وہ اونہین دکہاتے اور
بتاتے جاتے تہے - کہ وہان کیا کیا کرین پہر اونہون نے کنکریان پھینکین - اور اونہین
قربان گاہ دکہائی - پھر وہان قربانی کی - اور بال مونڈوائے اور بتایا کہ کیسے
طواف کرتے ہین - پھر منی کی طرف لوٹ کر آئے - تاکہ اونہین کنکریان پھینکنے کا طریق
دکہادین پھر وہ حج سے فارغ ہوگیے - اور نبی صلعم سے یہ بہی روایت آئی ہے - کہ حج
کرنے کے طریق جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو بتائے تہے - اور حضرت ابن عمر نے
نبی صلعم سے روایت کی ہے - کہ یہ بیت جس طرح پر کہ حضرت ابراہیم نے بنایا تہا
اوسی طرح پر اوس وقت تک چلا آیا تہا - کہ جب مولد نبی صلعم کو پینتیس[۳۵] سال گزر چکے
تہے - اس وقت قریش نے اوسے از سر نو بنایا - جس کا ذکر ہم انشاالله تعالی آگے

چلکر کرین گے۔

قصہ ذبح

۱۴۳ حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کے ذبیح ہونے مین اختلاف۔

پچھلے مسلمانون کا ذبیح کی نسبت اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ ذبیح حضرت اسمعیل ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ حضرت اسحاق ہین۔ اور یہ دونو قول نبی صلعم سے مروی ہین اگر اون مین ایک کی صحت پر یقین ہو جاتا تو ہم دوسری کو نقل نہ کرتے۔ مگر چونکہ یقین نہین ہی اس لیے دونو قول نقل کرنا پڑے ہین۔ وہ حدیث جس سے حضرت اسحاق کا ذبیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ احنف نے عباس بن عبد المطلب سے اور اونہون نے نبی صلعم سے اوس حدیث مین جس مین وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اور ہمنے بڑی قربانی کو اوسکا فدیہ دیا) کا تذکرہ ہے بیان کیا ہے۔ کہ وہ حضرت اسحاق ہین۔ اور راوی اس حدیث کا حضرت عباس تک سلسلہ لے گیا ہے اور اوسے مرفوع نہین کیا ہے۔ اور دوسری حدیث جس مین حضرت اسمعیل ذبیح پائے جاتے ہین صنابحی سے مروی ہے۔ اوس نے کہا ہے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ وہان کچھ ذبیح کی نسبت ذکر ہوا۔ تو حضرت معاویہ نے کہا۔ کہ مجھے یہ بات معلوم ہے۔ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس تھے۔ وہان ایک شخص آیا کہا یا رسول اللہ آپ کو اے ابن الذبیحین اللہ تعالی نے جو کچھ دیا ہے۔ اوس مین سے مجھے بھی دیجئے اس پر حضرت صلعم ہنس پڑے۔ کسی نے حضرت معاویہ سے پوچھا۔ کہ یہ دونو ذبیح کون ہین۔ کہا عبد المطلب نے یہ نذر مانی تھی۔ کہ اگر چاہ زمزم کا کھودنا اون کے لیے آسان ہو جاے تو وہ اپنے ایک بیٹے کو قربانی کے طور پر

ذبح کرین گے۔ بعدازان قرعہ عبداللہ کے نام پر پڑا جو نبی صلعم کے والد ماجد تھے جن کے عوض مین عبدالمطلب نے سو اونٹ فدیہ دئے تھے۔ اور جس کا ذکر ہم انشا اللہ تعالیٰ آگے چلکر کرینگے۔ اور دوسرے ذبیح حضرت اسمعیل ہین۔

وہ لوگ جو حضرت اسحاق کو ذبیح بتاتے ہین

۱۴۴ وہ لوگ جن کی راے مین حضرت اسحاق ذبیح ہین اور ذبح کے وقت شیطان کا بہکانا

عکرمہ عبداللہ بن مسعود کعب بن سابطہ ابن ابی الہذیل اور مسروق نے جو روایتین بیان کی ہین اون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب علی عباس بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن عباس کے نزدیک ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہین۔ عمرو بن ابی سفیان بن ابی رشید بن ابی جاریۃ الثقفی نے کعب سے نقل کیا ہے۔ کہ اونہون نے حضرت ابوہریرہ سے کہا۔ کہ مین تمھین کچھ حضرت اسحاق بن ابراہیم کا حال سناؤن۔ کہا ہان۔ کعب نے کہا۔ کہ جب حضرت ابراہیم کی راے ہوئی۔ کہ حضرت اسحاق کو ذبح کرڈالین۔ تو شیطان نے کہا۔ واللہ اگر مین نے اس وقت آل ابراہیم کو فتنہ مین نہ ڈالا۔ تو پھر اس کے بعد کبھی اون مین سے کسی کو فتنہ مین نہ ڈالونگا۔ پھر ایسے ایک شخص کی صورت بنا کہ جسے وہ لوگ جانتے تھے اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم حضرت اسحاق کو لیکر چلے تو وہ بی بی سارہ زوجہ ابراہیم کے پاس آیا۔ اور پوچھا۔ کہ ابراہیم صبح ہی صبح اسحاق کو کہان لے گیا ہے۔ کہا کوئی اون کا کام ہوگا۔ کہا نہین وہ اوسے اس واسطے لے گیا ہے کہ ذبح کرڈالے۔ بی بی سارہ نے کہا کوئی اپنی اولاد کو ذبح نہین کیا کرتا شیطان نے کہا۔ ہان وہ تو کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہو کہ اوسے اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ اس پر بی بی سارہ نے کہا۔ کہ اگر وہ اپنے رب کی

اطاعت کرتا ہے تو بہت ہی اچھا کام کرتا ہے۔ اس کے بعد شیطان نکلکر حضرت اسحاق کے پاس گیا۔ جو اس وقت باپ کے ساتھ جا رہے تھے۔ اون سے کہا۔ کہ ابراہیم تجھے ذبح کرنے کو لیجاتا ہے۔ حضرت اسحاق نے کہا۔ کہ وہ ایسا کبھی نہ کرین گے۔ کہا ہان وہ ایسا ہی کرے گا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ خدا نے اوسے ایسا حکم دیا ہے۔ تو حضرت اسحاق نے کہا۔ کہ اگر خدا تعالی نے حکم دیا ہے تو بے شک اونہین اوس کی اطاعت کرنا چاہیئے۔ اس لیے شیطان نے اونہین بھی چھوڑ دیا۔ اور حضرت ابراہیم کے پاس آیا پوچھا کہ تو اپنے بیٹے کو کہان لیے جاتا ہے۔ کہا مین اپنے کچھ کام کو لیے جاتا ہون۔ کہا نہین تو تو اوسے ذبح کرنے کو لیے جاتا ہے۔ کہا۔ کیون۔ کہا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے خدا نے اس کام کا حکم دیا ہے۔ اس پر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے تو مین ضرور اوس کی تعمیل کرون گا۔ پھر حضرت ابراہیم نے حضرت اسحاق کو پکڑا۔ کہ اونہین ذبح کر ڈالین۔ مگر اللہ تعالی نے اونہین بچا دیا۔ اور اون کے عوض ایک بڑا قدیہ ذبح کے لیے بھیجدیا۔ اور اللہ تعالی نے حضرت اسحاق پر وحی بھیجکر کہا۔ کہ مین تجھے ایک دعا بتاتا ہون اوسمین جو تو مجھ سے مانگے گا مین اوسے قبول کرون گا۔ حضرت اسحاق نے کہا۔ کہ اے اللہ جو بندہ اولین و آخرین مین سے تیرے پاس ایسا آوے کہ اوس نے شرک نہ کیا ہو تو تو اوسے جنت مین داخل کر دے۔

۴۵ حضرت ابراہیم اسحاق یعقوب کی عزت عمیر بن عبید نے کہا ہے۔ کہ حضرت موسی نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ لوگ کیون کہا کرتے ہین۔ ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا یعقوب کا خدا یہ عزت اونہین کیونکر ملی ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ کہ ابراہیم نے میرے خلاف کبھی کوئی کام نہین کیا۔ جو کام کیا اوسمین میری مرضی مقدم سمجھی۔ اور اسحاق نے ذبح کے لیے

اپنی جان تک دیدی - باقی اور چیزون کا تو کیا ذکر ہے - اوس مین تو وہ بہت بڑا سخی ہے - اور یعقوب پر جتنی مین نے مصیبت زیادہ ڈالی - اوس کا حسن ظن اوسی قدر میرے ساتھ زیادہ ہوتا رہا -

وہ لوگ جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین

۱۴۶ جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین اونکی دلائل

سعید بن جبیر یوسف بن مہران شعبی مجاہد اور عطا بن رباح سب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے - کہ ذبیح حضرت اسمعیل ہین - اور کہا ہے کہ یہودی کہتے ہین - کہ ذبیح حضرت اسحاق ہین - مگر وہ جھوٹے ہین - اور ابو الطفیل شعبی مجاہد حسن اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسمعیل ہین - اور شعبی نے تو یہان تک کہا ہے - کہ مین نے کعبہ مین (جو اون کے بجاے مینڈھا فدیہ مین دیا گیا تھا اوس) مینڈھے کے سینگ بھی دیکھے ہین - محمد بن کعب کا بیان ہے - کہ حضرت ابراہیم کو اون کے دو نو بیٹون مین سے جس کے ذبح کا حکم اللہ تعالی نے دیا تھا وہ حضرت اسمعیل ہین - اور جہان حضرت ابراہیم کا اور اس بات کا قرآن شریف مین بیان آیا ہے - کہ اونہین اللہ تعالی نے اون کے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت اسمعیل تھے - اور یہ اسطرح ثابت ہوتا ہے - کہ جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کے دو نو بیٹون مین سے اوس بیٹے کا ذکر کر دیا جس کو ذبح کرنے کا حکم تھا تو اوس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ (اور ہم نے ابراہیم کو ایک اور فرزند اسحاق کے پیدا ہونے کی بھی خوشخبری دی تھی - اور کہدیا تھا کہ وہ پیغمبر اور ہمارے نیک بندون مین سے ہونگے

اور فرمایا ہے - وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ - وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (اور ہمنے اون کو پہلے اسحاق کے اور اسحاق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی) اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اسحق کے ذبح کا حکم نہین دیا تھا - بلکہ اللہ تعالی نے اونکی نسبت (وعدہ کیا تہا وعدہ کے پورا ہونے سے پیشتر ذبح کا حکم کیونکر دیا جاسکتا تھا) اس لیے جس کا حکم ذبح کے لیے دیا تھا وہ حضرت اسمعیل ہی تھے - اس بات کا ذکر جب محمد بن کعب نے عمر بن عبد العزیز کے سامنے کیا - جو (خلفاے امیہ مین سے) ایک خلیفہ تھا - تو اوس نے کہا - کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو مجھے نہین معلوم تہی - مگر اب تیری بات سن کر مجھے معلوم ہو گیا کہ یہی بات صحیح ہے -

وہ سبب جس سے کہ حضرت ابراہیم کو ذبح کا حکم ہوا - اور ذبح کا حال

۱۴۷ ذبح کا سبب کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا اس لیے حکم دیا تھا - کہ اونہون نے اللہ تعالی سے اونہین ایک بیٹا عنایت فرمانے کی دعا مانگی تہی - اور کہا تہا رب هب لی من الصالحین (اے میرے پروردگار مجھکو ایک فرزند عنایت فرما جو نیک لوگون مین سے ہو) پہر جب فرشتون نے ایک بڑے بردبار لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو حضرت ابراہیم نے کہا - تو اوسے مین اللہ کے واسطے ذبح کرونگا - پہر جب بیٹا پیدا ہوا - اور اونکے ساتھ ساتھ چلنے پہرنے لگا - تو کسی نے اون سے کہا - کہ جو نذر تم نے مانی تہی اوسے پوری کیجئے - یہ اون لوگون کا قول ہے جو ذبیح حضرت اسحاق کو بتاتے ہین - اور اس قول کے قائل کا خیال ہے - کہ یہ واقعہ ملک شام مین اوس مقام کا ہے جو ایلیا سے دو میل پر ہے - لیکن جو لوگ کہ اسمعیل کو

ذبیح بتاتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ واقعہ مکہ مین ہوا تھا۔

۱۴۸ ابلیس کا حضرت ابراہیم وغیرہ کو بہکانا مگر بے سود۔

محمد بن اسحاق کہتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کا حکم ہوا تو اونہون نے اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ چھری اور رسی لے کر میرے ساتھ چل۔ اس گھاٹی کو ہم تیرے گھر کے لیے لکڑیان بیننے چلتے ہین۔ جب وہ چلے تو راستہ مین اونہین ابلیس ملا۔ کہ اس کام سے اونہین باز رکھے اونہون نے کہا۔ کہ عدو اللہ میرے پاس سے ہٹ جا۔ واللہ مین اللہ کا حکم بجا لاکر رہون گا پھر وہ حضرت اسمعیل کے سامنے آیا۔ اور اونہین بتایا کہ حضرت ابراہیم اونہین اس غرض سے لیے جاتے ہین کہ بجان و دل مین خدا کے کام کے لیے موجود ہون۔ پھر ابلیس بی بی ہاجرہ کے پاس گیا۔ اور اون کو بھی یہ حال بتایا۔ کہا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا ہی ہے تو دل و جان سے مین اللہ کے لیے حاضر ہون۔ اس سے وہ غصہ ہو کر لوٹ گیا۔ اور اوسے کچھ حاصل نہ ہوا۔

۱۴۹ حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل کو ذبح کے لیے لیجانا اور بیٹے کا باپ کی اطاعت کرنا اور خدا تعالیٰ کا اون کے بجائے فدیہ بھیجنا

پھر حضرت ابراہیم گھاٹی مین پہونچے جسے شعب ثبیر کہتے ہین وہان جاکر بولے کہ بیٹے مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا مین تجھے ذبح کرتا ہون۔ اب تو کیا کہتا ہے کہا۔ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (اے باپ کر جو تجھے حکم ہوا ہے انشاء اللہ تو مجھے صابر پائے گا) پھر اونہون نے اون سے کہا۔ اے باپ اگر آپ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہین تو میرے ہاتھ پانون رسی سے باندھ دیجئے۔ تاکہ آپ پر میرا خون اڑکر نہ گرے۔ جس سے میرا اجر کہین کم نہ ہو جائے۔ کیونکہ موت بڑی سخت چیز ہے (جان نکلتے وقت ایسے ادب و تعظیم کا خیال نہین رہ سکتا)

اور چھری کو بھی تیز کر لیجئے تاکہ (بے ضرورت) تکلیف نہ ہو اور جب آپ مجھے گرائین تو اوندھے منہ گرائیے۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے۔ کہ جب آپ میرا منہ دیکھین گے تو آپ کو رحم آجائے گا۔ اور پھر اللہ کا حکم کیسے پورا ہوگا۔ اور اگر آپ کو یہ منظور ہو۔ کہ میرا قمیص میری ماں ہاجرہ کو تسلی کے لیے جاکر دیدین تو بہت بہتر ہے۔ اس پر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ میرے بیٹے تو تو اللہ کے کام کے واسطے میرا بہت ہی اچھا معین و مددگار نکلا۔ پھر اونہین جیسے اونہون نے کہا تھا اوسیطرح باندھا اور اپنی چھری تیز بھی کرلی۔ اور اونہین اوندھے منہ گرایا۔ پھر چھری کو اون کی گردن پر رکھا۔ مگر اللہ تعالی نے چھری کی پٹھہ پھیر دی اور حضرت ابراہیم نے چھری کو چلایا۔ کہ اپنا کام پورا کردین۔ اس پر ایک آواز آئی کہ ابراہیم تو نے اپنی خواب سچی کر دکھائی۔ تیرے بیٹے کے بدلے یہ ذبیحہ ہم بھیجتے ہین اسے ذبح کردے۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے اس وقت بیٹے کی گردن پر پیتل کا ایک پترا رکھدیا تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ اس وقت جنت کا ایک مینڈھا اون کے پاس آگیا تھا۔ جو وہان چالیس خریف برابر چرتا رہا تھا۔ کوئی یہ بھی کہتے ہین کہ وہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربانی کیا تھا۔ اور حضرت علی کہتے ہین۔ کہ اوس مینڈھے کے سینگ ملے ہوئے آنکھین بڑی بڑی اور سپید رنگ تھا۔ اور حسن کہتے ہین۔ کہ حضرت اسمعیل کے عوض ایک بارہ سنگھا ثبیر کی گھاٹی سے آگیا تھا اور کوئی اس واقعہ کا ہونا مقام ابراہیم مین بتاتے ہین اور کوئی کہتے ہین کہ منیٰ کی قربان گاہ مین یہ واقعہ ہوا تھا۔

وہ باتین کہ جن کا اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے امتحان لیا

۱۵۰ قرآن شریف مین جو حضرت ابراہیم کے حق مین کلمات کا لفظ آیا ہو اوسکے معنی حب اللہ تعالی نے حضرت

ابراہیم کو نمرود کے معاملہ مین جانچ لیا اور بامید منفعت اونہون نے اپنے بیٹے کے ذبح مین بھی دریغ نہ کیا۔ اور یہ امتحان بھی ہوچکا تو پھر اللہ تعالی نے اونہین اون کلمات سے جانچا جس کی خود اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ کہ اون کلمات سے حضرت ابراھیم کا امتحان لیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (جب ابراہیم کو اون کے پروردگار نے چند باتون مین آزمایا تو اونہون نے اون کو پورا کر دکھایا) بڑے بڑے علمائے سلف کا ان کلمات کے معانی مین اختلاف ہے اللہ تعالیٰ کے قول وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ کی نسبت جو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اوس مین حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ اس دین کے معاملہ مین کسی ایسے شخص کا امتحان بجز حضرت ابراہیم کے نہین ہوا جو پورا نکلا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓی (یعنی حضرت ابراہیم ہی ایسے ہین جنہون نے حق بندگی پورا پورا ادا کیا ہے) اور وہ کہتے ہین۔ کہ یہ کلمات دس تو سورہ برات مین ہین اور وہ ہین اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ (وہ نیک لوگ ہین توبہ کرنے والے عبادت گزار خدا کی حمد وثنا کرنے والے خدا راہ مین سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے لوگون کو نیک کام کی صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور اللہ نے جو حدین باندھ دی ہین اونکے نگاہ رکھنے والے (اور ایک جس کا اوپر کی آیتون مین بیان نہین ہوا اللہ کے راستہ مین لڑنے والے) اور دس سورہ احزاب مین ہین۔ اور وہ یہ ہین اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِیْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِیْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِیْنَ

وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا
وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا۔ (بے شک مسلمان مرد اور مسلمان
عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راست گو
مرد اور راست گو عورتین اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے
مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور
روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد
اور حفاظت کرنے والی عورتین اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور خدا کو یاد کرنے والی عورتین
ان سب کے لیے اللہ نے ان کے کیے کا صلہ یعنی گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے۔ اور معافی
کے علاوہ بڑے بڑے اجر ہین۔) اور دس سورہ مومنون مین ہین۔ اور وہ اوس سورۃ کے
اول سے لیکر والذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون تک ہین اور وہ یہہ ہین قَدْ أَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ
يُحَافِظُونَ۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
(یعنی ایمان والے مراد کو پہونچ گیے وہ جو اپنی نمازین عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتون کی طرف رخ نہین کرتے
اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے اور وہ جو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرتے۔ مگر اپنی بیبیون یا اپنے ہاتھ کے مال
یعنی لونڈیون سے کہ اسمین اون پر کچھ الزام نہین۔ لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہون تو وہ ہی لوگ
حد سے باہر نکلے ہوئے ہین۔ اور وہ جو اپنی امانتون اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہین۔ اور وہ جو

اپنی نمازون کے پابند ہین - یہی لوگ وارث ہین یعنی بہشت برین کے وارث ہونگے اور اوس مین ابدالاباد تک رہین گے) اور اور لوگ کہتے ہین کہ ان کلمات سے مراد دس خصلتین ہین - طاوس وغیرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کلمات سے مراد دس باتین ہین - اون مین سے پانچ باتین تو سر مین ہین - مونچھون کا کتروانا - غرغرہ ناک صاف کرنا - مسواک کرنا - اور مانگ نکالنا - اور پانچ باقی جسم مین ہین - ناخن کاٹنا - عورت - مرد کا ختنہ - بغل کا صاف کرنا - اور آبدست لینا اور کچھ اور لوگ ہین جو اونہین مناسک حج بتاتے ہین - اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اوس کی تائید مین پیش کرتے ہین اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (مین تجھے انسانون کے لیے امام بناؤن گا) یہہ ابوصالح اور مجاہد کا قول ہے اور کچھ اور لوگ ہین جو اونہین چھہ قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اون سے مراد ستارہ چاند سورج - آگ - ہجرت - اور ختنہ کرنا - اور بیٹے کا ذبح کرنا ہے - یہ حضرت حسن کا قول ہے - وہ کہتے ہین - کہ اللہ نے اونہین اس لیے جانچا تھا - کہ اپنے پروردگار کو جان جائین - کہ وہ دایم ولازوال ہے (اور اونہون نے اپنا رخ اوسی ذات پاک کی طرف کرلیا جس نے آسمان زمین کو بنایا ہے) اور اپنے وطن سے ہجرت کی - اور اپنے بیٹے کے ذبح کا ارادہ کیا - اور اپنا ختنہ کرایا - اور اور بھی ایسی ہی بہت سی باتین لوگ کہتے ہین - کہ جن کی اس مختصر تاریخ مین بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے - یہ بھی ہمنے اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ ہماری کتاب اوس سے خالی نہ رہنا چاہیے -

اللہ کا دشمن نمرود اور اوس کی ہلاکت

۱۵۱ نمرود کا گدہون کو صندوق مین باندہ کر آسمان کو اڑنا

اب ہم اللہ کے دشمن نمرود کے

حال کی طرف رجوع کرتے ہین - کہ اوس نے جو کچھہ دنیا مین کیا اور اللہ تعالی کے ساتھ سرکشی کی اور اللہ نے اوسے مہلت دی اوس کا انجام کیا ہوا - یہی شخص دنیا مین سب سے اوّل جبار و سرکش ہوا ہے - اوس نے جو حضرت ابراہیم کو جلایا تہا اوس کا ذکر تو ہم اوپر لکھہ چکے ہین - اوسکے بعد اوس نے حضرت ابراہیم کو اپنے شہر سے نکال دیا اور اون کے خدا کو ڈہونڈہ کر لانے کی قسم کہائی - گدہون کے چار بچے لیے اور اونہین گوشت کہلا کہلا کر اور شراب پلا پلا کر پالا - جب وہ خوب بڑے اور موٹے ہو گیے تو اونہین ایک صندوق سے باندہا - اور خود اوس صندوق مین بیٹہا - اور ایک شخص کو اپنے ساتھ لے لیا - جس کے پاس اون کے کہلانے کے واسطے گوشت تہا اس لیے وہ گوشت کے لالچ سے اڑے - اور جب وہ ایسے بلند ہو گئے کہ نمرود کو زمین دور دور کی نظر آنے لگی - تو اوسے پہاڑ چیونٹیون کی طرح چلتے دکہائی دینے لگے - پہر اون کو گوشت اوپر سے دکہایا - اور زمین کی طرف دیکہا - تو اوسے معلوم ہوا کہ اوسے پانی گہیرے ہوئے ہے - جیسے کشتی کو گہیرے ہوتا ہے - اور زمین بالکل کشتی کی طرح اوس مین دکہائی دیتی ہے پہر وہ اور اونچا گیا اور وہان اوسے بالکل تاریکی معلوم ہونے لگی - نہ اوپر کچھہ دکہائی دیتا تہا نہ نیچے کچھہ نظر آتا تہا اس سے وہ گہبرا گیا - اس لیے اوس نے گوشت نیچے کو ڈالا - تو وہ گدہ بہی نیچے کو چلے - اور اُترنے لگے - جب پہاڑون نے ان گدہون کی طرف دیکہا - کہ وہ نیچے کو آرہے ہین - اور اون کے پرون کی آواز سنی - تو پہاڑ گہبرا گیے اور قریب تہا کہ وہ اپنی جگہہ سے علیحدہ ہو جائین - لیکن وہ ویسے ہی برقرار رہ گیے - یہی اللہ تعالی کے اس قول کا مطلب ہے وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ (اور اگرچہ اون کی چالین اس بلا کی تہین کہ پہاڑون کو

جگہہ سے ٹال دین) یہ گدہ بیت المقدس سے اُڑے تھے - اور جب اُترے تو جبل الدخان مین آکر اُترے تھے -

۱۵۲ صرح نمرود اور زبانون مین گڑبڑی جب اوس نے دیکھا کہ اس طرح اوس کا کچھہ بس نہین چلتا - تو اوس نے ایک صرح یعنی محل بنانا شروع کیا - پھر جب وہ بنکر خوب اونچا ہوگیا - تو وہ اوس پر چڑھا کہ حضرت ابراہیم کے خدا کو دیکھے - اور اپنا خیال جو تھا اوسے پورا کرے - مگر وہ وہان ہگ رہا - حالانکہ وہ اِس وقت تک کبھی ہگتا نہ تھا - پھر اللہ تعالی نے اساس صرح کو اوکھیڑ دیا - جس سے وہ گر گیا - اور اوسی روز گھبراہٹ اور اضطراب کے سبب سے بولیون مین گڑبڑی پڑگئی - اور لوگ تہتر[۷۳] مختلف زبانین بولنے لگے - اس سے پیشتر مخلوق کی زبان سریانی تھی -

۱۵۳ اس بات کا غلط ہونا کہ نمرود ہگتا نہ تھا - یہ جو ہم نے لکھا - کہ وہ ہگتا نہ تھا یہ ایسے ہی لکھا ہوا ہے - مگر یہ ایک لغو بات ہے - کیونکہ خواص بشری سے کوئی انسان حتی کہ انبیا تک بھی خالی نہین ہین - جو عالم علوی سے بہت ہی متصل اور اشرف المخلوقات ہین پھر بھی وہ کھاتے ہین پیتے ہین پیشاب پاخانہ کی سب ضرورتین اون مین موجود ہین - اگر کسی انسان کو بھی ایسی چیزون سے نجات ملتی تو انبیا اللہ ہی اپنی شرافت نفس اور قرب ربانی کے سبب سے زیادہ مستحق تھے - اور اگر کوئی کہے کہ وہ اس سبب سے نہین ہگتا تھا کہ وہ بڑے ملک کا مالک تھا تو بھی نہین ہوسکتا - کیونکہ دراصل وہ مستقل بادشاہ ہی نہ تھا اگر وہ مستقل بادشاہ بھی ہوتا تب بھی کیا تھا - سکندر کا ملک اوس سے زیادہ تھا - مگر کبھی کسی نے نہین کہا - کہ وہ نہین ہگتا تھا -

۱۵۴ نمرود اور نمرودیون کی مچھرون سے ہلاکت زید بن اسلم کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت

ابراھیم کے بعد نمرود کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا - کہ وہ اوسے اللہ کی طرف
بلائے - یہ فرشتہ اوس کے پاس چار مرتبہ گیا مگر اوس نے نہ مانا - اور کہا کہ کیا کوئی
میرے سوا بھی رب ہے - فرشتہ نے اوس سے کہا - تو اب تو اپنے آدمیون کو
تین دن مین جمع کرلے - اس لیے اوس نے اپنی تمام فوج اور آدمی جمع کیے - پھر
اللہ تعالی نے ایک دروازہ مچھرون کا کھول دیا - اور وہ اس کثرت سے آئے -
کہ آفتاب بھی اون مین چھپ گیا - اور اللہ تعالی نے اون مچھرون کو اوس کے آدمیون
پر بھیجا - اور اونھون نے آکر اونھین کھالیا - کوئی اون مین سے نہ بچا صرف ہڈیان رہ
گئین - اور بادشاہ نمرود ویسا ہی رہا اوسے کچھ مضرت نہ ہوئی - پھر اللہ نے اوس پر بھی
ایک مچھر بھیجا جو اوس کی ناک مین گھس گیا - اور اوسے ایسا صدمہ پہونچنے لگا - کہ اپنے
سر پر ہتھوڑے مارنے لگا - یہ دیکھکر لوگون کو رحم آیا - اور اپنے دونو ہاتھ ملا ملا کر
اوسکے سر پر مارتے تھے - تب اوسے چین پڑتا تھا - اس وقت تک اوسکو
چار سو برس بادشاہی کرتے ہو گئے تھے - پھر اللہ تعالی نے اوسے مار ڈالا - یہی
شخص ہے جس نے صرح بنایا ہے -

۱۵۵ نمرود اور بخت نصر اہل فارس کے عامل تھے اور حضرت ابراہیم ضحاک کے زمانہ مین تھے

کتنے ہی آدمیون نے یہ بیان کیا ہے - کہ نمرود بن کنعان تمام مشارق و مغارب کا بادشاہ
تھا - مگر اس بات کو واقفان علم سیر و اخبار نہین مانتے - اس کی وجہ یہ ہے -
کہ سب لوگون کے نزدیک حضرت ابراہیم کی ولادت ضحاک کے زمانہ مین ہوئی ہے
جس کا کسی قدر اوپر ذکر آچکا ہے - اور وہ اپنے زمانہ مین تمام زمین کے مشارق و مغارب
کا بادشاہ تھا (پھر نمرود اوسی زمانہ مین تمام دنیا کا بادشاہ کیسے ہوسکتا ہے) اور جو لوگ

کہتے ہین - کہ ضحاک اور نمرود ایک ہی ہین یہ بھی صحیح نہین ہے - کیونکہ متقدمین
اہلِ علم بیان کرتے ہین - کہ نمرود نبطی تھا - اور یہ بات خوب مشہور ہے اور ضحاک
فارس والون مین سے تھا - یہ بھی تمام فارس والے جانتے ہین - اور ضحاک نے
نمرود کو سواد پر اور اوس ملک پر جو اوسکے ادھر اودھر ہے حاکم مقرر کر دیا تھا - اور وہ اور
اوس کی اولاد وہان اوس کی طرف سے بطور ایک عامل کے تھی - اور وہ خود ملکون
مین پھرا کرتا تھا - اور اوس کا اور اوس کے آبا و اجداد کا وطن دنباوند مین کوہستان
طبرستان مین تھا - اور اسی لئے جب فریدون نے اوسے گرفتار کیا تو وہین اوسے
ڈالدیا تھا - اور ایسے ہی بعض لوگون نے بخت نصر کو بھی تمام زمین کا بادشاہ بیان
کیا ہے - یہ بھی غلط ہے - بلکہ وہ اہواز سے لیکر ارض روم تک دجلہ کے غرب
مین لہراسپ کی طرف سے ایک اصبہبد (یعنی صوبہ دار اور سپہ سالار) تھا - اور لہراسپ
ترکون کے جدال و قتال مین مصروف رہا کرتا تھا - اور اسی لیے اوس نے بلخ مین
اقامت اختیار کر لی تھی - اور چونکہ لڑائی کو بہت طول ہوا تھا اس لیے یہ شہر اوسی نے
آباد کر لیا تھا - غرض کہ نبطیون مین سے کوئی شخص بطور خود ایک بالشت بھر زمین کا بھی مالک
نہ تھا - چہ جاے کہ تمام روے زمین کا مالک ہو - ہان البتہ یہ بیشک ہے - کہ نمرود
ایک مدت دراز تک یعنی چار سو برس تک سواد مین رہا پھر اوس کے بعد اوسکی نسل سے
وہان ایک شخص آگیا جس کا نام نبط بن فعون تھا - اور اوس نے وہان سو برس حکومت
کی - پھر اوس کے بعد کداوص نے اسّی برس بادشاہت کی - پھر بالش بن کداوص
ایکسو بیس برس بادشاہ رہا - پھر نمرود بن بالش ڈیڑھ برس حاکم رہا - یہ سب سات سو ایک
برس ہوئے - اور نمرود ضحاک کے زمانے مین موجود تھا - پھر جب فریدون بادشاہ ہوا

اور ضحاک پر اوسے غلبہ ہوگیا۔ تو اوس نے نمرود بن مابش کو قتل کر دیا۔ اور نبطیون کو بھگا دیا۔ اور نہایت کثرت سے اونہین قتل کر ڈالا۔

حضرت لوط اور اون کی قوم کا قصہ

۱۵۶ حضرت لوط کی نبوت اور اونکی قوم کی بدکاری

یہ تو ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔ کہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھہ مصر کو ہجرت کر گئے تھے۔ اور پھر شام کو لوٹ آئے تھے اور حضرت لوط سدوم مین رہنے لگے تھے۔ جب یہ دہان اقامت گزین ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اونہین وہان کے باشندون پر نبی کر کے بھیجا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کفر و عصیان کرتے اور فواحش کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ۔ (تم ایسی بیحیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا مین کسی نے بھی ایسا نہین کیا۔ اور کیا [عورتون کے ہوتے] امرد پرستی کرتے اور راہ مارتے اور اپنی مجالس مین نالایق حرکتون کے مرتکب ہوتے ہو) قطع سبیل اور راہ مارنے کی اون کی یہ حالت تھی کہ مسافرین جب ادہر ہو کر گزرتے تو وہ لوگ اونہین پکڑ لیا کرتے اور اون سے یہ عمل خبیث کرتے تھے اور یہی لواطت ہے۔ اور وہ جو مجالس مین نالایق حرکتون کے مرتکب ہوتے تھے۔ اونکے معنی بتاتے ہین۔ کہ جو کوئی اون کے پاس ہو کر گزرتا اوس کے وہ پتھر مارتے اور اوس سے دل لگی کرتے تھے۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ مجالس مین گوز مارا کرتے تھے۔ اور کوئی کوئی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ وہ مجالس مین ایک دوسرے سے

سے لواطت کیا کرتے تھے۔ اور حضرت لوط اون سے کہتے تھے کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ اور جن کامون کو اللہ پسند نہین کرتا اون سے مت کرو۔ قطع السبیل ارتکاب فواحش اور لواطت سے بچو۔ اور جب وہ اپنے اعمال قبیحہ پر اصرار کرتے اور توبہ نکرتے تو وہ اونہین ڈراتے اور کہتے تھے اگر تم کہنا نہ مانوگے تو تم پر بڑا بڑا عذاب آئے گا۔ مگر وہ ہرگز اسکی پروا نکرتے اور اون پر نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ بلکہ سرکشی ہی سرکشی کئے جاتے تھے اور اللہ کے وعید سے بھی انکار کرتے تھے۔ کہ جس سے اللہ کا عذاب اون پر اور بھی جلد آنے کو ہوگیا۔ اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اِئْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (اگر تو سچا ہے تو اللہ کے یہان سے عذاب ہم پر منگا لے) پھر جب اون کا معاملہ بہت بڑھ گیا اور ضلالت حد سے تجاوز کر گئی۔ تو حضرت لوط نے اون کے مقابلہ مین اللہ تعالے سے نصرت چاہی۔

۱۵۷ فرشتون کا حضرت ابراہیم کے یہان لڑکون کی صورت مین امتحان کے طور پر آنا۔

پھر جب اللہ تعالی نے چاہا۔ کہ اونہین ہلاک کرے اور اپنے رسول کو مدد دے۔ تو جبرئیل کو اور نیز دو اور فرشتون کو جن مین سے ایک میکائیل اور دوسرے اسرافیل تھے روانہ کیا۔ اور لوگون کے کہنے کے بموجب وہ لڑکون کی صورت مین پیدل آئے اور اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا تھا۔ کہ پہلے حضرت ابراہیم اور بی بی سارہ کے پاس جائین۔ اور اونہین حضرت اسحاق کی اور حضرت اسحق کے بعد حضرت یعقوب کی اون کی اولاد مین پیدا ہونے کی بشارت دین۔ ان کے یہان پندرہ دن سے کوئی مہمان نہین آیا تھا اور اس کا اون کے دل پر بڑا رنج گزر رہا تھا۔ اون کی عادت تھی کہ جو کوئی آتا اوس کی ضیافت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اونہین بڑا آسودہ حال کیا تھا۔ جب یہ لوگ اون کے

یہان آئے تو بہت خوش ہوئے - اونہون نے دیکھا کہ اون کے مہمان بہت حسین وجمیل ہین کبھی ایسے خوبصورت آدمی اونہون نے نہین دیکھے تھے - اس لیے اونہون نے کہا کہ ایسے لوگون کی مین خود ہی خدمت کرون گا - پھر وہ اپنے گھر کے لوگون کے پاس آئے اور ایک موٹا بچھڑا لیا اور اوسے خنذ کیا یعنی بھونا - پھر اوسے اون کے سامنے کیا - مگر اونہون نے اپنے ہاتھ اوس سے کھینچ لیے - فَلَمَّا رَآٰ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ اونکے ہاتھ کھانے تک نہین پہونچ سکتے تو اونہین کچھ شک گزرا اور دل ہی دل مین اون لوگون سے ڈر گئے یہ دیکھکر وہ بولے) ڈرو مت ہم تو فرشتے ہین اور حضرت لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہین اور اون کی بی بی سارہ کھڑی ہوئی تھین وہ سنتے ہی (فرشتون کے اطمینان کر دینے سے خوش ہوگئین - مگر ابن اثیر کے نزدیک ضحکت کے معنی ہین ڈر گئین) کیونکہ وہ خدا کے حکم کو جانتی تھین - اور قوم لوط کے کامون سے بھی واقف تھین -

۵۸ فرشتہ کا بی بی سارہ کو حضرت اسحاق اور یعقوب کی بشارت دینا -

پھر اونہون نے بی بی سارہ کو حضرت اسحٰق کے اور اون کے بعد حضرت یعقوب کے پیدا ہونے کی بشارت دی - اونہون نے یہ سنکر اپنے مُنہ پر ہاتھ مارے - اور کہا - کہ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ؕ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (یعنی کیا اس عمر مین میرے اولاد ہوگی اور مین تو بڑھیا ہون اور یہ جو میرے شوہر ہین یہ بھی بوڑھے ہین - ایسے مین ہمارے یہان اولاد کا ہونا ایک بڑی عجیب بات ہے - فرشتے بولے کہ تم کو خدا کی قدرت سے یہ امر کچھ عجیب معلوم ہوتا ہے اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین (نازل ہون) بے شک خدا سزاوار

حمد (وثنا اور اپنے بندون پر بڑا ہی) کرم کرنے والا ہے) اور بی بی سارہ کی عمر اس وقت نوے ۹۰ برس کی تھی۔ اور حضرت ابراہیم ایک سو بیس ۱۲۰ سال کے تھے۔

۵۹ حضرت ابراہیم اور فرشتون سے قوم لوط کے عذاب کی نسبت گفتگو

جب حضرت ابراہیم سے بشارت کا ذکر سنکر خوف جاتا رہا۔ تو وہ حضرت لوط کی قوم کے باب مین حضرت جبرئیل سے مجادلہ اور بحث کرنے لگے۔ اور کہا۔ کہ اگر اون مین (کم ازکم) پچاس مسلمان ہی ہون تو کیا خدا تعالیٰ اونہین عذاب نکرے گا فرشتون نے کہا۔ کہ اگر اون مین پچاس ہی مسلمان ہون تو وہ اونہین عذاب نہ کرے گا۔ حضرت ابراہیم نے کہا اور اگر (فرض کرو) چالیس ہی ہون۔ بولے۔ کہ اگر چالیس بھی ہون تب بھی نہ کرے گا۔ پھر کہا۔ کہ تیس ہی ہون اور کہتے کہتے اسی طرح دس تک پہنچ گیے۔ فرشتہ بولے۔ کہ اگر دس بھی ہوئے تو اون پر عذاب نہ ہوگا اس پر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ کوئی قوم ایسی نہین ہوسکتی جن مین دس بھی اچھے نہ ہون۔ پھر حضرت ابراہیم نے (اس خیال سے کہ کہین اس عذاب مین حضرت لوط بھی معذب نہو جائین فرشتون سے) کہا۔ کہ اون مین لوط بھی تو ہین۔ فرشتون نے کہا کہ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَاَهْلَهُ اِلَّا امْرَاَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِيْنَ (ہم خوب جانتے ہین جو جو لوگ اون مین ہین۔ ہم لوط کو اور اونکے لوگون کو بچا دین گے مگر اون کی بی بی نہ بچیگی جو پیچھے رہنے والون مین سے ہے)

۶۰ فرشتون کا حضرت لوط کے گھر جاکر مہمان ہونا

پھر فرشتے سدوم کی جانب چلے گیے جو حضرت لوط کا شہر تھا۔ جب وہان پہونچے تو حضرت لوط اونہین ملے جو وہان اپنی زمین مین کام کر رہے تھے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اون سے فرما دیا تھا لَا تُهْلِكُوْهُمْ حَتّٰى تَشْهَدُوْا عَلَيْهِمْ لُوْطًا اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ط (یعنی) اوس وقت تک اون لوگون کو ہلاک نہ کرنا کہ جبتک لوط اون پر چار

مرتبہ [بدکار ہونے کی] گواہی نہ دیدین) اس لیے یہ اون کے پاس گیے اور کہا ہم تیرے یہان آج مہمان رہین گے - اِس پر حضرت لوط اونہین (اپنے مکان کو) لے چلے جب ذرا آگے چلے تو لوٹ کر اون سے مخاطب ہوئے - اور اون سے پوچھا - کہ آپ جانتے ہین کہ اس شہر کے لوگ کیا کام کیا کرتے ہین - واللہ مین نہین جانتا کہ روے زمین پر کوئی انسان اون سے زیادہ خبیث ہو یہان تک کہ یہی بات اونہون نے چار مرتبہ کہی - اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ لوط کی بیٹی سے ملے تھے - جب یہ فرشتے اوس سے ملے تو کہا بیٹی کیا ہمین تیرے یہان ٹھہرنے کو جگہہ ملجائیگی - بولی - کہ ہان ذرا ٹھہرے رہو - ابھی مت آؤ - جبتک کہ مین تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤن - کیونکہ اوسے اون کی نسبت اپنی قوم سے اندیشہ پیدا ہوا تھا - پھر وہ اپنے باپ کے پاس آئی اور کہا باپ شہر کے دروازہ پر کچھہ نوجوان مرد آئے ہین اون کو جاکر دیکھہ مین نے ایسے خوبصورت آدمی کبھی نہین دیکھے - کہین تیری قوم کے لوگ اونہین نہ پکڑلین - اور رسوا نہ کرڈالین - لوط کی قوم والون نے اون سے کہدیا تھا کہ وہ کسی شخص کو اپنے یہان مہمان نہ رکھا کرین - حضرت لوط اونہین جاکر لاے - اور بجز لوط کے گھر والون کے اور کسی نے اس حال کو نجانا -

۱۶۱ حضرت لوط کی قوم کا فرشتون کی جستجو مین اون کے پاس آنا

پھر لوط کی بی بی نکلی - اور اپنی قوم سے جاکر اس کی خبر دی اور اون سے کہا - کہ ہمارے یہان کچھہ لوگ آئے ہین کہ ایسے، خوبصورت اور ایسی خوشبو والے لوگ مین نے کبھی نہین دیکھے فَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ پھر اونکر اون کے لوگ دوڑتے ہوے آئے - حضرت لوط نے اون سے کہا - لوگو خدا سے ڈرو میرے مہمانون سے ایسے کام نکرو - کہ مجھے ندامت ہو - کیا تم مین کوئی بھی بھلا آدمی نہین ہی

پھر اونہین منع کیا اور اون سے روکا۔ وَقَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ط (اور کہا بھائیو یہ میری بیٹیان ہین ان سے جو چاہو کرو یہ تمہارے لیے حلال اور پاکیزہ تر ہین وہ بولے کہ تم جانتے ہو ہمین تمہاری بیٹیون سے کچھ سروکار نہین ہے اور ہمارے ارادے بخوبی تمہین معلوم ہین۔ کیا ہم نے تمہین دنیا جہان کے لوگون (کے بلانے سے) منع نہین کیا تھا) پھر جب اونہون نے حضرت لوط کی نصیحت نہ مانی۔ تو اونہون نے کہا لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (کاش مجکو تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا مین کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ پاتا (تو مین اپنے دل کا ارادہ پورا کرتا) یعنی اگر میرے مددگار ہوتے اور میرا کوئی بڑا خاندان ہوتا تو تم سے وہ مجھے بچا لیتا۔ جب یہ بات حضرت لوط نے کہی تو یہ بھیجے ہوئے حضرت لوط کی حالت دیکھکر گھبرائے اور بولے اِنَّ رُكْنَكَ لَشَدِيْدٌ ط (تیرا سہارا تو بڑا زبردست ہے) اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا پیدا نہین کیا۔ کہ قوم کی طرف سے ثروت اور خاندان کی طرف سے قوت اوسے نہ دی ہو۔

۶۲ حضرت لوط کی قوم کی تباہی اور حضرت لوط نے دروازہ بند کر لیا تھا۔ اون کی قوم والون نے آکر دروازہ بجایا تو حضرت لوط نے دروازہ کھولدیا۔ پھر وہ لوگ اندر آئے حضرت جبرئیل نے پروردگار سے عذاب کرنے کی اجازت چاہی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اوس کی اجازت دیدی۔ اسواسطے جبرئیل نے اپنے بازو کھولے۔ اور اون کی آنکھین پھوڑ دین۔ جس سے وہ اندھے ہو کر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے نکلے اور بولے بچو بچو لوط کے گھر مین ایسے جادوگر لوگ ہین کہ دنیا مین کہین نہ ہون گے

اور فرشتے حضرت لوط سے بولے اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ط (ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین کچھ خوف نہ کر۔ یہ لوگ تیرا کچھ نہ کرسکین گے۔ کچھ رات رہے اپنے اہل کو لیکر چلا جا۔ اور تو اون کے پیچھے پیچھے چل۔ اور تم مین سے کوئی پیچھے کو نہ دیکھے اور جہان تمھین حکم ہے وہان چلے جاؤ) پھر اللہ تعالیٰ نے اونھین ملک شام کو بھیجدیا اور حضرت لوط نے فرشتون سے کہا۔ کہ اونھین ابھی ہلاک کرڈالو۔ اونھون نے کہا کہ صبح سے قبل ہم ایسا نہین کرسکتے اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (کیا صبح قریب نہین ہی) پھر جب صبح ہوئی تو جبرئیل نے اور بعض کہتے ہین کہ میکائیل نے اپنا بازو اون کی زمین کے اور اون کی پانچون بستیون کے نیچے ڈالا۔ اور اونھین اتنا اونچا اُٹھا دیا۔ کہ آسمان والون نے اون کے مرغون کی اذان اور کتون کے بھونکنے کی آواز سن لی۔ پھر اونھین لوٹ دیا۔ اور اوس کے اوپر کے حصہ کو اوس کے نیچے کا حصہ کردیا۔ اور اون پر کھنجی کے پتھر برسائے۔ جس سے وہ لوگ جو بستی مین نہ تھے ہلاک کردئے۔ جب حضرت لوط کی عورت نے گڑبڑ کی آواز سنی تو بولی ہائے میری قوم۔ اتنے مین اوس کے ایک پتھر آکر لگا اور وہ مرگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط اور اون کے اہل کو بچالیا صرف اون کی عورت نہ بچی۔ ذکر کرتے ہین۔ کہ اون کے چار لاکھ آدمی تھے۔ اور حضرت ابراہیم اوپر سے اونھین دیکھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ سدوم آج تباہ ہورہا ہے۔

اور حضرت لوط کی قوم کے پانچ شہر تھے۔ سدوم صبعہ عمرہ دوما صعوہ اور سدوم ان مین سب سے بڑا شہر تھا۔

حضرت ابراہیم کی بی بی سارہ کی وفات اور حضرت ابراہیم کی اولاد اور بیبیان

۱۶۳ حضرت ابراہیم کی بیبیان اور اولاد

اس امر سے کوئی اہل علم انکار نہین کرتا ہے کہ بی بی سارہ کی وفات شام مین ہوئی ہے اور اس وقت اون کی عمر ایک سو ستائیس (۱۲۷) برس کی تھی - یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ اس وقت جبابرہ کے ایک قریہ واقع سرزمین کنعان مین تھین - اور بعض نے یہ بھی کہا ہے - کہ بی بی ہاجرہ بی بی سارہ کے بعد ایک مدت تک زندہ رہین لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ بی بی سارہ کی وفات سے قبل ہی مر گئی تھین - جیسا کہ ہم نے حضرت ابراہیم کے مکہ تشریف لیجانے کے بیان مین ذکر کر دیا ہے -

جب بی بی سارہ کا انتقال ہوگیا - تو حضرت ابراہیم نے اون کے بعد قطورا سے نکاح کر لیا جو کنعانیون مین سے ایک شخص یقطن کی بیٹی تھی - اس کے بطن سے بھی حضرت ابراہیم کے چھہ بیٹے پیدا ہوئے نفشان (۱) - زمران (۲) - مدین (۳) - مدان (۴) - نشق (۵) - سرح (۶) - اس طرح حضرت ابراہیم کی تمام اولاد حضرت اسماعیل اور اسحاق کو ملا کر آٹھہ ہوئی - ان مین سے حضرت اسماعیل سب سے بڑے تھے - لیکن بعض نے اون کی اولاد کی تعداد مین کچھہ اختلاف بھی کیا ہے - ان مین سے نفشان کی اولاد مین برابر ہین - اور مدین کی اولاد مین حضرت شعیب کی قوم مدین والے ہین - یہ بھی کہتے ہین - کہ حضرت ابراہیم نے قطورا کے بعد بھی ایک اور عورت سے نکاح کر لیا تھا جس کا نام حجون تھا - یہ عورت ایک شخص اہیر نام کی بیٹی تھی

حضرت ابراہیم کی وفات اور اون کے صحیفونکی تعداد جو اونپر نازل ہوئے تھے

۱۶۴ حضرت ابراہیم کی وفات اور ایک مہل کہانی

کہتے ہین - کہ جب اللہ تعالی نے چاہا کہ

حضرت ابراہیم کی روح قبض کرے تو اوس نے ملک الموت کو ایک نہایت بڑے بوڑھے آدمی کی عمر مین اون کے پاس بھیجا۔ حضرت ابراہیم کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اونھون نے جب دیکھا۔ کہ یہ بوڑھا آدمی دھوپ مین آرہا ہے۔ تو ایک گدھا اوس کے پاس بھیجدیا جس پر وہ سوار ہوکر حضرت کے پاس آیا۔ جب اوس نے کھانا کھانا شروع کیا۔ تو عجیب طرح سے کھانا کھایا۔ وہ چاہتا تھا کہ لقمہ مُنہ مین دے مگر کبھی تو وہ آنکھون مین دیتا اور کبھی کانون مین گھسیڑتا تھا۔ بعد اوس کے مُنہ مین دیتا تھا۔ اور جب لقمہ اوس کے پیٹ مین جاتا تو اوسی وقت اوس کی دبر سے نکل جاتا تھا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے رب سے دعا کی تھی۔ کہ جبتک مین اپنی موت کی درخواست نہ کرون تبتک مجھے مت مارنا جب حضرت ابراہیم نے یہ حال دیکھا تو اوس بڈھے سے پوچھا کہ یہ تو کیا کرتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ابراہیم یہ مین تو کچھ نہین کرتا۔ میرے بوڑھاپے کے سبب سے میری یہ حالت ہورہی ہے۔ حضرت نے پوچھا کہ تیری کتنی عمر ہے۔ اوس نے اپنی عمر حضرت ابراہیم کی عمر سے دو برس زیادہ بتائی۔ اس پر حضرت ابراہیم نے کہا کہ دو برس کے بعد مین بھی ایسا ہی ہوجاون گا۔ اس لیے اے اللہ تو میری روح اب قبض کرلے یہ سنتے ہی وہ بوڑھا اُٹھا۔ اور اون کی روح قبض کرلی اور اون کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت وہ دوسو برس کے تھے۔ بعض نے ایک سو پچھتر برس بھی اون کی عمر بتائی ہے۔

مگر میرے نزدیک یہ ٹھیک نہین معلوم ہوتا۔ کیونکہ یہ ممکن نہین کہ اونھون نے اپنے آپ سے دو برس یا اس سے کچھ زیادہ بڑی عمر کا آدمی نہ دیکھا ہو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جو شخص دوسو برس دنیا مین رہے اور اس قدر درزہ سے بڑی عمر کا آدمی اپنے سے

بڑا نہ دیکھے - مگر یہ روایت اسی طرح آئی ہے - علاوہ بریں انہون نے حضرت نوح کی عمر کا حال سنا تھا - اونہین کسی ایسے ضعف نے نہین ستایا تھا جیسا کہ اس بوڑھے مین اونہون نے دیکھا تھا -

۱۶۵ حضرت ابراہیم کے صحیفے اور اون کے بعض مضامین اور ابراہیم کی ایک دین

حضرت ابو ذر نے نبی صلعم سے روایت کی ہے - کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر دس صحیفے نازل کئے تھے وہ کہتے ہین - مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون صحیفون مین کیا تھا - فرمایا کہ وہ سب کے سب امثال (یعنی حکیمانہ اقوال) تھے - جیسے اون مین تھا "اے بادشاہ مسلط آزمایش مین پڑے ہوئے مغرور مین نے تجھے اس لیے نہین بھیجا ہے کہ تو دنیا کی چیزین تلے اوپر جمع کرتا جائے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ مظلوم کی بددعا مجھ تک نہ آنے دے کیونکہ جب میرے پاس آتی ہے تو مین اوسے اگرچہ وہ کافر کی ہی کیون نہ ہو رد نہین کرتا" اور اون مین اور بھی نصایح تھین - چنانچہ اون مین سے یہ بھی ہین "عاقل کو چاہیئے کہ اپنی بڑی عقل سے معزور نہ ہو جائے - اوسے چاہیئے کہ اپنے اوقات اپنے کامون کے لیے منقسم کرلے - ایک وقت اپنے رب کی مناجات وعبادت مین لگا دے دوسرا وقت اللہ تعالیٰ کی صنعت کے تفکر مین گزارے - اور ایک وقت مین اپنے نفس کے کامون کا حساب لے - اور ایک وقت ایسا رکھے کہ جس مین اپنا کھانا پینا وجہ حلال سے پیدا کرے - اور عاقل کو چاہیے کہ تین باتون یعنی زاد راہ آخرت کی تیاری اور معاش دنیوی کی درستی اور غیر محرم سے لذت اُٹھانے مین اپنی حفاظت کرتا رہے - اور عاقل کو چاہیئے - کہ اپنے زمانہ کے رنگ ڈھنگ کو دیکھے

اور اپنے کام مین دل لگاوے - اور اپنی زبان کی محافظت کرے - اور جو شخص کہ اپنے کلام کو اپنے عمل کے ساتھ حساب لگائے گا وہ صرف اتنا ہی تھوڑا کہے گا جتنا کہ اوس کو ضرور ہے"

اور حضرت ابراہیم ہی ہین جنہون نے سب سے اول ختنہ کیا - اور اونہون ہی نے سب سے پہلے مہمانی کا دستور نکالا اور سب سے اول پائیجامے بنائے - اور اس کے سوائے اور بھی اون کے بہت حالات ہین -

حضرت اسماعیل ابن ابراہیم کی اولاد کا ذکر

۱۶۶ حضرت اسمعیل کی اولاد اور اون کی رسالت اور عربون کا اون کی اولاد مین ہونا -

یہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہین - کہ حضرت اسمعیل حرم مین کیون رہے اور اونہون نے جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا - اور پھر اوسے حضرت ابراہیم کے کہنے سے طلاق دیدی تھی - اس کے بعد اونہون نے ایک اور بی بی کرلی - جس کا نام سیدہ بنت مضاض الجرہمی تھا - یہی بی بی تھی - جسکی نسبت حضرت ابراہیم نے کہا تھا - کہ اپنے شوہر سے کہدینا کہ مین تیرے دروازہ کی دہلیز سے راضی ہون - اس کے پیٹ سے حضرت اسمعیل کے بارہ[۱۲] بیٹے پیدا ہوئے تھے - نابت[۱] - قیدار[۲] - اذبل[۳] - میشا[۴] - مسمع[۵] - رما[۶] - ماش[۷] - ازر[۸] - قطورا[۹] - قانس[۱۰] - طمیا[۱۱] - قیدمان[۱۲] کہتے ہین - کہ حضرت اسمعیل کی عمر ایک سو سینتیس[۱۳۷] برس کی ہوئی تھی - اور اللہ تعالیٰ نے نابت اور قیدار کی اولاد مین عرب پیدا کیے - اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل کو عمالیق پر اور یمن کے قبائل پر رسول کرکے بھیجا تھا بعض لوگ حضرت اسمعیل کی اولاد کے نامونمین کچھ اختلاف بھی کیا کرتے ہین -

جب حضرت اسماعیل کی وفات کا وقت آیا۔ تو اونہون نے اپنے بھائی حضرت اسحٰق کو وصیت کی۔ کہ عیص ابن اسحاق سے میری ایک بیٹی کا نکاح کر دینا۔ اور میری مان بی بی ہاجرہ کے پاس حجر مین مجکو دفن کرنا۔

حضرت اسحاق اور اون کی اولاد

۱۶۷ حضرت اسحٰق کے بیٹے عیص اور یعقوب اور یعقوب کے بیٹے۔

کہتے ہین کہ حضرت اسحٰق نے رفقا بنت بتوئیل سے نکاح کیا تھا اور اوس کے پیٹ سے عیص اور یعقوب توام پیدا ہوئے تھے مگر عیص بڑا تھا۔ جب حضرت اسحٰق کے اولاد پیدا ہوئی ہے۔ تو اون کی عمر اس وقت ساٹھ برس کی تھی۔ پھر عیص ابن اسحاق نے نسمہ اپنے چچا اسماعیل کی بیٹی سے نکاح کیا۔ اوس کے پیٹ سے روم بن عیص پیدا ہوا۔ جس کی اولاد مین تمام بنی الاصفر (یعنی بادشاہان روم یا روم والے جنہین یونان والے کہنا چاہیئے ہین اور بعض لوگون کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اشبان بھی اسی کی اولاد مین ہے۔

اور حضرت یعقوب ابن اسحٰق نے جن کا لقب اسرائیل ہے اپنے مامون لبان بن بتوئیل کی بیٹی لیا سے نکاح کیا تھا۔ اوس کے پیٹ سے روبیل[۱] جو حضرت یعقوب کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور شمعون[۲] لاوی[۳] یہودا[۴] زابلون[۵] اشحر[۶] جسے بعض یشحر بھی کہتے ہین پیدا ہوئے۔ پھر لیا مر گئی۔ اور حضرت یعقوب نے اوس کی بہن راحیل سے نکاح کر لیا اس کے بطن سے یوسف[۷] اور بنیامین جسے عربی مین شداد کہتے ہین پیدا ہوئے۔ سوائے ان کے دو کنیزون سے چار بیٹے دان[۹] نفتالی[۱۰] جاد[۱۱] اشر[۱۲] بھی اون کے تھے

اسطرح پر اون کے سب بارہ بیٹے تھے۔

سری نے بیان کیا ہے کہ حضرت اسحٰق نے ایک لڑکی سے نکاح کیا۔ اور اوسے دو بچون کا حمل رہا جب وضع حمل کا وقت آیا۔ تو یعقوب نے چاہا۔ کہ عیص سے پہلے پیٹ سے باہر آئین۔ عیص نے کہا۔ کہ اگر تو مجھ سے پہلے نکلا تو مین اپنی مان کے پیٹ مین تیرے راستہ مین آجاؤنگا۔ جس سے میری مان مرجائیگی۔ اسواسطے حضرت یعقوب پیچھے رہ گیے۔ اور عیص نکل آیا۔ اور حضرت یعقوب عیص کے عقب مین نکلے۔ اس لیے اون کا نام (یُعقُب) یعنی یعقوب ہوگیا۔ اور اون کے بھائی کا نام عصیان کی وجہ سے عیص قرار پایا۔

۱۶۸ حضرت اسحٰق کا حضرت یعقوب اور اونکے بھائی عیص کو دعا دینا۔

اِن دونون مین باپ کو عیص اور مان کو یعقوب بڑے پیارے تھے اور عیص شکار کھیلا کرتا تھا۔ حضرت اسحٰق جب بوڑھے اور نابینا ہوگیے۔ تو اونہون نے اوس سے کہا کہ بیٹے مجھے شکار کا گوشت کھلا۔ اور میرے پاس آ۔ مین تیرے حق مین دعا کرون گا۔ جو میرے باپ نے میرے لیے کی تھی۔ اور عیص کے بدن پر بہت بال تھے۔ اور یعقوب کے بدن پر نہ تھے۔

جب یہ بات اون دونو کی مان نے سنی۔ تو یعقوب سے کہا۔ کہ بیٹے ایک بکری ذبح کر۔ اور اوسے بھون اور اوسکی کھال اوڑھ۔ اور اوسے اپنے باپ کے پاس لیجا اور کہو کہ مین تیرا بیٹا عیص ہون چنانچہ ایسا ہی حضرت یعقوب نے کیا۔ اور جب وہ اونکے پاس گیے۔ تو کہا۔ باوا جان اسے کھائیے۔ حضرت اسحٰق نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین تمہارا بیٹا عیص ہون۔ اس پر حضرت اسحٰق نے اونہین ہاتھ سے چھوا۔ اور کہا

کہ بدن تو عیص کا سا معلوم ہوتا ہے مگر بو یعقوب کی سی آتی ہے۔ یہ سنکر اون کی مان نے کہا۔ کہ وہ عیص ہے۔ یہ کہا لو۔ حضرت اسحق نے وہ گوشت کھا لیا۔ اور یعقوب کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اون کی اولاد مین انبیا اور ملوک پیدا کرے۔" پھر حضرت یعقوب باپ کے پاس سے چلے گیے۔ اور عیص آیا جو شکار کو گیا تھا۔ اور باپ سے کہا۔ کہ تو نے جو شکار مانگا تھا مین وہ لیکر آیا ہون حضرت اسحق بولے۔ کہ تیرا بھائی تجھسے پہلے آچکا (یعنی وہ آیا اور مین نے اوس کے حق مین دعا کردی یہ سنکر عیص نے قسم کھائی کہ مین یعقوب کو مار ڈالون گا۔ حضرت اسحق نے کہا۔ بیٹے مین نے تیرے لیے بھی ایک دعا رکھ چھوڑی ہے۔ اور اوس کے لیے یہ دعا کی۔ کہ اوس کی اولاد ریت کے ذرون کے برابر کثرت سے ہو اور اون پر کوئی غیر بادشاہ نہو۔

۱۶۹ حضرت یعقوب کا بھاگنا اور ماموں کی بیٹیون سے نکاح کرکے پھر آنا اور حضرت اسحق کی وفات۔

پھر حضرت یعقوب اپنے بھائی کے خوف سے اپنے ماموں کے یہان بھاگ گیے۔ راستہ مین وہ دن کو چھپ رہتے اور سفر کرتے یعنی رات کو چلتے تھے۔ اسواسطے اون کا نام اسرائیل رات کا چلنے والا ہو گیا۔ (مگر توریت مین اس کے معنی کچھ اور ہی لکھے ہین) پھر حضرت یعقوب نے اپنے ماموں کی دو بیٹیون سے ایک ہی وقت مین نکاح کرلیا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (یعنی اکٹھی دو بہنین تم پر حرام ہین البتہ وہ معاف ہے جو پہلے گزر گیا) ان دونو بہنون سے حضرت یعقوب کے اولاد ہوئی۔ اون کی بی بی راحیل جب کہ بنیامین پیدا ہوا تھا نفاس کی حالت مین مر گئی۔

پھر جب حضرت یعقوب نے چاہا۔ کہ بیت المقدس کو لوٹ آئین۔ تو اون کے ماموں

نے بھیڑ کا گلہ دیا۔ جب وہ چلے تو اون کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا۔ اس واسطے یعقوب کی بی بی نے یوسف سے کہا۔ کہ اوس کے باپ کے تبون مین سے ایک بت چرا لے تاکہ وہ راستہ کے خرچ کے کام آوے۔ (یہ بت سونے کے تھے) حضرت یوسف نے اپنے نانا کا ایک بت چرا لیا۔ اور یعقوب یوسف اور اون کے بھائی بنیامین کی یتیمی کے سبب سے یوسف اور بنیامین کو نہایت ہی پیار کرتے تھے۔

اور حضرت یعقوب نے اپنے ایک راعی سے کہدیا تھا۔ کہ جب کوئی آکر تم سے پوچھے کہ تم کون ہو تو کہنا۔ کہ ہم یعقوب کے آدمی ہین جو عیص کا غلام ہے۔ پھر جب عیص آیا۔ اور اوس سے پوچھا تو راعی نے اوسے یہی جواب دیدیا۔ اس سے عیص نے یعقوب سے کچھ نہ کہا۔ اور یعقوب شام مین رہنے لگے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام کا قصہ

۱۷۰ حضرت ایوب اور ابلیس کا اون پر مسلط ہونا اور اون کے مصائب اور اوس کا سبب۔

یہ رومیون مین سے تھے۔ جو عیص کی اولاد ہین اون کا نام تھا ایوب ابن موص بن رازح بن عیص بن اسحق بن ابراہیم۔ اور بعض کہتے ہین موص بن رعیل بن عیص۔ اور اون کی بی بی لیا یعقوب بن اسحق کی بیٹی تھی۔ جس کی نسبت اونہین حکم ہوا تھا۔ کہ گھانس کی مٹھی سے مار لین اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اوس کا نام رحمہ بنت افرائیم بن یوسف تھا۔ اور حضرت ایوب کی مان حضرت لوط کی اولاد مین سے تھی۔ اور اون کا دین توحید اور اصلاح بین الناس تھا۔ اور جب کبھی خدا تعالیٰ سے اونہین حاجت ہوتی تو سجدہ کر کے مانگا کرتے تھے۔

اور اون کا قصہ اور مصیبت مین پھنسنے کا سبب اس طرح ہے۔ کہ جب ابلیس نے سنا کہ

جس وقت اللہ تعالیٰ حضرت ایوب کا ذکر کرتا ہے تو فرشتے اون پر درود بھیجا کرتے ہین تو اوسے حسد ہوا۔ اور اوس نے اللہ سے درخواست کی۔ کہ اوسے حضرت ایوب پر مسلط کرے۔ تاکہ وہ اون کے دین کو آزمائے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اوسے حضرت ایوب کے مال پر فقط مسلط کر دیا۔ پھر ابلیس نے اپنے عفریتون مین سے بڑے بڑے اصحاب کو جمع کیا۔ اور حضرت ایوب کل بثنیہ کے اور اوس کے علاقہ کے مالک تھے جو اعمال دمشق سے ہے (اور جہان حضرت یعقوب پیدا ہوئے تھے) اور اون کی ہزار بکریان تھین۔ اور اون کے چرواہے بھی تھے پانسو ہل چلتے اور ہر ایک ہل پر ایک غلام رہتا تھا اور ہر غلام کے پاس بی بی بچے اور مال و اسباب تھا۔ اور گدھیان ہل چلانے کے لیے تھین۔ اونکے بھی ایک ایک دو دو بلکہ اس سے بھی زیادہ زیادہ بچے تھے۔ جب ابلیس نے اپنے لوگون کو جمع کیا تو اون سے پوچھا کہ تمہارے پاس کس کس قدر قوت اور عقل ہے۔ مجھے ایوب کے مال پر تسلط مل گیا ہے اس کے جواب مین ہر ایک نے اپنا اپنا حال بیان کیا۔ پھر ابلیس نے اونہین روانہ کیا۔ اور اونہون نے اون کے تمام مال کو تباہ کر ڈالا۔ لیکن حضرت ایوب اللہ کی حمد کرتے رہے۔ اور جیسے اللہ کی عبادت مین کوشش کر رہے تھے اور اوس کی نعمتون کا شکر بجا لا رہے تھے اوس سے نہ پھرے اور بلا پر صبر کیے رہے۔

جب ابلیس نے یہ حالت دیکھی۔ تو اوس نے اللہ سے کہا۔ کہ مجھے اون کی اولاد پر بھی مسلط کر دے۔ یہ بھی اوس کی دعا قبول ہو گئی۔ مگر اون کے جسم اور عقل اور دل پر اوسے تسلط نہ ملا۔ ابلیس نے اون کی اولاد بھی ہلاک کر ڈالی پھر ابلیس اون کے معلم کی صورت بنا جو اونہین حکمت کی باتین سکھایا کرتا تھا اور زخمی اور سر پھوٹا بنکر اون کے پاس

آیا اور اون سے بڑی نرم نرم باتین کین جس سے اون کا دل بھر آیا۔ اور رو کر اپنی مٹھی بھر مٹی لیکر اپنے سر پر کہہ لی (جس سے یہ مطلب تہا کہ اونہین اپنی حالت زار پر بڑا افسوس ہوا) اس سے ابلیس خوش ہوا۔ مگر حضرت ایوب کو ندامت ہوئی اور اونہون نے استغفار کیا جس سے اونکے محافظ ملائکہ اون کی توبہ کو اللہ تعالیٰ کے پاس ابلیس سے بہی پہلے لے گئے۔

جب حضرت ایوب اپنے رب کی عبادت سے نہ پہرے۔ اور اپنی بلا پر صبر کیے بیٹھے رہے۔ تو ابلیس نے اللہ سے پہر سوال کیا۔ کہ وہ اوسے اون کے جسم پر بہی مسلط کر دے۔ اس پر بہی اللہ تعالیٰ نے اوسے تسلط دیدیا۔ لیکن زبان دل اور عقل اون کی باقی رہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اوسے تسلط نہین دیا پہر ابلیس اون کے پاس آیا۔ اس وقت وہ سجدہ مین تہے۔ اوس نے اون کی ناک کے نتھنے مین ایک پہونک ماری۔ جس سے اون کے تمام جسم مین ایک آگ پھیل گئی۔ اور یہ نوبت ہوگئی۔ کہ اونکا گوشت بکھر جائے۔ اور اون کے جسم مین کیڑے پڑ گیے۔ لیکن حضرت ایوب کی یہ حالت تہی۔ کہ جب کوئی کیڑا اون کے جسم سے گر پڑتا۔ تو اوسے اٹھا کر پہر رکھہ لیتے اور کہتے جو اللہ تعالیٰ نے تیری روزی بنائی ہے کہا۔ اور اونہین جذام ہو گیا تھا بلکہ اس سے بہی بدتر حالت ہوگئی تہی۔ اون کے جسم مین ایسے بڑے بڑے آبلے پڑتے اور پہوٹتے تہے جیسے عورت کی پستانین ہوتی ہین۔ اور ایسی بدبو اونکے جسم سے آتی تھی کہ کسی کو اوس کے سونگھنے کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے بستی والون نے اونہین بستی کے باہر کناسہ مین وہان نکالدیا جہان کوڑا وغیرہ ڈالتے تہے۔ وہان اون کے پاس بجز اون کی بی بی کے اور کوئی نہین جاتا تھا۔ صرف وہ ہی اون کے پاس جاتی اور خدمت کیا کرتی تھی۔ اس مقام پر وہ سات برس تک پڑے رہے

اور اللہ تعالیٰ سے اس عذاب کے دفع کرنے کے لیے دعا نہ مانگی - اوس وقت روے زمین پر اللہ کے نزدیک اون سے کوئی شخص زیادہ بزرگ اور اکرم نہ تھا -

۱۷ حضرت ایوب کی مصیبت کا دوسرا سبب

کہتے ہین کہ اونکی اس مصیبت کا یہ سبب تھا - کہ ملک شام مین ایکمرتبہ قحط پڑا - اسپر فرعون نے حضرت ایوب کی پاس آدمی بھیجا - کہ ان ایام مین ہمارے پاس چلے آؤ - یہان آپ بڑی فراغ البال رہین گے حضرت ایوب اپنے گھر والون کو اور گھوڑون چوپایون کو لیکر وہان چلے آئے - اور فرعون نے اونہین کچھہ اقطاع دیدئے پھر حضرت شعیب نبی بھی فرعون کے پاس آئے - اور کہا فرعون تو اس سے نہین ڈرتا - کہ اللہ تعالیٰ غصہ کرے جس سے تمام آسمان والے اور زمین دریا اور پہاڑ والے غصہ ہوجائین - جس وقت یہ باتین ہورہی تھین اسوقت حضرت ایوب وہان چپ کھڑے رہے - جب یہ دونو شخص فرعون کے پاس سے باہر آئے - تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر وحی بھیجی اور فرمایا - کہ ایوب تو اس لیے چپ رہا - کہ فرعون کی ملک مین تو گیا ہے - اب تو ہلاکی کے لیے تیار ہوجا - اس پر حضرت ایوب نے کہا - کہ کیا مین یتیمون کی پرورش نہین کرتا تھا - اور غریبون کو پناہ نہین دیتا تھا اور بھوکون کو کھانا نہین کھلاتا اور بیواون کی پرورش نہین کرتا تھا - اس پر اون کے پاس سے ایک ابر گزرا اور اوس مین سے بجلی کی دس ہزار آوازین سنائی دین - کہ جنسے یہ آواز آئی "ایوب یہ کس نے کیا تھا" اس سے حضرت ایوب نے (از راہ ندامت) مٹی لی اور اپنے سر پر ڈالی - اور کہا یارب یہ تیرا کام تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی - کہ اب بلا کے لیے مستعد ہوجا - حضرت ایوب نے کہا - کہ میرے دین کو تو کچھہ نقصان نہین پہونچے گا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ نہین دین تیرا سلامت رہیگا - کہا تو کچھہ پروا نہین - مگر بعض لوگ اس کا سبب کچھہ اور طرح بھی بیان کرتے ہین - لیکن اوس کا بیان بھی کچھہ ایسا ہی ہے

جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے۔

۱۷۲ حضرت ایوب کا اپنی بی بی سے ناراض ہونا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر بلا بھیجی اور مصیبت کی شدت ہوئی تو اون کی بی بی نے اون سے کہا۔ کہ تم تو مجاب الدعوۃ ہو۔ اللہ سے دعا مانگو وہ تمہین اچھا کر دے گا۔ کہا۔ کہ ستر برس تک عیش و عشرت مین رہے۔ ہمین چاہیئے کہ ستر برس تک ہی بلا مین صبر کرین۔ واللہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو مین تیرے سو درہ مارون گا۔ کہتے ہین۔ کہ اونہون نے درہ مارنے کی اس وجہ سے قسم کہائی تھی۔ کہ اون کی بی بی کو ابلیس دکھائی دیا تھا۔ اور اوس سے پوچھا تھا۔ کہ یہ مصیبت تمپر کیون آئی ہے۔ کہا کہ خدا کی مرضی سے۔ کہا تو یہ بھی اللہ کی ہی مرضی سے ہے۔ میرے پیچھے آؤ۔ وہ اوس کے پیچھے گئی۔ تو ابلیس نے اوسے وہ سب کچھ ایک وادی مین دکھایا جو اون کا کھو گیا تھا۔ اور کہا مجھے سجدہ کرین تمہین یہ سب دیدون گا۔ وہ بولی کہ میرا شوہر ہے مین اوس سے جاکر اجازت لے آؤن۔ اگر وہ کہے گا تو مین تیرا کہنا مانون گی۔ جب اوس نے حضرت ایوب سے جاکر کہا۔ تو اونہون فرمایا۔ کہ تو نہین جانتی یہ شیطان ہے۔ اگر مین اچھا ہو گیا۔ تو تیرے سو درے مارون گا۔ اور اوسے اپنے پاس سے دور کر دیا۔ اور کہا کہ تیرا کھانا پینا مجھپر حرام ہے۔ جو کچھ تو لائے گی مین ہرگز نہین چکھون گا۔ میرے پاس سے تو چلی جا مین تیرا منہ کبھی نہ دیکھون گا۔ یہ سنکر وہ چلی گئی۔

۱۷۳ حضرت ایوب کی دعا پر اللہ تعالیٰ کا اونہین شفا دینا اور گھر والون کا زندہ کرنا۔

جب حضرت ایوب نے دیکھا۔ کہ اون کی بی بی اونہین چھوڑ کر چلی گئی۔ اور اب اون کے پاس کھانا پینا کچھ نہین رہا اور سب دوست الگ ہو گئے تو مسجد مین گئے۔ اور کہا۔ یَا رَبِّ مَسَّنِیَ الضُّرُّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (مجکو یہ بیماری لگ گئی ہے۔ اور تو سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والا ہے) جب اونہون نے اس دعا کو دوہرایا۔ تو حکم ہوا۔ کہ اپنا سر اٹھا تیری دعا قبول ہوئی۔ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ (زمین مین اپنا پاؤن مار۔ یہان نہانے کے اور پینے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے) اور اللہ تعالی نے اون کا جسم اور صورت بھی پہلی ہی سی کردی۔ اور پھر اون کی بی بی نے کہا کہ مین اونہین کیسے چھوڑدون اون کے پاس تو اور کوئی نہین ہے۔ وہ بھوکے مرجائین گے اور کوئی درندہ اونہین کہا جاے گا۔ اس لیے وہ لوٹ آئی۔ دیکھا تو ایوب اچھے ہو چکے تھے اوس نے اونہین نہین پہچانا۔ اور جب اونہین اپنی حالت بیماری پر ندیکھا تو تعجب کیا۔ اور کہا اے بندۂ خدا تو نے اوس شخص کو دیکھا ہے جو یہان بیمار پڑا تھا۔ حضرت ایوب نے پوچھا تو کیا اوسے پہچانتی ہے اگر تو اوسے دیکھے تو پہچان لیگی کہا ہان۔ حضرت ایوب نے کہا۔ تو وہ مین ہی ہون۔ یہ سنتے ہی اوس نے اونہین پہچان لیا۔ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ مَسَّنِیَ الضُّرُّ اونہون نے اوس وقت کہا تھا۔ کہ جب کیڑے زبان اور دل تک پہنچے تھے۔ کیونکہ اس سے اونہین خوف ہوا تھا۔ کہ وہ پھر اللہ تعالی کا زبان سے ذکر اور دل سے یاد کیسے کرسکینگے۔ اور اللہ تعالی نے اونہین اون کے گھر دائے اور ویسے ہی اون کے ساتھ اور بھی دئے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ لوگ وہ ہی تھے جو پہلے تھے۔ نئے پیدا کرکے نہین دئے تھے اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے اونہین اون کی بی بی بھی پھر دیدی اور اوس کی جوانی کی عمر کردی تھی جس سے اوس کے پیٹ سے اون کے ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے۔

۱۷۴ حضرت ایوب پر طلائی ٹیڈیون کی بارش اور اونکی عمر اور دعا	پھر اللہ تعالی نے حضرت ایوب کے

پاس فرشتہ کو بھیجا۔ اوس نے آکر کہا کہ چونکہ آپ نے بلا اور مصیبت پر صبر کیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ یہان سے نکلکر آپ اپنے خرمن پر جائے۔ حضرت ایوب نکلے۔ اور وہان گیے پہر اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا۔ جس سے طلائی ٹیریان اون پر برسین۔ یہ ٹیریان گو طلائی تھین۔ مگر چلتی تھین۔ حضرت ایوب بھی اون کے پیچھے پیچھے جاتے اور اونھین گھیر گھیر کر خرمن مین لاتے تھے۔ فرشتہ نے دیکھکر کہا کیا خرمن کے اندر کی ٹیریون سے تمھارا پیٹ نہین بھرتا جو آپ اون کے پیچھے پیچھے باہر تک جاتے ہین کہا۔ کہ یہ میرے پروردگار کی عنایت ہے میرا اوس سے کیسے دل بھر سکتا ہے۔

پھر حضرت ایوب اس بلا کے دور ہونے کے بعد ستر برس دنیا مین زندہ رہے۔ اور جب اچھے ہو گیے تو اللہ تعالیٰ نے اونھین حکم دیا۔ کہ ایک کھجور کی ڈالی توڑ جس مین سو ٹہنی ہون اور اوس سے تم اپنی بی بی کو مارو تاکہ تمھاری قسم پوری ہو جائے۔ چنانچہ حضرت ایوب نے ایسا ہی کیا۔ اور قسم اُتار دی۔ اور یہ جو حضرت ایوب نے کہا کہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یہ دعا ہے۔ کوئی شکایت نہین ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ (یعنی ہم نے اوسے قبول کر لیا) اور حضرت ایوب یہ دعا مانگا کرتے تھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَارٍ عَيْنُهٗ تَرَانِيْ اِنْ رَاٰى حَسَنَةً سَتَرَهَا وَاِنْ رَاٰى سَيِّئَةً ذَكَرَهَا (یعنی اللہ تعالیٰ مجھے اوس ہمسایہ سے بچا جس کی آنکھ مجھکو دیکھے اور وہ ایسا ہو کہ جب میری بھلائی دیکھے تو اوسے چھپا دے اور جب میری بُرائی دیکھے تو اوسے کہتا پھرے)

۷۵ تین شخصون کا حضرت ایوب کو ملامت کرنا اور ایک لڑکی کا اونھین جواب دینا اور حضرت ایوب کا اون سے ناراض ہونا

کہتے ہین کہ حضرت ایوب نے جو دعا کی تھی اوس کا سبب یہ تھا کہ تین شخص اونکے دین کے متبع ہو گیے تھے۔ ایک کا نام بلدد اور دوسرے کا الیفز اور تیسرے کا صافر تھا

یہ تینون اون کے پاس اوس وقت آئے جس وقت کہ اون پر یہ بلا نازل ہوئی تھی۔ اور اون کو بہت کچھہ ڈرایا دہمکایا۔ اور کہا۔ کہ تو نے کوئی بڑا گناہ کیا ہے کہ کسی نے ایسا نہین کیا ہوگا اسی سے تجھپر سے یہ عذاب دور نہین ہوتا۔ اس پر حضرت ایوب سے اور اون سے بڑا جھگڑا ہوا۔

ان لوگون کے ساتھ ایک جوان گبر وہی تھا۔ اوس نے اون کی باتون کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ تم نے اچھی بات اور سچی رائے جو تھی وہ چھوڑ دی ہے۔ ایوب کا تمپر جس قدر حق ہے وہ اوس سے بہت بڑھکر ہے جو تم نے بیان کیا کیا تم اوس کے حق اور حرمت و عزت کو جانتے ہو جس کی توہین و تحقیر کر رہے ہو۔ جس کا تم عیب بیان کرتی ہو۔ یہ کون شخص ہے۔ تم کو نہین معلوم۔ ایوب اللہ تعالیٰ کا نبی اور آج تمام مخلوق مین برگزیدہ اور خیر الورے ہے پھر تمہین نہ تو یہ معلوم ہے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ نے تمہین یہ بتایا ہے کہ وہ اوس کی کسی بات سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اوس سے اوس کی کرامت چھین لی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو مکرم کیا کرتا ہے۔ اور نہ ایوب نے کبھی تمہارے سامنے کوئی ایسا کام کیا ہے جو حق کے خلاف ہو۔ اب جو تمنے اوسکی بلا کو دیکھکر اوسے اپنے نزدیک حقیر سمجھ لیا اور اپنے دل مین تم اوسے ذلیل سمجھنے لگے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بارہا اپنے نبیون صدیقون شہدا اور صالحین کو بلاؤن مین مبتلا کیا کرتا ہے۔ لیکن اون کی بلا اس بات کی دلیل نہین ہوتی کہ خدا تعالیٰ اون سے ناراض ہے۔ یا اون کو حقیر جانتا ہے۔ بلکہ یہ اون کی کرامت اور بہتر ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ اور اسیطرح کی اور بھی بہت باتین اوس نے کہین۔ پھر اوس نے اون سے کہا۔ کہ "حضرت ایوب کو اللہ تعالیٰ نے عظمت و جلال دیا تھا۔ وہ موت کا ذکر کیا کرتے تھے کہ جس سے تمہاری زبانین گنگ ہوتین اور تمہارے دل لرز جاتے تھے۔ اور تمہاری

حجتین قطع ہوجاتی تھین - کیا تم نہین جانتے - کہ خدا کے ایسے بندہ ہوا کرتے ہین - جو خدا کے خوف سے خاموش رہا کرتے ہین - حالانکہ وہ نہ تو ہکلاتے ہین اور نہ گونگے ہی ہوتے ہین - بلکہ وہ بڑے فصیح و لبیب ہوتے اور اللہ کو اور اوس کی نشانیون کو جانتے پہچانتے ہین - لیکن جب اللہ کی عظمت کا ذکر ہوتا ہے تو اون کے دل کانپ جاتے ہین - اور زبانین بند ہوجاتی ہین - اور اللہ تعالی کی ہیئیت و خوف سے اونکے عقل و ہوش پران ہوجاتے ہین - لیکن پھر جب ہوش مین آتے ہین تو پھر بھی وہ اللہ کے ہی رہتے اور اعمال زاکیہ بجا لاتے ہین - وہ گو کہ ابرار اور اتقیا اور دانا ہوتے ہین مگر اپنے آپ کو گناہگارون اور مقصرین مین سمجھتے ہین - اور اللہ کے سامنے کسی بہت چیز کو بہت نہین سمجھتے اور اوس کے واسطے کسی تھوڑی چیز سے راضی نہین ہوتے - اور نہ اعمال حسنہ پر اوس کے روبرو وہ ناز کرتے ہین - اون کو جب تم دیکھو گے تو خائف اور ڈرتا ہوا پاؤ گے "

جب حضرت ایوب نے اوس کا کلام سنا - تو کہا - اللہ تعالی حکمت کا تخم صغیر و کبیر سب کے دل مین اپنی رحمت سے بویا کرتا ہے - اور جب کسی کے دل مین حکمت ہوتی ہے تو اوس کی زبان سے ظاہر ہوجایا کرتی ہے دانائی کے لیے عمر اور بوڑھا پے اور بڑے تجربہ کی ضرورت نہین ہے - اور جب اللہ تعالی اپنے کسی بندہ کو لڑکپن مین حکمت دیتا ہے تو اوس کا مرتبہ حکام کے نزدیک نہین گراتا ہے -

پھر حضرت ایوب اون تینون کی طرف متوجہ ہوئے - اور کہا - کہ تم لوگ اوس سے پہلے ڈر گیے کہ تمہین کوئی ڈرائے اور اوس سے پہلے رو پڑے کہ تمہین کوئی مارے - اگر مین تم سے کہتا کہ اپنے اموال مین سے میرے واسطے صدقہ دو - شاید اللہ مجھے اس سی

نجات دیدے - یا قربانیان کرو - کہ جس سے اللہ اونہین قبول کرکے مجھسے راضی
ہوجائے - تو تمہاری کیا کیفیت ہوتی - تم بڑے مغرور ہو گیے ہو - یہ سمجھتے ہو کہ تم
اپنی نیکیون کے سبب سے اچھی حالت مین ہو رہے ہو - یہ بغاوت اور تکبر کی
باتین ہین - اگر تم راستی پر آؤ اور اپنی حالت کو اور پروردگار کی عنایتون کو دیکھو تو تمہین
معلوم ہوجائے - کہ عافیت کے پردہ مین اللہ تعالیٰ نے تمہارے کس قدر عیب
چھپا دیے ہین - میری بھی پہلے یہی حالت تھی - اور لوگ میری توقیر کرتے اور میری
باتین مانتے تھے - اب میری یہ حالت ہے - کہ میری بات کچھ چیز نہین رہی -
اور تم میری بات کو نہین مانتے - اور تم مجھ پر میری مصیبت سے بھی زیادہ مصیبت
ہو گیے ہو -

۱۷۶ حضرت ایوب سے اور اللہ تعالیٰ سے جواب سوال اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی

پھر حضرت ایوب نے اون سے منھ پھیر لیا اور اپنے رب کی طرف فریاد کے لیے
متوجہ ہوئے - اور اوس سے زاری کرکے عرض کیا - یارب مجھے تو نے کیون پیدا
کیا ہے - اگر تو مجھے برا سمجھتا ہے تو تو نے پیدا ہی نہ کیا ہوتا - کیا اچھا ہوتا - جو مین
مان کے پیٹ سے ساقط ہوجاتا - تو مجھے وہ گناہ بتادے جو مین نے کیا ہے
اور اوس سے تو نے اپنی توجہ مجھسے اٹھالی ہے - کیا اچھا ہوتا جو مین مرجاتا
اس سے تو میری موت بہتر ہے - کیا مین غریبون اور مسکینون کو اپنے یہان نہین
ٹھہراتا تھا - اور یتیمون کی دیکھ بھال اور بیواؤن کی خبر گیری نہین کرتا تھا - الٰہی مین تیرا
ذلیل بندہ ہون - اگر مین اچھا کام کرون تو تیرا احسان ہے - اور اگر مین کوئی برا کام کرون
تو عذاب کا تجھے اختیار ہے تو نے مجھے بلا کا نشانہ بنایا ہے اوس سے مجھپر

بلا نازل ہوئی ہے - اگر تو اوسے کسی پہاڑ پر بھی مسلط کرتا تو وہ بھی اوس کا بار نہین اُٹھا سکتا تھا - بھلا مین ضعیف کیا چیز ہون جو اوسے اُٹھا سکون - میرا تمام مال جاتا رہا - مین ایک ایک مٹھی کو مانگتا پھرتا ہون - وہ لوگ مجھے کہلاتے ہین جن کو مین ایک ایک لقمہ دیا کرتا تھا وہ مجھپر احسان جتاتے اور عار دلاتے ہین - میری اولاد بھی مرگئی اگر اون مین سے کوئی باقی رہتا تو میری مدد کرتا - میری بی بی بھی آزردہ ہوگئی - اور میرے قرابت دار مجھے چھوڑ گیے - میرے شناسا مجھ سے نفرت کرنے لگے اور دوست مجھسے بھاگ گیے - میرے حقوق کا لوگ انکار کرتے ہین - اور میرے احسانات کو بھول گیے ہین - میری تو فریاد سن - وہ فریاد نہین سنتے - اور میرے عذر کو قبول کردہ میرا عذر نہین مانتے - مین نے اپنے غلام کو بلایا - مگر وہ نہ آیا - مین نے اپنی لونڈی کے روبرو تضرع کیا اوسے بھی کچھ رحم نہ آیا - اور یہ سب کچھ ایذا جو ہو رہی ہے اور جو میری صورت بری ہوگئی ہے یہ سب تیری ہی قضا سے ہے - اور تو نے ہی مجھے بیمار کیا ہے - اگر تو اپنی ہیبت کو جو میرے دل مین بیٹھی ہوئی ہے نکال لے اور میری زبان کھولدے کہ مین دل کھول کے بول سکون تو کیا اچھا ہو - کیونکہ عبد کے لیے ضرور ہے - کہ اپنے مولا سے حجت کرے لیکن میرا مولا تو مجھے اوپر ہے اور مجھے نیچے ڈال دیا ہے - وہ مجھے دیکھتا ہے مین اوسے نہین دیکھتا وہ میری باتین سنتا ہے مین اوس کی نہین سنتا وہ میری طرف نہین دیکھتا جو رحم کرے اور نہ میرے نزدیک آتا ہے - جو مین اوس سے اپنی برات کے لیے گفتگو کرون - اور اپنی بابت اوس سے مخاصمت کرون -

جب حضرت ایوب نے اس طرح عرض کیا - تو ایک ابر آیا - اور اوس مین سے

آواز آئی - کہ ایوب اللہ تعالی تیرے پاس آیا ہے اور ہمیشہ سے تیرے پاس تھا
اُٹھہ اور اپنی حجت بیان کر - اور اپنی برأت کی دلیل پیش کر - اور اگر سامنے جبار کی طرح
کھڑا ہو - کیونکہ مجھسے مخاصمت کوئی شخص جبار کے سوا نہین کرسکتا - تو شیر کے منہہ مین
ناتھہ اور اژدہے کے منہ مین لگام دیتا ہے - اور نور کو پیمانہ سے ناپتا اور ہوا کو ترازو
مین تولتا اور دھوپ کو تھیلے مین بند کرتا اور گزری ہوئی کل کو لوٹاتا ہے - تیرے نفس
نے تجھے آرزو دلائی ہے - کہ جس تک تو اپنے سے نہین پہنچ سکتا - تیرا ارادہ ہو
کہ ایسے ضعف مین ہو کر تو مجھ سے مکابرہ کرے - اور ایسے ہکلانے پر مجھ سے
مخاصمت سے پیش آئے - اور ایسے گونگے پن سے مجھسے حجت کرے - تو اوس
وقت کہان تھا - جب مین نے زمین کو پیدا کیا تھا تو جانتا ہو کہ مین نے اوسے کتنا بڑا بنایا ہے - اور تو اوس
وقت کہان تھا - کہ جب مینے آسمان کو معلق بنایا جسکے اُٹھانے کیلئے کوئی ستون نہین کیا تیری اتنی بڑی عقل ہے
کہ تو اوسکے نور کو جاری رکھے یا اوس کے ستارون کو چلائے - یا تیرے حکم سے
رات اور دن ہوا کرین - اور اسیطرح اور بھی اللہ تعالی کی مصنوعات کا ذکر کیا -
حضرت ایوب نے کہا - مین نے بڑا قصور کیا - کیا اچھا ہو جو زمین پھٹ جائے اور مین
اوس مین سما جاؤن اور کوئی بات ایسی نہ کہون جس سے تو مجھ سے ناراض ہو مجھپر
بلائین آکر نازل ہو گئی ہین - مین جانتا ہون جو جو تو نے بیان کیا یہ سب تیرے کام ہین
اور تیری ہی حکمت کی تدبیر سے ہوئے ہین - تیرے سامنے کوئی زبردست نہین -
کوئی چھپی بات تجھہ سے مخفی نہین - دلون کے حال سب تو جانتا ہے - تو وہ باتین
میری مصیبت کی جانتا ہے جو مین نہین جانتا تھا - مین پہلے تیری سطوت کا حال
کانون سے سنا کرتا تھا - لیکن اب اس وقت آنکھون سے دیکھ رہا ہون - جو کچھہ مین نے

کھا وہ تو کہا مجھے معاف کر۔ اب مین کچھہ نہین کہتا۔ مجھہ پر رحم کر۔ مین نے اپنے منہ پر ہاتھہ رکھہ لیا۔ اور زبان بند کرلی۔ اور منہ پر مٹی ڈال لی ہے ایسی بات مین کبھی نہین کرون گا جس سے تو ناراض ہو۔ اور پھر دعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایوب تیری نسبت میرا حکم نافذ ہوگیا اور میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑہ گئی مینے تجھے معاف کردیا۔ اور تیرے گھر والے اور تیرا مال اور اتنا ہی اور تجھے پھر واپس دیا۔ تاکہ تیرے بعد مین جو لوگ ہون اون کے لیے یہ ایک نشانی رہے۔ اور اہل بلا کے لیے عبرت اور صابرین کے لیے تسلی ہو فَارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ (تو زمین مین اپنا پاؤن مار جب اونہون نے پانون مارا تو ایک چشمہ نکلا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے نہانے اور پینے کے لیے یہ ٹھنڈا پانی ہے۔) اور اوس سے تو اچھا ہوجاے گا۔ اور اپنے اصحاب کی طرف سے قربانی چڑہا۔ اور اون کے لیے استغفار کر۔ اونہون نے تیرے لیے میرا عصیان کیا ہے۔ جب اونہون نے زمین مین پانون مارا تو پانی کا ایک چشمہ نکلا۔ اور وہ اوس مین نہائے۔ جس سے اون کی بلا دور کردی۔ پھر وہ وہان سے نکلکر باہر بیٹھے۔ اور اونکی بی بی آئی اور اونکا حال پوچھا۔ کہ وہ کہان ہین۔ حضرت ایوب نے کہا کہ تو اونہین جانتی ہے کہان کیون نہین جانتی۔ اس پر وہ ہنس پڑے۔ اون کے ہنسنے سے اوس نے اونہین پہچان لیا پھر وہ اونہین چمٹ گئی۔ اور اوس وقت تک وہ بغلگیر رہی۔ جبتک کہ اون کا کل مال اور اولاد اونکے سامنے سے نہ گزر گئے۔

۱۷ حضرت ایوب کی وفات اور حضرت ذوالکفل اور شعیب نبی۔

چونکہ بعض لوگون نے حضرت ایوب کے قصہ کو حضرت یوسف کے قصہ سے پہلے

بیان کیا ہے اس واسطے مین نے اوسے پہلے لکھا ہے۔ حضرت ایوب حضرت یعقوب کے عہد مین ایک نبی تھے۔ کہتے ہین۔ کہ ایوب کی عمر ۹۳ برس کی ہوئی تھی۔ اور اونہون نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے حوصل کو وصی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کے بعد اون کے بیٹے بشر بن ایوب کو نبی کیا تھا۔ اور اون کا نام ذوالکفل رکھا تھا۔ یہ شام مین رہا کرتے تھے۔ اور اوسی جگہ اونہون نے وفات پائی تھی۔ اور اون کی عمر ۷۵ برس کی ہوئی تھی۔ اونہون نے بھی اپنے بیٹے عیدان کو وصی کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد حضرت شعیب بن صفیون بن عنقا بن نابت بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام کو نبی کیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کا قصّہ

۱۷۸ حضرت یعقوب اور اون کی بہن کی محبت حضرت یوسف سے اور حضرت یوسف پر چوری کا الزام

کہتے ہین۔ کہ جب حضرت اسحٰق نے وفات پائی تو ایکسو ساٹھ برس کے تھے۔ اور اون کی قبر اون کے باپ حضرت ابراہیم کے پاس مزرعہ جیرون مین ہے۔ اور قبر اون کی دو بیٹون یعقوب اور عیص نے بنائی تھی۔ اور حضرت یعقوب کی عمر ۱۴۷ برس کی ہوئی تھی۔ اور اون کے بیٹے یوسف اور اون کی مان کے حصہ مین نصف حسن دنیا بھر کا دیا گیا تھا حضرت یعقوب نے اونہین اپنی بہن حضرت اسحٰق کی بیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ اون کی پرورش کرتی تھی اور اس لیے اوسے حضرت یوسف سے بڑی محبت ہو گئی تھی اور حضرت یعقوب کو بھی اون سے کمال محبت تھی پھر حضرت یعقوب نے اوس سے کہا۔ بہن یوسف کو مجھے دیدے۔ والدین اوسے ایک گھڑی بھی اپنے سے جدا نہین کر سکتا۔ اوس نے بھی کہا کہ مین بھی اوسے ایک گھڑی بھر جدا نہین کر سکتی۔ اسپر حضرت یعقوب نے اون کے

لینے پر اصرار کیا - اوس نے کہا - کہ اچھا تو چند روز کے واسطے میرے پاس تسلی کے لئے رہنے دے -

پھر اوس نے حضرت اسحٰق کی بیٹی لی - یہ بیٹی اوسکے پاس رہا کرتی تھی - کیونکہ وہ اون کی اولادمین سب سے بڑی تھی - پھر وہ بیٹی اوس نے حضرت یوسف کی کمر مین باندہ دی - اور پھر مشہور کیا کہ وہ بیٹی کھوگئی - دیکھو اوسے کون لے گیا - اور ڈھونڈھنے لگی - اور بولی کہ گھر والون کی تلاشی لو - جب تلاشی لی - تو اوسے حضرت یوسف کے پاس پایا - اوس زمانہ مین دستور تھا - کہ جس کا مال چوری جاتا وہ چور کو پکڑ لیا کرتا تھا - اور اوس کا کوئی معاوضہ نہین کرتا تھا - اس لیے اوس نے حضرت یوسف کو پکڑ لیا - اور جبتک زندہ رہی اپنے پاس رکھا - اوس کے مرنے کے بعد حضرت یعقوب نے اپنے بیٹے کو لیا اس واسطے حضرت یوسف کے بھائیون نے کہا تھا کہ اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (اگر بنیامین نے چوری کی تو کوئی تعجب نہین ہے اوس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی) اس کے سوا اون کے چوری کرنے کی نسبت اور بھی لوگون نے باتین کہی ہین -

۱۷۹ حضرت یوسف کا خواب دیکھنا اور بھائیون کا اون سے حسد کرنا

جب حضرت یوسف کے بھائیون نے اپنے باپ کی محبت حضرت یوسف پر دیکھی - اور دیکھا - کہ حضرت یعقوب اونہین کی طرف متوجہ رہتے ہین - تو بھائیون کو یہ امر نہایت گران گزرا اور حضرت یوسف سے اونہین حسد پیدا ہوگیا -

پھر حضرت یوسف نے ایک خواب دیکھا - کہ گیارہ ستارہ اور شمس و قمر اونہین سجدہ کرتے ہین - پھر اس خواب کو اونہون نے اپنے باپ سے بیان کیا - اس وقت

اون کی عمر بارہ برس کی تھی باپ نے اون سے کہا۔ یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ط (بیٹے اپنے اس خواب کا حال اپنے بھائیون سے نہ کہنا اگر اونہون نے سن پایا تو تیرے کسی بلا مین پھانسنے کے لیے مکر چکر بنائینگے۔ شیطان آدمی کا کھلم کھلا دشمن ہے وہ اونہین ضرور بہکائیگا) پھر حضرت یعقوب نے اون کے خواب کی تعبیر اونہین بتائی اور کہا کَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ۔ (جیسا تو نے خواب مین دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا تیرا پروردگار تجکو برگزیدہ کرے گا اور تجکو خواب کی تعبیر سکھائے گا)

۱۸۰ حضرت یوسف کے بھائیون کا خواب کو سنکر اون کے نکال دینے کا مشورہ کرنا۔

جب یہ بات حضرت یوسف نے اپنے باپ سے کہی تو حضرت یعقوب کی بی بی نے اوسے سن پایا۔ حضرت یعقوب نے اوس سے کہا۔ کہ جو بات یوسف نے کہی ہے وہ تو اپنے بچون سے نہ کہنا۔ اوس نے کہا اچھا۔ لیکن جب حضرت یعقوب کے بیٹے چراگاہ سے آئے تو اون سے خواب کا حال کہدیا۔ اس سے اونہین اور بھی حسد اور رنج ہوگیا۔ اور کہا کہ شمس سے یوسف کی مراد بجز ہمارے باپ کے اور قمر سے بجز تیرے اور اور ستارون سے بجز ہمارے اور کچھ نہین ہے۔ ابن راحیل چاہتا ہے کہ ہمارا مالک بنے اور وہ اپنے آپ کو ہماری طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ مین تمہارا سردار ہون۔ پھر اونہون نے آپس مین مشورہ کیا۔ کہ کسی طرح اونہین باپ سے جدا کردین۔ اور کہا۔ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ط (کہ باوجودیکہ ہم حقیقی بھائیون کی بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اوس کا حقیقی بھائی ابن یامین ہمارے باپ کو ہمارے بہ نسبت بہت ہی پیارے ہین کچھ شک نہین کہ والد صاحب

صریح غلطی مین ہین) اور اون دونو کو ہم پر تفوق دیتے ہین - علانیہ خطا کرتے ہین اُقْتُلُوا
يُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهٖ
قَوْمًا صَالِحِينَ (یوسف کو مار ڈالو یا کہین جاکر اوسے پھینک آؤ - پھر والد صاحب کا رخ صرف
تمہارے ہی طرف رہے گا - اور اس کے بعد تم لوگ صالح ہو جانا - یعنی توبہ کر لینا یا اس کے بعد
تمہارے سب کام درست ہو جائینگے) یہ بات سنکر قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ (ایک نے
اون مین سے (جو سب سے افضل اور عاقل تھا یعنی یہودا نے) کہا کہ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ (یوسف
کو قتل مت کرو) قتل بڑا ہی سخت کام ہے - وَاَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ (اور اگر تمہین ایسا ہی کرنا ہے تو اوسے کسی اندھے کنوے مین ڈالدو - کوئی
راہ چلتا اوسے نکال لیگا) اور اس بات پر کہ وہ اوسے قتل نہ کرین اون سے عہد و پیمان
لیا - پھر اس کے بعد اونہون نے ارادہ کیا - کہ حضرت یعقوب کے پاس جائین - اور
حضرت یوسف کے اپنے ساتھ جنگل کو لیجانے کی اون سے درخواست کرین -

۱۸۱ حضرت یعقوب کا حضرت یوسف کے بھائیونکی درخواست پر اونہین اونکے ساتھ جنگل کو بھیجنا

چنانچہ وہ حضرت یعقوب کے پاس آئے اور سامنے کھڑے ہوئے اسیطرح جب کچھ
حاجت ہوتی تھی تو وہ کھڑے ہوا کرتے تھے جب حضرت یعقوب نے اونہین دیکھا
تو پوچھا کیا ہے - قَالُوا يَا اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُونَ -
(بولے کہ باوا جان یہ کیا بات ہے - کہ آپ یوسف کی نسبت ہمارا اعتبار نہین کرتے ہم تو اوسکے
خیر خواہ ہین -) جبتک ہم تیرے پاس اوسے نہ لائین گے برابر حفاظت کرتے رہین گے
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ (اوسے کل ہمارے ساتھ بھیجدے
کہ (جنگل کی پھل پھلاری) کھاے اور وہان کھیلے کودے - اور ہم اوسکی حفاظت کے ذمہ دار ہین)

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ

(حضرت یعقوب نے کہا۔ کہ اوسے تمہارا لیجانا تو مجھے بڑا شاق گزرتا ہے۔ اور مجھے اس کا بھی خوف ہے۔ کہ کہین تم اوس سے غافل ہوجاؤ اور تمہین معلوم بھی نہوا اور اوسے کوئی بھیڑیا کہا جائے۔) یہ بات حضرت یعقوب نے اون سے اس لیے کہی تھی۔ کہ اونہون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ حضرت یوسف ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہین۔ اور دس بھیڑیے اون پر حملہ کرکے اونہین قتل کرنا چاہتے ہین۔ اسی مین اون مین سے ایک بھیڑیا اونہین بچانے لگا۔ اور پھر زمین شق ہوگئی۔ اور حضرت اوس مین چلے گیے۔ اور پھر تین دن کے بعد اوس سے نکل آئے۔ اسی سے اونہین خوف ہوا تھا۔ کہ کہین اونہین کوئی بھیڑیا نہ کھالے۔ اس پر حضرت یعقوب کے بیٹون نے کہا۔ کہ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۔ (ہم تو اتنے آدمی ہین اگر اوسے ہمارے ہوتے ہوئے بھیڑیا کھاجائے تو ہم بالکل نکمے ہی ٹھیرے۔) جب حضرت یعقوب نے اونکی یہ باتین سنین تو اونہین اون کی طرف سے اطمینان ہوگیا۔ اور حضرت یوسف نے بھی کہا باوا جان مجھے اون کے ساتھ بھیجدیجیے۔ حضرت یعقوب نے کہا کیا تم بھی جانا چاہتے ہو۔ کہا ہان۔ اس لیے حضرت یعقوب نے اونہین جانے کی اجازت دیدی۔ اور اونہون نے کپڑے پہنے۔ اور اون کے ساتھ چلدیے۔

۱۸۲ حضرت یوسف کے بھائیونکا اونہین مارنا پیٹنا اور کنوے مین ڈالنا۔

اس وقت تو حضرت یوسف کے بھائیون نے اون کی بڑی عزت کی۔ مگر جب جنگل مین پہنچ گیے تو اون سے عداوت کرنے اور مارنے لگے جب ایک اون مین سے اونہین مارتا تو وہ دوسرے سے فریاد کرتے۔ مگر وہ بھی اونہین مارتا تھا۔ اس سے اونہین

معلوم ہوگیا کہ کوئی بھی اون پر رحم نہین کرتا ہے - پھر اونہون نے اون کو اتنا مارا کہ گویا قتل ہی کیے دیتے ہین - اس سے وہ چلائے کہ باوا جان یعقوب دیکھو یہ باندی بچے تمہارے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہے ہین -

جب یہ نوبت پہنچ گئی - کہ وہ اونہین مار ہی ڈالین - تو یہودا نے اون سے کہا - کہ تم نے تو مجھ سے عہد کیا تھا کہ اوسے قتل نہ کرینگے - اس لیے وہ اونہین کنوے کی طرف لائے - اور مشکین باندہین - اور کرتا اُتار لیا - اور اوس مین اونہین ڈال دیا - حضرت یوسف نے کہا بھائیو میرا کرتا تو مجھے دیدو - کہ کنوے مین مین اوس سے اپنا بدن ڈھکون - کہا - تو شمس وقمر اور گیارہ ستارون کو بلا - کہ وہ تیری موانست کرین - حضرت یوسف نے کہا مین نے تو کچھ نہین دیکھا تھا پھر اونہین کنوے مین لٹکایا - اور جب وہ نصف کنوے تک پہنچ گئے تو اون کے مار ڈالنے کی نیت سے اونہین چھوڑ دیا - لیکن اس کنوے مین پانی تھا - وہ پانی مین گرے - اور نکل کر وہین ایک پتھر پر جان بچائی اور وہین کھڑے رہے - پھر بھائیون نے اونہین پکارا - کہ وہ مر گیے یا ابھی زندہ ہین - حضرت یوسف نے سمجھا کہ بھائیون کو کچھ رحم آگیا اس واسطے اونہون نے جواب دیا - جب اونہون نے جانا کہ حضرت یوسف زندہ ہین تو چاہا کہ اون پر پتھر ماریں - مگر یہودا نے منع کیا - پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف پر وحی بھیجی لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ط (کہ اس بات سے کچھ تنگدل نہ ہو - ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ان کو انکی اس بدسلوکی سے متنبہ کروگے - اور وہ نہ جانین گے) کہ تم پر وحی آتی ہے - یا بعضون کے قول کے بموجب یہ بتائینگے کہ تم ہی یوسف ہو - یہ کنوا (جس مین حضرت یوسف کو اونہون نے ڈال دیا تھا) بیت المقدس کی سرزمین

مین مشہور و معروف ہے۔

۱۸۳ بھائیونکا باپ سے کہنا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُمْ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (اور پھر یہ لوگ رات کو روتے ہوئے اپنے باپ پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم تو دوڑین دوڑنے لگے تھے کہ کون آگے نکل جاے اور یوسف کو اسباب پاس چھوڑ گئے تھے اتنے مین بھیڑیا آکر اوسے کھا گیا۔ اون کے باپ نے اون سے کہا [کہ اوسے بھیڑیے نے تو نہین کھایا] بلکہ تم نے اپنے (کو بے جرم ٹھیرانے کے لیے اپنے) دل سے ایک بات بنالی ہے تو خیر صبری اچھا ہے) پھر اون سے کہا۔ کہ مجھے اوس کا کرتا تو دکھاؤ۔ پھر اونہون نے دکھایا (تو معلوم ہوا کہ کرتا خون آلود تو ہے مگر کہین سے پھٹا چرا نہین ہے) تو بولے۔ کہ مین نے ایسا کوئی حلیم بھیڑیا نہین دیکھا جس نے میرے بیٹے کو کھایا ہے۔ اور اوس کا کرتا کہین نہین پھاڑا ہے۔ پھر چلائے اور غش کھا کر گر گیے۔ اور کچھہ دیر تک بیہوش پڑے رہے۔ جب ہوش مین آئے تو بہت روئے۔ اور کرتے کو لیکر چوما اور سونگھا۔

۱۸۴ مالک کا حضرت یوسف کو کنوے سے نکالکر مول لینا اور مصر مین عزیز کے ہاتھہ بیچنا اور وہان کے بادشاہ

اور حضرت یوسف کنوے مین تین دن پڑے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کے پاس ایک فرشتہ بھیجدیا۔ کہ جس نے اون کی مشکین کھولدین۔ پھر جَآءَتْ سَيَّارَةٌ (وہان ایک قافلہ (اتفاقاً) آگیا) فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ (اور اونہون نے اپنے وارد کو کنوے پر بھیجا) وارد (یعنی سقہ) وہ ہے جو پانی لایا کرتا ہے فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ (اوس نے) کنوے مین (اپنا ڈول ڈالا) اوس سے حضرت

یوسف لٹک گئے۔ اور اوس نے اونہین کنوے سے نکال لیا وَقَالَ یَا بُشْرٰی ھٰذَا غُلَامٌ (اور کہا اہا یہ تو لڑکا ہے) یعنی خوش ہو جاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ بشریٰ اوس غلام کا نام تھا۔ وَاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً (اور) اوس سقہ اور اوسکے اصحاب یعنی قافلہ والون نے (حضرت یوسف کو مال تجارت قرار دیکر چھپا رکھا) اونہین یہ خوف ہوا تھا۔ کہ اگر وہ کہین کہ ہم نے اوسے مول لیا ہے تو اون کے رفیق کہین گے کہ ہمین بھی اوس مین شریک کرلو۔ اس لیے اونہون نے کہا۔ کہ پانی والون نے اس لڑکے کو ہمین فروخت کرنے کے لیے (امانتاً) دیا ہے۔

اُدہر یہود احضرت یوسف کے لیے کھانا لایا۔ لیکن جب اوس نے کنوے مین نہ دیکھا تو ادہر اُدہر نظر کی تو دیکھا کہ وہ اوسی جگہ قریب مین ایک شخص مالک نام کے پاس ہین۔ اوس نے جاکر یہ حال بھائیون سے کہا۔ اور وہ مالک کے پاس آئے اور کہا۔ کہ یہ غلام ہمارے پاس سے بھاگ کر آیا ہے۔ چونکہ حضرت یوسف رو رہے تھے اونہون نے اس غلام کے کہنے اور بھاگنے کے ذکر کرنے پر بھی اپنا کچھ حال نہ کہا اور قافلہ والون نے اون کے بھائیون سے اونہین تھوڑے داموں مین مول لے لیا۔ کوئی بیس درہم اور کوئی چالیس درہم اون کی قیمت کی مقدار بتاتے ہین۔ اور اونہین پھر وہ مصر کو لے گئے۔ پھر مالک نے اونہین کپڑے پہنائے۔ اور فروخت کے لیے بازار مین لیگیا۔ وہان اونہین قطفیر یا اطفیر نے مول لے لیا۔ جسے عزیز کہتے تھے۔ اور وہ مصر کے خزانون پر مقرر تھا۔ اور بادشاہ اوس زمانہ مین ریان بن الولید تھا جو عمالقہ قوم سے تھا کہتے ہین یہ بادشاہ مرنے سے پہلے حضرت یوسف پر ایمان لے آیا تھا۔ اور حضرت یوسف کی زندگی ہی مین مرگیا تھا۔ اور اوس کے بعد قابوس بن مصعب

بادشاہ ہوگیا تھا - اوسے حضرت یوسف نے مسلمان ہونے کو کہا - مگر وہ ایمان نہ لایا -

۱۸۵ راعیل کا حضرت یوسف کو اپنی طرف بُلانا

پھر جب حضرت یوسف کو اوس نے خرید لیا تو وہ اونہین اپنے گھر لایا اور اپنی عورت سے جس کا نام راعیل تھا کہا - اَکْرِمِیْ مَثْوٰہُ عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا (اوسے اچھی طرح سے رکھہ) جب وہ ان باتون کو جن کی ہم تجسس مین ہین جان جاے گا تو (کیا تعجب ہے کہ ہمارے کام آئے یا شاید اوسے ہم اپنا بیٹا ہی بنالین -) یہ عزیز عورتون کے کام کا نہ تھا - اوس کی عورت خوبصورت تھی اور دنیا دولت کے ناز نعمت مین پلی تھی -

پھر جب حضرت یوسف تیئیس برس کے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے اونہین نبوت سے قبل ہی علم و حکمت عطا فرمایا -

اور راعیل نے حضرت یوسف سے اپنا ناجایز مطلب حاصل کرنا چاہا - اور اپنے آپ اندر مکان مین گئی اور اونہین بھی اندر لے گئی اور دروازہ بند کرلیے اور ناجایز کام کرنے کے لیے اون سے کہا قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (حضرت یوسف نے کہا (معاذ اللہ وہ میرا رب ہے) یعنی تیرا شوہر میرا آقا ہے اوس نے مجکو اچھی طرح سے رکھا ہے (مین اوس کی امانت مین خیانت نہین کرسکتا) کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے اور (ظالمون کو کبھی فلاح نہین ہوتی) اور وہ حضرت یوسف کی خوبیان بیان کرتی اور اونہین اپنا شوق دلاتی تھی - چنانچہ وہ بولی - یوسف تیرے بال کیسے اچھے ہین - کہا یہی سب سے اول میرے جسم سے گر پڑینگے پھر بولی - کہ یوسف تیری آنکھین کیسی خوبصورت ہین - کہا یہی سب سے اول میرے جسم سے بہجائینگی - پھر بولی - کہ تیرا منہ کیسا حسین ہے - کہا وہ مٹی مین مل جائے گا -

پھر جب کچھہ دیر تک یہ باتین ہوتی رہین - تو ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا (وہ عورت بدکاری کے لیے

تیار ہوگئی) اور وہ بھی تیار ہو گئے۔ کہ اوسے ماریں۔ مگر علامہ ابن اثیر کہتے ہین اور اونہون نے چاہا کہ اپنا پائیجامہ کھولین۔ اس نیت کا کرنا ہی تھا کہ اون کے سامنے حضرت یعقوب کی صورت آگئی۔ کہ وہ انگشت بدندان ہین اور کہتے ہین۔ کہ یوسف یہ تو کیا حرکت کرتا ہے جبتک تو یہ حرکت نہ کرے گا تب تک تیری مثل اس پرندہ کی سی ہے کہ جو آسمان مین اوڑتا ہو جسے کوئی نہین پکڑ سکتا۔ لیکن اگر تو نے یہ حرکت کرلی۔ تو تیری ایسی مثل ہوجائے گی کہ وہ پرندہ مرجائے اور زمین پر گر پڑے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت یوسف اوس عورت کی ٹانگون مین بیٹھہ بھی گئے تھے اوس وقت اونہون نے دیوار پر لکھا دیکھا۔ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا (اور زنا کے پاس بھی ہوکر نہ پھٹکنا۔ وہ بڑی بے حیائی کا کام اور بہت ہی بُرا چلن ہے)

۱۸۶ راعیل کا حضرت یوسف کی بہا گنے پر کرتے کا پھاڑنا اور عزیز کے روبرو اوس کا جرم ثابت ہونا۔

اور جب حضرت یوسف نے اپنے رب کی طرف سے یہ برہان بھیجی ہوئی دیکھی۔ اور اوس سے متنبہ ہوئے تو دروازہ کے ارادہ سے بہاگے۔ مگر راعیل نے دوڑ کر اونہین دروازہ سے نکلنے سے پیشتر جالیا۔ اور پیچھے سے کرتہ پکڑ کر ایسا کھینچا کہ وہ پھٹ گیا وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ (اتفاقاً وہان اوس کا شوہر بھی دروازہ کے پاس ہی تھا) اور اوس کے ساتھہ راعیل کا چچیرا بھائی بھی تھا۔ جب اوس نے یہ معاملہ دیکھا۔ تو راعیل نے پیش بندی کے طور پر اپنے شوہر سے کہا۔ کہ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ (جو شخص تیری بی بی کے ساتھہ بدکاری کا ارادہ کرے تو اوس کی سزا یہی ہے کہ قید کردیا جائے) حضرت یوسف نے کہا هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ (یہ عورت ہی مجھے پھسلاتی تھی) مین اوس کے پاس سے بہاگا۔ مگر اوس نے مجھے پکڑ لیا۔ اور میرا کرتا پھاڑ دیا راعیل کے چچیرے بھائی نے کہا۔

کہ ان دونون کی سچ جھوٹ کی شہادت کرتے سے معلوم ہوسکتی ہے اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَاِنْ کَانَ قَدُّهٗ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ ۵ (اگر اوس کا کرتا آگے سے پھٹا ہو تو عورت سچی ہے۔ اور اگر پیچھے سے پھٹا ہو تو عورت جھوٹی ہے) پھر کرتا پیش کیا گیا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ پیچھے سے پھٹا ہے قَالَ اِنَّهٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ (تو عزیز نے اپنی بی بی سے کہا۔ کہ یہ تم عورتون کے چرتر ہین۔ کچھ شک نہین کہ تمہارے چرتر بڑے غضب کے ہوتے ہین) بعض کہتے ہین۔ کہ اس معاملہ کا شاہد ایک بچہ تھا جو جھولے مین پڑا تھا۔ ابن عباس نے کہا ہے کہ چار ایسے ننھے بچون نے باتین کی ہین جو جھولے مین جھولنے کی عمر کے تھے۔ ایک اون مین سے فرعون کی بی بی کی دائی کا بیٹا ہے دوسرا حضرت یوسف کا شاہد ہے۔ تیسرا جریج کا ساتھی اور چوتھے حضرت عیسیٰ ابن مریم ہین پھر راعیل کے شوہر نے کہا یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (یوسف اس بات کو جانے دو) یعنی اس کا کسی سے ذکر مت کرو۔ پھر اپنی بی بی کی طرف مخاطب ہو کر کہا اِسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ کُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِیْنَ (تو اپنے قصور کی معافی مانگ کیونکہ سرتاسر تیری خطا ہے)

۱۸۷ راعیل کا اپنی بدنامی کی شہرت پر اپنے عذر کا اظہار کرنا

اب یہ معاملہ جو حضرت یوسف اور عزیز کی بی بی کا ہوا۔ یہ شہر مین مشہور ہوا اور عورتین اس کا ذکر و تذکرہ کرنے لگین۔ یہانتک کہ اس شہرت کا حال عزیز کی بی بی کو بھی معلوم ہوا۔ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّکَاً (تو راعیل نے اونہین بلوا بھیجا۔ اور ایک محفل کی اون کے لیے تیاری کی۔ کہ جہان وہ تکیہ لگا کر بیٹھین) اور وہان تکیے رکھے اور وہ آئین۔ اور اوس نے اونہین ترنج دئے وَاٰتَتْ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِکِّیْنًا (اور ہر ایک عورت کو اون مین سے ایک ایک چھری دی) کہ ترنجون کو کاٹین۔

اور حضرت یوسف کو اوس مجلس سے الگ بٹھایا۔ وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ (اور اون سے کہا کہ اون کے سامنے باہر آؤ) پھر وہ نکلے۔ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ (پھر جب عورتون نے یوسف کو دیکھا تو اون پر حضرت یوسف کے حسن وجمال کی دہاک بیٹھ گئی) اور حیران وششدر رہگئین وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ (اور پھلون کو کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ) بیخبری مین چھریون سے کاٹ لیے) وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (اور کہنے لگین سبحان اللہ یہ تو بشر نہین بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے) پھر جب اون کی یہ حالت ہوگئی۔ اور اونہون نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور اون کے ہوش جاتے رہے اور جان گئین۔ کہ جو کچھ اونہون نے طعنہ کی باتین راعیل کی نسبت کہی تھین اون مین اونہین کی خطا تھی۔ تو راعیل نے اپنی خطا کا اقرار کیا وَقَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ (اور بولی کہ یہی تو ہے جس کی نسبت کہ تم مجکو ملامت کیا کرتی تھین بیشک مین نے اوسے اپنے مطلب کے لیے پھسلایا تھا مگر وہ بچا رہا)

۱۸۸ حضرت یوسف کا قید ہونا

اور یہ بھی راعیل نے کہا) وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ (اور اگر وہ میرا کہنا نہ مانیگا تو ضرور قید کیا جاے گا اور بیشک بے عزت ہوگا) مگر حضرت یوسف نے معصیت اللہ پر قید خانہ کو پسند کیا۔ فَقَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ (اور کہا کہ پروردگار جس حرکت کی طرف مجھے وہ بلاتے ہین اوس سے تو مجھے قید خانہ ہی پسند ہے۔ اور اگر تو نے مجھے ان کے چرتروں سے نہ بچایا۔ تو مین اون کی طرف مائل ہی ہو جاؤن گا) (جب حضرت یوسف نے اللہ تعالیٰ

کی جناب مین یہ دعا کی فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ (تو پروردگار نے اون کی دعا قبول فرمائی۔ اور اون سے عورتون کے مکر دفع کر دیئے) پھر جب عزیز نے حضرت یوسف کے پاکدامنی کی نسبت قمیص کی اور منہ کے چھلنے کی اور لڑکے کی گواہی کی اور عورتون کے اپنے ہاتھ کاٹ لینے کی نشانیان دیکھین تو اوس نے چاہا۔ کہ حضرت یوسف کو بالکل چھوڑ دے۔ لیکن کہتے ہین۔ کہ راعیل نے اپنے شوہر سے شکایت کی۔ اور کہا۔ کہ اوس غلام نے لوگون مین مجھے فضیحت کیا ہے۔ اور کہتا پھرتا ہے کہ مین نے اوسے پھسلایا تھا۔ اس لیے اوس نے حضرت یوسف کو سات سال کے لیے قید کر دیا۔

۸۹ حضرت یوسف کا نان بائی اور ساقی کے خوابون کی تعبیر بتانا۔

جب حضرت یوسف قید مین گیے۔ تو اون کے ساتھ فرعون مصر کے دو جوان اور بھی قید خانہ مین داخل ہوئے۔ ایک تو بادشاہ کا کھانا پکانے والا تھا۔ اور دوسرا شراب پلانے والا کیونکہ ان دونو کی نسبت لوگون نے بیان کیا تھا۔ کہ وہ بادشاہ کو زہر دینا چاہتے ہین۔ جب حضرت یوسف قید خانہ مین پہنچے۔ تو کہا کہ مین خواب کی تعبیر بیان کرنا جانتا ہون۔ ان دونو نے خوابین دیکھی تھین۔ یہ سنکر اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ چلو اسے آزمائین۔ نان بائی نے کہا کہ اِنِّیْ اَرَانِیْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ (مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ مین اپنے سر پر روٹیان اٹھائے ہوئے ہون۔ اور پرند ہین۔ کہ اونمین سے کھا کھا جاتے ہین) اور دوسرے نے کہا کہ اِنِّیْ اَرَانِیْ اَعْصِرُ خَمْرًا (مین دیکھتا ہون کہ گویا شراب بنانے کے لیے (انگورون کا) عرق نچوڑتا ہون) قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا

(حضرت یوسف نے جواب دیا کہ جو کھانا تمکو کھانے کے لیے ملنے والا ہے وہ تم تک آنے بھی نہ پائے گا۔ کہ مین تمکو اوس کے آنے کے پہلے ہی اس کی تعبیر بتا دون گا) حضرت یوسف نے یہ پسند نہ کیا۔ کہ جو سوال اونہون نے کیا ہے۔ اوس کی تعبیر اونہین بتا دین اور اور باتین کرنے لگے۔ اور بولے۔ کہ۔ یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (اے میرے دونو قید خانہ کے رفیقو کیا یہ جدا جدا معبود اچھے ہین۔ یا وہ اللہ اچھا ہے جو اکیلا اور زبردست ہے) اس نان بائی کا نام مجلث اور دوسرے کا نام نبوتھا۔ مگر ان دونو نے اونہین نہ چھوڑا۔ بلکہ اپنے خوابون کی تعبیر پوچھکر ہی رہے۔ حضرت یوسف نے آخر اون سے کہا۔ کہ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ (تم مین سے ایک شخص (جس نے شراب بنانا دیکھا ہے) وہ تو اپنے رب کو (یعنی اپنے بادشاہ اور آقا کو شراب پلائیگا اور بدستور اوس کا ساقی بنا رہے گا) لیکن دوسرا (جس نے سر پر روٹیان رکھی دیکھی ہین) اوسے سولی دیجائیگی اور پرندا اوس کا سر نوچ نوچ کر کھا ئینگے) جب حضرت یوسف نے یہ تعبیر اون سے بیان کر دی۔ تو بولے کہ ہم نے تو کچھ بھی خواب نہ دیکھا تھا۔ کہا قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ (جس بات کو تم نے پوچھا تھا اور مین نے اوس کا جواب دیا وہ اسی طرح خدا کے یہان ہو چکا ہے ٹلنے والا نہین)

۱۹۰ بادشاہ مصر کا خواب دیکھنا اور ساقی کے آنے پر حضرت یوسف کا اوسکی تعبیر بیان کرنا کہ قحط پڑے گا

پھر حضرت یوسف نے نبو سے قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ (جس کی نسبت اونہون نے سمجھا تھا کہ وہ بچ جائیگا کہا۔ کہ اپنے آقا) یعنی بادشاہ (کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا) اور اوس سے کہنا کہ مین ناحق قید ہون) فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ (سو شیطان نے

اس کو اپنے آقا سے اس کا تذکرہ کرنا بھلا دیا) کیونکہ حضرت یوسف شیطان کے سبب سے غفلت مین پڑ گئے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف پر وحی بھیجی اور فرمایا یوسف تو نے میرے سوا دوسرے کو اپنا حامی بنایا۔ مین تیری قید کی مدت بڑھا دون گا فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝ (اسی لیے وہ قید مین چند سال) یعنی سات سال (رہے)

پھر بادشاہ نے جس کا نام ریان بن الولید بن الہروان بن ارا شہ بن فاران بن عمرو بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح تھا ایک بڑا ہیبت ناک خواب دیکھا۔ اوس نے دیکھا۔ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ (کہ سات موٹی گائین ہین کہ اونہین سات دبلی کھائی جاتی ہین اور ایسے ہی سات بالیان ہین سبز اور تر و تازہ اور سات خشک ہین) اس لیے اوس نے ساحرون اور کاہنون اور شگونیون کو جمع کیا۔ اور اون سے اس خواب کو بیان کیا۔ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ (تو اونہون نے کہا۔ کہ یہ پریشان خیالات ہین اور ہم ایسے خیالات کی تعبیر نہین جانتے) وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝ (اور اوس شخص نے جو اون دو شخصون مین سے رہائی پا گیا تھا۔ اور اب اوسے ایک مدت بعد حضرت یوسف کا قصہ یاد آیا تھا کہا کہ مین تمہین اسکی تعبیر بتا دون گا مجھے (ذرا قید خانہ تک) جانے دو) پھر جب اوسے حضرت یوسف کے پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ تو اوس نے جا کر خواب کا حال اون سے بیان کیا قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ (حضرت یوسف نے کہا کہ (خواب کی تعبیر یہ ہے) کہ تم لوگ بدستور سات برس تک کھیتی کرتے رہوگے۔ اوس وقت جو فصل تم کاٹو اوسے بالون ہی مین رہنے دینا صرف تھوڑا سا کھانے کے لئے نکال لینا۔ پھر اون کے بعد سات برس سخت (قحط کے) آئین گے۔ کہ جو کچھ تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ سب کھا جائین گے مگر ہان قدرے قلیل جو تم (بیج کے لیے) بچا رکھوگے۔ پھر اون کے بعد ایک ایسا سال آئیگا۔ کہ جس مین لوگون کی دعا سُن لے جائیگی یعنی خوب سمان ہوگا اور اوسمین (کھیتی) کے علاوہ انگور بھی خوب پھلینگے) اور لوگ (شراب بنانے کے لئے اون کا عرق) نچوڑین گے) کیونکہ موٹی تازی گائین سمی کے برس ہین اور دبلی سوکھی گائین قحط کے سال ہین۔ اور ایسے ہی سبز اور خشک بالون کا حال ہے۔

۱۹۱ حضرت یوسف کی پاکدامنی کا ثبوت اور بادشاہ کا اونہین قید خانہ سے بلاکر وزارت خزانہ کے عہدہ پر مقرر کرنا

پھر نبو بادشاہ کے پاس لوٹ گیا۔ اور اوس سے تعبیر بیان کردی بادشاہ کو یقین ہوگیا۔ کہ یوسف کی بات سچی ہوگی قَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۝ (تو اوس نے کہا کہ یوسف کو یہان لاؤ۔ جب قاصد اون کے پاس آیا اور اون سے بادشاہ پاس چلنے کو کہا) تو اونہون نے کہا۔ کہ تو اپنے سرکار کے پاس لوٹ جا۔ اور اوس سے دریافت کر۔ کہ آپکو اون عورتون کا حال بھی معلوم ہے جنہون نے مجھکو دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے) (آیا مین اون کے درپے تھا یا وہ میرے درپے تھین) جب چوبدار حضرت یوسف کے پاس سے لوٹ گیا تو بادشاہ نے اون عورتون سے اس کی کیفیت

دریافت کی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ (وہ بولین کہ حاشاللہ ہم نے تو یوسف مین کسی طرح کی برائی نہین دیکھی) لیکن عزیز کی بی بی نے ہم سے ذکر کیا تھا کہ اوس نے یوسف کو پھسلایا تھا - اس پر عزیز کی بی بی نے کہا کہ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ (مین نے اوسے اپنے واسطے پھسلایا تھا) حضرت یوسف نے چوبدار سے کہا کہ مین نے اس واسطے تجھے واپس کر دیا تھا - کہ سرکار کو معلوم ہو جائے کہ مین نے اون کے پیچھے کوئی خیانت نہین کی ہے - یہ سنکر حضرت جبرئیل نے کہا - کہ اوس وقت تو نے خیانت نہین کی تھی جبکہ تو نے اوسکی عورت کا قصد کیا تھا - حضرت یوسف نے کہا - وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یون تو مین بھی بندہ بشر ہون اپنی نسبت نہین کہتا کہ مین پاک صاف ہون کیونکہ نفس تو آدمی کو بدی کے لیے اُبھارا ہی کرتا ہے) پھر جب بادشاہ پر حضرت یوسف کی پاکدامنی اور امانت ظاہر ہو گئی قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۝ (تو بادشاہ نے حکم دیا - کہ یوسف کو میرے پاس لاکر حاضر کرو - مین اوسے اپنا خاص معتمد بناؤن گا) جب چوبدار حضرت یوسف کے پاس آیا - تو اوس کے ساتھ چلے - اور قید خانہ والون کو دعا دی - اور اوسکے دروازہ پر لکھا - کہ یہ زندون کی گور اور غمگینون کا گھر اور دوستون کی آزمایش کا اور دشمنون کی شماتت کا مقام ہے پھر نہائے دھوئے اور کپڑے بدلے - اور بادشاہ کے پاس چلے اور اوس کے پاس پہونچے قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ (پھر جب اوس نے حضرت یوسف سے بات چیت کی - تو کہا آج سے تم ہماری سرکار مین بڑے باوقار اور صاحب اعتبار ہو) اِجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (حضرت یوسف نے عرض کیا - کہ اگر سرکار نے میری ایسی قدردانی فرمائی ہے) تو مجھے ملکی خزانون پر (یعنی مالگذاری پر) مقرر فرما دیجئے) یہ درخواست

جب حضرت یوسف نے خود کی تو اللہ تعالیٰ نے اوسے پسند نہ کیا۔ اسی وجہ سے اوس نے ایک برس بعد اونہین اس کام پر مقرر کیا۔ اور اگر وہ یہ نہ کہتے کہ مجھے ملکی خزانونپر مقرر فرمادیجئے تو وہ اونہین اوسی وقت مقرر کردیتا۔ پہر اوس نے اپنے تمام خزانے ایک برس بعد اونہین سپرد کردئے۔ اور وزرات کا عہدہ اونہین دیدیا۔ اور اونکا حکم نافذ کردیا۔ اور قطفیر کا کام اون کے حوالہ فرمادیا۔ جو اون کا آقا تھا اور اب انہین ایام مین مرچکا تھا۔ بعض یہ بہی کہتے ہین کہ فرعون نے اوسے معزول کردیا تھا اور حضرت یوسف کو اس کا کام دیدیا تھا۔ مگر اول ہی بات صحیح ہے۔ کیونکہ حضرت یوسف نے اوس کی بی بی سے بھی نکاح کرلیا تھا جیسا کہ ہم ابہی ذکر کرتے ہین۔

۹۲ ریان کا حضرت یوسف پر ایمان لانا اور حضرت یوسف کا نکاح راعیل سے

جب حضرت یوسف مصر کے کام پر مقرر ہوگئے تو اونہون نے ریان بادشاہ سے ایمان لانے کو کہا۔ اور وہ ایمان لے آیا۔ پہر جب وہ مرگیا۔ تو اوس کے بعد قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن السلواس بن فاران بن عمرو بن عملاق مصر کا بادشاہ ہوا۔ حضرت یوسف نے اس سے ایمان لانے کو کہا۔ مگر ایمان نہ لایا اور حضرت یوسف نے اوسی کے عہد حکومت مین وفات پائی۔

پہر حضرت یوسف کے عامل ہونے پر ریان بادشاہ نے راعیل کے ساتھ جو اون کے آقا کی بی بی تہی نکاح کرادیا۔ پہر جب اونہون نے اوس سے مباشرت کی۔ تو راعیل سے کہا۔ کہ جس بات کو تو پہلے چاہتی تھی اوس سے یہ بہتر نہین ہے کہا پیار سے مجھے ملامت مت کر مین حسین وجمیل عورت تھی اور ناز ونعمت مین پلی تھی۔ اور میرا شوہر عورتون کے کام کا نہ تھا اور تجھے اللہ تعالیٰ نے بڑا حسین بنایا تھا۔ اس سے میرا نفس مجھ پر

غالب ہوگیا۔

جب حضرت یوسف کا اوس سے نکاح ہوا تو اونہون نے اوسے باکرہ پایا۔ اور اوس سے اون کے افرائیم اور منشا دو بیٹے پیدا ہوئے۔

۱۹۳ قحط سالی مین حضرت یوسف کے بھائیون کا غلہ لینے کو مصر کو جانا اور حضرت یوسف کا اونہین غلہ دیکر بنیامین کے لانیکا وعدہ کرانا

پھر جب حضرت یوسف مصر کے خزائن پر مقرر ہوگیے۔ اور اچھی فصل کے ساتون برس گزر گیے۔ اور حضرت یوسف نے بالیون مین غلہ جمع کر رکھا۔ اور قحط سالی کا زمانہ آیا۔ اور مخلوق پر خشک سالی آئی۔ اور بھوک نے لوگون کو ستایا۔ اور جہان حضرت یعقوب رہتے تھے اس ملک مین بھی مصیبت آکر نازل ہوئی۔ تو اونہون نے اپنے بیٹون کو مصر کی طرف بھیجا اور یوسف کے حقیقی بھائی بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا جب یہ لوگ حضرت یوسف کے پاس گیے تو اونہون نے اپنے بھائیون کو پہچان لیا۔ مگر بھائیون نے اونہین نہ جانا کیونکہ وہ اون سے ایک مدت سے نہ ملے تھے۔ اور اب لباس بھی اون کا وہ نہ تھا۔ شاہانہ لباس پہنے ہوئے تھے۔

جب حضرت یوسف نے اونہین دیکھا۔ تو پوچھا۔ کہ تم کون ہو۔ کہا ہم شام کے رہنے والے ہین۔ اور یہان غلہ کے واسطے آئے ہین۔ حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تم جھوٹے ہو۔ غلہ کے لیے نہین آئے ہو بلکہ تم جاسوس ہو۔ مجھے اپنا ٹھیک ٹھیک حال بتاؤ۔ کہا ہم سب دسون ایک ہی شخص کی اولاد ہین۔ ہمارا باپ صدیق ہے پہلے ہم بارہ تھے۔ ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل کو گیا تھا۔ وہان وہ مر گیا اور باپ اوسے ہم مین سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ حضرت یوسف نے پوچھا۔ تو پھر اب تمہارے باپ کی تسکین کس سے ہوتی ہے۔ کہا ایک اور بھائی ہے جو اوس

بھائی سے چھوٹا ہے۔ حضرت یوسف نے کہا۔ تو اوسے میرے پاس لاؤ۔ مین اوسی
دیکھون کہ تم سچے ہو یا جھوٹے فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا
تَقْرَبُوْنِ ۝ (اگر تم اوسے نہ لاؤ گے۔ تو پھر مین تمہین غلہ نہ دون گا۔ اور نہ تم میرے پاس آنا۔
قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ ۝ (بولے کہ ہم اوس کے باپ سے اوسکی درخواست
کرینگے۔) اور ہم ضرور لائینگے حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تو اس وعدہ کے پورا کرنے کیلئے
اپنے مین سے کسی کو میرے پاس اُوُل مین رکھہ جاؤ۔ وہ میرے پاس اوس وقت
تک رہیگا کہ تم لوٹ کر نہ آؤ۔ پھر اونھون نے قرعہ ڈالا۔ کہ اُوُل مین کون رہے۔ اور
شمعون کا نام نکلنے پر اوسے وہان چھوڑ دیا۔ اور حضرت یوسف نے اون کے غلہ کا
سامان کر دیا۔ وَقَالَ لِفِتْیَانِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ
یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ (اور حضرت یوسف نے
نوکرون سے کہا۔ کہ اون کی جمع پونجی بھی اونہین کی بوریون مین رکھدو۔ تاکہ جب یہ لوگ اپنے
اہل وعیال کی طرف لوٹکر جائین تو اپنی پونجی کو پہچانین اور اس سے عجب نہین کہ پھر بھی غلہ لینے کو
آئین۔) کیونکہ حضرت یوسف جانتے تھے کہ وہ امانت والے اور دیانت دار ہین۔ وہ
اس پونجی کو لوٹانے کے لیے آئین گے۔ اور بعض کہتے ہین۔ اس لئے اون کی پونجی
دیدی تھی۔ کہ حضرت یوسف کو یہ اندیشہ ہوا تھا کہ اگر اون کے باپ پاس دوسرے
مرتبہ آکر غلہ لینے کے لیے کچھہ نہ ہوا تو وہ کیونکر آئین گے۔ لیکن جب دیکھین گے کہ پونجی ہے
تو پھر لوٹ آئین گے۔ اور جب حضرت یوسف دیکھتے تھے کہ لوگون کی خراب حالت ہی
تو اون کی بڑی تسلی وتشفی کیا کرتے تھے۔ اور کسی شخص کو ایک اونٹ کے بوجھ سے
غلہ بڑھتی نہین دیتے تھے۔

۹۴ بھائیون کا حضرت یعقوب پاس جاکر ابن یامین کے مصر لیجانے کی درخواست کرنا

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ (جب وہ اپنے باپ پاس) اپنے اونٹون کو لیکر (گیے) تو کہا کہ باوا جان عزیز مصر نے ہماری ایسی بڑی خاطرداری کی۔ کہ اگر وہ ہمارا بھائی بھی ہوتا تو اس سے زیادہ نہ کرتا۔ لیکن اوس نے شمعون کو اوُل مین رکھہ لیا ہے۔ اور کہا ہے۔ تم اپنے اوس بھائی کو لاؤ جس کو تمہارے گم شدہ بھائی کے بعد باپ بہت پیار کیا کرتا ہے فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ۔ (اور اگر تم اوسے نہ لاؤ گے تو پھر مین تمھین غلہ نہ دون گا اور نہ تم میرے پاس آنا۔) قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ط وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ط قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ط هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ط وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ط ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

(حضرت یعقوب نے کہا۔ کہ مین تو تم پر اس کا کیا اعتبار کرون۔ ہان مگر اوسی طرح اعتبار کرتا ہون جیسا کہ مین نے پہلے اوس کے بھائی کے بارے مین تم پر کیا تھا۔ اور جب اونہون نے اپنا اسباب کھولا۔ تو دیکھتے کیا ہین کہ اونکی پونجی اون کو لوٹا دی گئی ہے۔ یہ دیکھکر وہ باپ سے کہنے لگے۔ کہ باوا جان ہمین اور کیا چاہیئے ہے۔ یہ ہماری پونجی بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی ہے۔ ہمکو اب اجازت دیجئے کہ ہم ابن یامین کو لیکر جائین۔ اور اپنے اہل وعیال کے لیے غلہ لے آئین اور راستہ مین ہم اپنے بھائی ابن یامین کی حفاظت کرین گے۔ اور اس کے حصہ کا ایک بار شتر اور لے لین گے یہ غلہ جو اب ہم لائے ہین تھوڑا ہے۔ باپ نے کہا۔ کہ جبتک تم مجھے خدا کی

قسم کہا کر عہد نہ دو گے۔ کہ تم اوسکو ضرور میرے پاس لاکر پہنچا دو گے۔ بشرطیکہ تم آپ ہی گھیر نہ گھر جاؤ (بدون ایسے اقرار کے تو) مین اوس کو تمہارے ساتھ نہ بھیجون گا۔

۱۹۵ بھائیون کا بنیامین کو مصر لیجانا۔ اور حضرت یوسف کا اوسے اپنی جان دکھا دینا۔

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ پھر جب اونہون نے عہد و پیمان کر لیا۔ تو پہر باپ نے کہا۔ کہ اس قول قرار کا اللہ تعالیٰ شاہد و وکیل ہے) پھر جب بنیامین کو اون کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی۔ تو اون کے باپ نے اونھین نصیحتین کین وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (اور کہا بیٹیو تم مصر مین ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ جدا جدا دروازہ سے شہر مین جانا۔) یہ اس لیے اونہون نے نصیحت کی تھی۔ کہ کہین اونہین نظر بد نہ ہو جائے وہ بڑے حسین و خوبصورت تھے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب کہتے ہین۔ کہ مین اس حیلہ سے خدا کے حکم کو تم پر سے ٹال نہین سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا ہے۔ مین نے اوسی پر بھروسا کر لیا ہے۔ اور سب بھروسہ کرنے والون کو چاہیئے کہ اوسی پر بھروسہ کرین۔) چنانچہ اونہون نے باپ کے فرمانے کے بموجب ایسا ہی کیا۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ ۝ (اور جب وہ حضرت یوسف کے پاس پہونچے تو اونہون نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس ٹہرایا۔) اور اوسے پہچان لیا۔ اور اونہین اچھی جگہہ ٹھہرایا۔ اور اون کے وظائف جاری کر دئے اور اونکے آگے کھانا رکھوایا اور اونمین سے دو دو ایک ایک دسترخوان پر بیٹھے۔ اس لیے بنیامین اکیلا باقی رہگیا۔ اور تنہائی کے سبب سے اپنے بھائی یوسف کو یاد کر کے رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔ اگر میرا بھائی یوسف جیتا ہوتا۔ تو وہ میرے ساتھ بیٹھتا حضرت یوسف نے کہا۔ یہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہگیا ہے۔ اور خود اوسے اپنے ساتھ بٹھا لیا

اور خود بیٹھکر اوس کے ساتھ کھانے لگے۔ جب رات ہوئی تو اون کے لیے فرش بچھوایا
اور کہا کہ دو دو بھائی ایک ایک بستر پر سوئین۔ اس وقت بھی بنیامین اکیلا رہ گیا۔ تو کہا کہ
یہ میرے ساتھ سوئے گا۔ چنانچہ وہ اون کے ساتھ بستر پر سویا۔ اور رات بھر وہ اونہین
سونگھتا اور چپٹاتا رہا۔ اور بنیامین نے اون سے اوس رنج کا حال کہا جو اوسے یوسف
پر تھا۔ حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تیرا بھائی جو کھو گیا ہے اوس کے بجاے اگر مین
تیرا بھائی ہو جاؤن تو تو پسند کریگا۔ بنیامین نے کہا کہ ایسی قسمت کہان جو تجھسا بھائی
کیسکو ملے لیکن تو تو یعقوب اور راحیل کا بیٹا نہین ہے۔ اس سے حضرت یوسف
رو پڑے اور اوٹھکر اپنے بھائی سے ملے۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور چپکے سے کہا مین ہی تیرا بھائی یوسف ہون۔ اس درمیان مین جو کچھ بدسلوکی
یہ لوگ کرتے رہے ہین اوس سے کچھ رنج نکر) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے
اور جو یہ بات مین نے تجھے بتائی ہے وہ تو اون سے ابھی نہ کہنا۔ یہ بھی کہتے ہین
کہ جب بھائی حضرت یوسف کے پاس گیے۔ تو اونہون نے کٹورا بجایا۔ اور کہا
کہ یہ کٹورا کہتا ہے۔ کہ تم بارہ شخص تھے۔ اور تم نے اپنے ایک بھائی کو بیچ ڈالا ہے
جب یہ بات بنیامین نے سنی۔ تو اونہین سجدہ کیا۔ اور کہا کہ اپنے کٹورے سے
پوچھ کہ کیا وہ میرا بھائی زندہ ہے یا مر گیا۔ اونہون نے بجایا۔ پھر کہا۔ کہ وہ زندہ ہے
اور تو جلد اوسے دیکھے گا۔ یہ سنکر اوس نے کہا تو تو میرے ساتھ کچھ بھی کر۔ کچھ پروا
نہین۔ کیونکہ اس سے بنیامین کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ مجکو جلد بچاے گا۔ پھر حضرت یوسف
اندر چلے گیے۔ اور رونے لگے۔ بعد ازان وضو کیا۔ اور پھر باہر اون کے پاس آئے۔

۱۹۶ حضرت یوسف کا بنیامین کے تھیلے مین کٹورا

پھر حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کے اونٹ

رکھوا کر چوری کے الزام مین اوسے غلام بنا لینا - غلہ سے بھروا دئے تو اون مین سے اپنے بھائی کے بورے مین غلہ ناپنے کا برتن رکھدیا جو ایک چاندی کا کٹورا تھا - اور بعض نے اوسے پانی پینے کا برتن بھی بتایا ہے - اور یہ کٹورا اسطرح رکھا کہ اون کے بھائیون کو معلوم نہ ہوا - یہ بھی کہتے ہین - کہ جب بنیامین کو معلوم ہوا - کہ یوسف اوس کے بھائی ہین - تو کہا - کہ مین تجھسے جدا ہونا نہین چاہتا - حضرت یوسف نے کہا کہ اس سے والدین کو رنج ہوگا - اور تجھے مین قید اوس وقت تک نہین کر سکتا - جبتک کہ تیرے اوپر کوئی تہمت نہ لگا دون - بنیامین نے کہا - لگا دے - حضرت یوسف نے کہا - کہ مین کٹورا تیرے بورے مین رکھے دیتا ہون پھر مین مشہور کر دون گا کہ تو چور ہے - تاکہ مین تجھے پکڑ لون - کہا ایسے ہی کر -

جب یہ لوگ چلدئے تو اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝ (حضرت یوسف کے اشارہ سے ایک پکارنے والے نے آکر آواز دی - کہ قافلہ والو تم چور ہو) بولے ہم تو چور نہین ہین - تمہین معلوم ہے کہ ہم یہان فساد مچانے کو نہین آئے ہین - ہم نے تو اوس کو غلہ کی قیمت واپس کر دی - جب اونہون نے یہ کہا تو قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ۝ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۝ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ۝ (حضرت یوسف کے آدمی بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا - کہا سزا اوس کی یہی ہے کہ جس کے پاس تمہاری چیز نکلے وہ ہی آپ اپنی سزا ہے) یعنی اوسے تم پکڑ لینا - (پھر حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے اونکے تھیلون سے دیکھنا شروع کیا) اور اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے اون کی تلاشی لی (بعد ازان اپنے بھائی کے تھیلے سے وہ کٹورا نکلوایا) قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (یہ دیکھکر حضرت یوسف کے بھائی بولے۔ کہ اگر اس نے چوری کی تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ اوس کے حقیقی بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی) یعنی یوسف نے بھی چوری کی تھی اونکی چوری سے یہ مطلب تھا۔ کہ اونہون نے اپنے نانا کا ایک بت چرایا تھا۔ اور اوسے توڑ ڈالا تھا اس سے وہ حضرت یوسف کو چڑایا کرتے تھے۔ اور اس چوری سے بعض کے نزدیک وہ منطقہ کی چوری مراد ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

جب لڑکے کے بورے سے چوری کا مال نکل آیا۔ تو اون کے بھائیون نے کہا۔ کہ نبی راحیل تمہارے سبب سے ہم پر ہمیشہ بلائین نازل ہوا کرتی ہین۔ بنیامین نے کہا۔ کہ نہین بلکہ تمہارے سبب سے بنی راحیل پر بلائین نازل ہوتی رہتی ہین۔ یہ کٹورا میرے بورے مین اوسے شخص نے رکھا ہے جس نے درہم تمہارے بورون مین رکھے تھے۔

پھر حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کے کہنے کے بموجب اپنے بھائی کو پکڑ لیا جب اون کے بھائیون نے دیکھا۔ کہ اب معاملہ کے سو لجھنے کی کوئی سبیل باقی نہ رہی۔ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ (تو حضرت یوسف سے کہا کہ اے عزیز اوس کا باپ ایک بڑا بوڑھا ہے۔ آپ مہربانی کرکے ہم مین سے کسی کو اوس کے عوض مین رکھ لین۔) اور اوسکو چھوڑ دین (کہا اللہ پناہ دے کہ ہم اوس شخص کو چھوڑ کر جس کے پاس ہماری چیز نکلی ہے کسی دوسرے شخص کو پکڑ رکھین)

۱۹۷ بنیامین کی نسبت بھائیون کا مشورہ۔ پھر جب وہ اوس کی رہائی سے مایوس ہو گیے۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا (تو مشورے کے لیے الگ ہو بیٹھے) کہ کوئی غیر اون کے پاس نہ رہا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْ
اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ (پھر اون مین سے شمعون اور بعض کے نزدیک روبیل (جو سب سے بڑا تھا
بولا۔ کہ کیا تم کو معلوم نہین کہ والد نے نبیامین کی نسبت تم سے قول لیا ہے۔ اور خدا کی قسم بھی لی ہے)
کہ ہم اپنے بھائی کو ضرور اوس کے پاس واپس لیجائین گے۔ ہان صفر اوسی وقت
نہین کہ جب ہم خود ہی گھر جائین (اور اس سے پہلے تم سے یوسف کے باب مین ایک
تقصیر بھی ہوچکی ہے۔ مین تو یہان سے اوس وقت تک ہرگز نہ ٹلون گا۔ کہ میرا باپ
مجھے اجازت نہ دے) کہ مین یہان سے وہان کو چلا آؤن۔ اور بعض نے کہا ہے کہ لڑنے
کی اجازت ندے (تم باپ کے پاس لوٹ جاؤ) اور اوس سے یہ سارا حال بیان کردو۔

۱۹۸ بھائیون کا اپنے باپ حضرت یعقوب پاس آنا اور باپ کی ناراضی۔

پھر جب یہ لوگ باپ پاس لوٹ کر گئے۔ تو اوس سے بنیامین کا سارا قصہ بیان کیا۔ اور کہا کہ شمعون
بھی وہان اسی لیے رہگیا ہے۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ (کہا نبیامین نے تو چوری نہین کی) بلکہ یہ بات تم اپنے
دل سے بناکر لائے ہو۔ صبر ہی اچھا ہے۔ اللہ میرے سب لڑکون (یوسف اور اوس کے بھائی کو
اور شمعون کو (میرے پاس لاکر موجود کرے گا۔) وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ (پھر یعقوب اون کی طرف سے ہٹ کر
الگ چلے گئے اور (یوسف کو یاد کرکے) کہنے لگے ہاے یوسف اور مارے غم کے اون کی آنکھین
(روتے روتے) سپید پڑگئی تھین اور وہ دل ہی دل مین کڑھا کرتے تھے) اور ہمیشہ اندوہگین اور مغموم
رہتے تھے۔ یہ سنکر اون کے بیٹون نے کہا۔ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ
حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ (تم تو ہمیشہ یوسف کو ہی یاد کیا کروگے۔ اور اس مین لگے

لگے دایم المرض یا از کار رفتہ ہوجاوگے۔ اور یا بالکل جان سے ہی جاوگے۔) قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اس کا جواب حضرت یعقوب نے اونہین دیا۔ اور (کہا مین تم سے تو کچھہ نہین کہتا۔ جو پریشانی اور رنج مجھہ کو ہی اوسے مین اللہ سے عرض کرتا ہون۔ اور اوسے اللہ کی طرف سے مجھے وہ باتین) یوسف کے خواب سچ ہونے کی نسبت (معلوم ہین جو تمہین معلوم نہین ہین۔)

۱۹۹ حضرت یعقوب کا رنج اور اس بلا کے نازل ہونے کی وجہ

کہتے ہین کہ حضرت یعقوب کو ان باتون کا اتنا بڑا غم تھا کہ جتنا ستر ماں باپون کو ہو جن کے بچے مر گیے ہون اور اس پر اللہ تعالیٰ نے اونہین ستر شہیدون کا اجر دیا تھا۔ اور اس بلا کے نازل ہونے کی وجہ یہ بتاتے ہین۔ کہ حضرت یعقوب کے پاس اون کا ایک پڑوسی آیا۔ اور کہا یعقوب تمہارا یہ کیا حال ہے۔ تم تو بالکل چرمرا اور مرنے کے قریب ہو گیے ہو۔ حالانکہ ابھی تمہاری عمر تمہارے باپ دادا ؤن کے برابر بھی نہین ہوئی ہے۔ کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے یوسف کے غم مین مبتلا کر دیا ہے اور اوس سے مین چرمرا اور مردہ ہو گیا ہون۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے وحی آئی۔ کہ یعقوب تو نے میری شکایت مخلوق کے روبرو کی۔ حضرت یعقوب نے جناب باری مین عرض کیا۔ کہ یہ مجھسے بڑی خطا ہوئی۔ پروردگار معاف کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مین نے معاف کیا۔ اس سے بعد جب کبھی کوئی حضرت یعقوب سے ایسا سوال کرتا تو کہتے تھے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۝ جس سے اون پر وحی آئی۔ کہ اگر یوسف اور بنیامین مرہی گیے ہوتے تب بھی ہم اونہین تیرے لیے زندہ کر دیتے۔ ہم نے تجھے بلا مین اس وجہ سے مبتلا کیا ہے۔ کہ تو نے گوشت ہونا اور تیرے ہمسایہ نے اوس کی بو سونگھی مگر تو نے

اوسے نہ کہلایا۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حضرت یعقوب کے ابتلا کا سبب یہ تہا۔ کہ اون کے پاس ایک بچے والی گاے تھی۔ اونہون نے اوس کے بچے کو اوسی کے سامنے ذبح کیا تھا۔ اور اوس کے چلاتے پر بہی اونہون نے کچہہ رحم نہ کہایا تھا۔ اس لیے اون کا سب سے عزیز بیٹا اون سے کہو گیا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ اونہون نے بکری ذبح کی تھی۔ اور اونکے دروازہ پر ایک مسکین آیا اور اونہون نے اوسے کہانا نہ کہلایا تھا۔ اس واسطے اون پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اسی سبب سے اون پر بلا آئی ہے اس واسطے حضرت یعقوب نے کہانا پکایا۔ اور سب سے باآواز بلند کہا۔ کہ جو کوئی روزہ دار ہو وہ یہان آکر یعقوب کے پاس افطار کرے۔

۲۰۰ حضرت یعقوب کا بہائیون کو مصر بہیجنا اور حضرت یوسف کا اون پر ظاہر ہونا۔

پہر حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون کو حکم دیا۔ کہ وہ پہر مصر کو لوٹ جائین۔ اور یوسف اور اونکے بہائی کی خبر لگائین۔ اس لیے وہ مصر کو لوٹ کر گیے۔ اور جب حضرت یوسف کے پاس پہونچے۔ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا (تو کہا اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہل (وعیال) کو (قحط کی وجہ سے بڑی ہی) تکلیف پہنچ رہی ہے) اور ہم بضاعت مزجاۃ (یعنی تہوڑی سی پونجی (لائے ہین ہمین پورا غلہ دلا دیجئے) کیونکہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ اون کے درہم کہوٹے تھے اور بعض نے بتایا ہے کہ درہم نہین تہے بلکہ گہی اور پشم لے گئے تہے اور بعض اور اور طرح تفسیر کرتے ہین اس لیے اونہون نے کہا اور ہم کو بقدر قیمت نہین بلکہ اپنی خیرات دیجئے یا) ایسا دیجئے کہ جو نہ بہت اچہا ہو نہ بہت بُرا اور بعض نے

اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ ہمارے بھائی کو ہمین دید یجئے۔

جب حضرت یوسف نے یہ بات سنی تو اون کا دل بھر آیا۔ اور آنکھون سے آنسو بہ گیے پھر جو باتین کہ وہ ابتک اپنے بھائیون سے چھپاے ہوئے تھے وہ کہدین۔ اور اپنے آپ کو اون پر ظاہر کر دیا۔ بعض کہتے ہین کہ اُنھون نے اپنے آپ کو اس واسطے ظاہر کر دیا تھا۔ کہ اون کے باپ نے جب سنا کہ اونھون نے اون کا بیٹا کچھہ چوری کرنیکے سبب سے پکڑ لیا ہے تو اون کو ایک خط اسطرح لکھا۔

یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحٰق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے عزیز مصر کو واضح ہو جو بڑا عادل ہے کہ ہم ایسے خاندان والے لوگ ہین۔ جن پر ہمیشہ بلا آتی رہی ہے میرے دادا کے ہاتھ اور پیر باندھے گیے اور اونہین آگ مین ڈالا گیا تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے آگ کو سلامتی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا۔ رہا میرا باپ سو اوس کے بھی ہاتھہ پانون باندھے گئے۔ اور ذبح کرنے کے لئے اوس کے حلق پر چھری رکھی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اوس کا فدیہ دیدیا۔ اور میرا حال یہ ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا۔ اور مین اوسکو اپنی اولاد مین سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ اوسے اوس کے بھائی جنگل کو لے گیے۔ اور وہان سے لوٹ کر اوس کا قمیص خون آلود لائے اور کہا کہ اوسے بھیڑیا کھا گیا اوسی کی مان سے ایک اور میرا بیٹا تھا۔ مین اوس سے اپنی تسلی دے لیا کرتا تھا۔ اوسے بھی اوس کے بھائی لے گئے اور اب لوٹ کر آئے ہین اور کہتے ہین۔ کہ اوس نے کچھہ چوری کی ہے اور تو نے اوسے قید کر لیا ہے۔ ہم ایسے گھرانے کے لوگ ہین۔ کہ چوری نہین کرتے ہمارے نطفہ سے چور نہین پیدا ہوتا۔ اگر تو اوسے چھوڑ دے تو بہتر ہے ورنہ مین تجھے بد دعا دون گا جو تیری سات پشت تک اثر کریگی۔ جب یہ خط اونھون نے پڑھا تو اون سے

نہ رکا گیا اور رو پڑے۔ اور اون پر ظاہر ہو گیے۔

پھر کہا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ
عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ (تم کو کچھ یاد بھی ہے کہ تم نے جس وقت جہالت چڑھی
ہوئی تھی تو یوسف اور اوس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا کیا تھا اس کہنے سے بھائیون کا کچھ خیال
پھرا۔ اور) کہنے لگے کیا حقیقت مین تو ہی تو یوسف نہین ہے۔ کہا مین ہی یوسف ہون۔ اور
یہ (بنیامین) میرا ہی بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے) کہ ہم سب کو باہم ملا دیا۔
پھر اونہون نے اپنے قصورون کا عذر کیا۔ اور (کہا بخدا کچھ شک نہین۔ کہ تجھکو اللہ نے ہم پر بڑی
برتری دی ہے۔ اور بے شک ہم ہی قصوروار تھے۔ کہا اب تم پر کچھ الزام نہین) یعنی مین تمہارے
قصور کا کچھ ذکر اب نہین کرتا (خدا تمہین معاف کرے)

۲۰۱ حضرت یوسف کا قمیص حضرت یعقوب کے پاس بھیجنا اور اون کا بینا ہونا۔

پھر اون سے حضرت یوسف نے اپنے باپ کا حال پوچھا۔ کہا جب سے بنیامین اون سے جدا ہوا ہے تب سے رنج کی وجہ سے اون کی بصارت جاتی رہی ہے تو کہا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (یہ میرا قمیص لیجاؤ۔ اور اوس کو میرے باپ کے منہ پر ڈالدو۔ وہ دیکھنے لگین گے۔ اور اپنے تمام کنبے کو میرے پاس لے آؤ)

یہودا نے کہا۔ کہ مین کرتے کو لیکر جاؤن گا۔ کیونکہ مین ہی کرتا خون آلود اون کے پاس لیکر گیا تھا اور اونہین خبر دی تھی کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا ہے۔ اب مین

اونہین خبر دون گا۔ کہ وہ زندہ ہے اور جیسے مین نے اوسے رنج دیا تھا اوسی طرح جاکر بشارت سناؤن گا۔ اس لیے جو اللہ تعالیٰ نے بشیر کا لفظ فرمایا ہے وہ یہی بشیر تھا۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ ۝ (اور جب قافلہ مصر سے (چلا) تو ہوا حضرت یوسف کی بو حضرت یعقوب کے پاس لیگئی اور اون دونو کے درمیان اسّی فرسخ کا فاصلہ تھا۔ حضرت یوسف مصر مین تھے اور حضرت یعقوب ملک کنعان مین حضرت یعقوب نے کہا۔ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ (کہ اگر مجھے سٹھیا ہوا نہ بتاؤ تو مین تم سے ایک بات کہون مجھے تو یوسف کی بو آرہی ہے۔) یہ سنکر وہان جو اون کے بچے موجود تھے اونہون نے کہا۔ بخدا تم وہ ہی اپنے قدیمی خبط مین مبتلا ہو فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پھر جب حضرت یوسف کے زندہ وسلامت ہونے کی بشارت دینے والا اون کے پاس آیا۔ اور کرتا اون کے منہ پر ڈالا۔ تو پھر وہ انکھیارے ہو گیے۔ اور کہا کیا مین تم سے نہین کہا کرتا تھا کہ مین اللہ کی طرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) یعنی مین جانتا ہون کہ یوسف کا خواب ضرور سچا ہوگا۔

پھر جب یہ بشیر حضرت یعقوب پاس آیا۔ تو پوچھا کہ یوسف کو تو کیسا دیکھکر آیا ہے۔ کہا مین نے دیکھا ہے کہ وہ مصر کا پادشاہ ہے۔ کہا مین بادشاہی کو لیکر کیا کرتا ہون یہ بتا کہ وہ کس دین وایمان پر ہے۔ کہا اوس کا دین اسلام ہے۔ کہا تو اب اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہوگئی۔

پھر جب اون کی اولاد نے جو اون کے پاس موجود تھی حضرت یوسف کا قمیص دیکھا اور اون کا حال سنا کہ وہ زندہ ہین۔ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۝ تو کہا باوا جان ہمارے قصور خدا سے معاف کرائیے بیشک ہم قصوروار تھے کہا مین اپنے پروردگار سے تمہارے قصورون کی معافی کی) صبح کے وقت جمعہ کی رات کو (التجا کرون گا)

۲۰۲ حضرت یعقوب کا مصر کو جانا اور یوسف کے ماں باپ اور بھائیون کا اونہین سجدہ کرنا۔

پھر حضرت یعقوب اور اون کے بچے سب روانہ ہوئے۔ اور جب مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف اون کے استقبال کو نکلے۔ اس وقت مصر والے بھی اون کے ساتھ تھے اور وہ حضرت یوسف کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ پھر جب یعقوب اور یوسف ایک دوسرے کے قریب پہنچے تو حضرت یعقوب نے سوار پیادہ دیکھے۔ حضرت یعقوب پیادہ پا اپنے بیٹے یہودا کے سہارہ سے چل رہے تھے یہ دیکھکر اونہون نے پوچھا بیٹے کیا یہ مصر کا فرعون ہے۔ یہودا نے کہا نہین یہ آپ کا بیٹا یوسف ہے جب قریب آئے تو حضرت یوسف نے چاہا کہ پہلے خود حضرت یعقوب کو سلام کرین۔ مگر وہ سلام نہ کرسکے اور حضرت یعقوب نے کہا اے رنج کے دور کرنے والے السلام علیک۔ یہ اس لیے اونہون نے کہا کہ جبتک حضرت یوسف اون کے پاس سے جدا رہے تب تک ہمیشہ وہ گریہ وزاری اور رنج وغم مین مبتلا رہے پھر وہ مصر مین داخل ہوئے رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ۝ (تو حضرت یوسف نے اپنے والدین یعنی ماں باپ کو اونچا عرش پر بٹھایا) بعض نے کہا ہے کہ ماں نہ تھی بلکہ اون کی خالہ تھی اور اون کی ماں پہلے ہی مرچکی تھی وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۝ (اور یعقوب اور یوسف کی ماں اور بھائی حضرت یوسف کی تعظیم کے لیے) اون کے آگے سجدہ مین گر پڑے) اوس زمانہ مین سجدہ آپس مین لوگون کیلئے اور بادشاہون کیلئے بجائے سلام کے تھا یہان سجدہ سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ پیشانی زمین پر رکھتے تھے۔ کیونکہ یہ تو

بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی کیلئے جائز نہیں ہے یہان سجدہ سے خضوع اور تواضع اور سلام کیلئے جسکنا مراد ہے جیسا کہ آجکل بادشاہون کیلئے کیا کرتے ہین۔ اور عرش سے مراد تخت ہے وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا (اور حضرت یوسف نے اپنا خواب یاد کرکے کہا باوا جان جو مین نے پہلے خواب دیکھا تھا اوسکی یہ تعبیر ہے میرے پروردگار نے اوس خواب کو آج سچا کر دکھایا)

۲۰۳ حضرت یوسف کی عمر اور اولاد وغیرہ کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اوس وقت سے اب تک چالیس برس اور بعض کے نزدیک اسّی برس گزرے تھے۔ کیونکہ جب اونہین کنوے مین ڈالا ہے تو اوسوقت وہ سترہ برس کے تھے۔ اور جب وہ اپنے باپ سے ملے ہین تو اون کی عمر ستانوے ۹۷ برس کی تھی۔ اور اس کے بعد وہ تیئیس ۲۳ برس اور زندہ رہے اور کل ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر مین اون کا انتقال ہوا اور اپنے بھائی یہودا کو اونہون نے اپنا وصی کیا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت یعقوب اور یوسف مین صرف اٹھارہ برس کی جدائی رہی تھی۔ لوگون نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حضرت یوسف جب مصر کو گئے ہین تو اون کی عمر سترہ برس کی تھی۔ اور اسکے تیرہ برس بعد فرعون نے اونہین اپنا وزیر مقرر کیا تھا اور حضرت یعقوب سے اون کی جدائی بائیس ۲۲ برس ہوئی تھی۔ اور حضرت یعقوب اور اون کے اہل وعیال مصر مین اون کے پاس سترہ ۱۷ برس رہے تھے لیکن اس مین اختلاف بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

جب حضرت یعقوب نے وفات پائی تو حضرت یوسف کو وصیت کر مرے کہ اونہین اون کے باپ اسحاق پاس دفن کر دین۔ چنانچہ حضرت یوسف نے ایسا ہی کیا۔ اور خود شام کو گئے۔ اور وہان اونہین اون کے باپ پاس دفن کر دیا۔ پھر مصر کو لوٹ آئے

اور حضرت یوسف نے بھی وصیت کی۔ کہ مجھے بھی مصر سے وہین لیجانا۔ اور میرے باپ دادا ؤن کے پاس مجھے دفن کرنا۔ چنانچہ اون کو حضرت موسی اپنے زمانہ مین لے گیے جب کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لاے تھے۔

حضرت یوسف کے دو بیٹے افرائیم اور منشا ہوئے تھے۔ اور افرائیم کا بیٹا نون اور نون کا بیٹا یوشع تھا جو حضرت موسی کے ساتھ تھا۔ اور منشا کی اولاد مین موسیٰ بن عمران تھے۔ لیکن توریت والے کہتے ہین۔ کہ اوسکی اولاد مین خضر والی موسیٰ تھے۔ اور منشا کی ایک بیٹی رحمہ تھی۔ جو ایک قول کے بموجب حضرت ایوب کی بی بی تھی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ

۲۰۴ حضرت شعیب اور اون کا نسب

کہتے ہین۔ کہ حضرت شعیب کا نام یشرون بن نیفیون بن عنقا بن نابت بن مدین بن ابراہیم ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اون کا نام شعیب بن میکیل ہے جو اولاد مدین مین سے تھا اور کوئی کوئی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد مین نہ تھے۔ بلکہ وہ کسی ایسے شخص کی اولاد مین تھے جو حضرت ابراہیم پر ایمان لایا تھا اور اون کے ساتھ شام کو ہجرت کر گیا تھا۔ لیکن وہ حضرت لوط کی بیٹی کے بیٹے تھے۔ اس لئے حضرت شعیب کی نانی حضرت لوط کی بیٹی تھی۔

اور حضرت شعیب ضریر البصر اور نابینا تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّا لَنَرٰاكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا (ہم تم کو اپنے لوگون مین بہت کمزور اور ضعیف پاتے ہین) مین ضعیفا سے ضریر البصر ہی مراد ہے۔ نبی صلعم جب حضرت شعیب کا ذکر کرتے تو فرمایا کرتے تھے

کہ یہ اپنی قوم کو ایسا اچھا جواب دیا کرتے تھے کہ انہین خطیب الانبیا کہنا چاہیے۔

۲۰۵ حضرت شعیب کی قوم کی نافرمانی اور اون پر یوم الظلہ کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کو اہل مدین کی طرف نبی کر کے بھیجا تھا۔ یہی لوگ اصحاب الایکہ کہلاتے ہین۔ ایکہ گھنے درختون کو کہتے ہین۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے اور مخلوق کو ماپ اور وزن مین دھوکہ سے کم دیتے۔ اور ملک مین فساد پھیلا رکھا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کفر و طغیان کے اون کو وسیع الرزق اور فارغ البال کر رکھا تھا۔

حضرت شعیب نے اون سے کہا۔ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝ (بھائیو۔ خدا کی ہی عبادت کرو۔ اوس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہین۔ اور ماپ تول مین کمی نکیا کرو۔ مین تم کو خوشحال اور فارغ البال دیکھتا ہون۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہین ایک نہ ایک دن تم پر ایسا عذاب نہ آپڑے کہ تم سب کو گھیر لے۔)

حضرت شعیب کی نصیحتون نے کچھ اثر نہ کیا۔ اور اللہ کے عذاب کا اونہین کچھ ڈر نہ ہوا۔ بلکہ وہ اپنے ضلالت و غوایت مین ہی بڑھتے گئے۔ اور اللہ نے اونکا ہلاک کرنا چاہا۔ تو اون پر یوم الظلہ کا عذاب بھیجا اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ (پھر اون کو واقعہ سائبان کے عذاب نے آلیا۔ (یعنی بادل سائبان کی طرح آیا۔ اور اوسمین سے بجلی گری اور وہ تباہ ہوگئے) اسمین شک نہین کہ یہ واقعہ بھی بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا) اس قول کی تفسیر مین حضرت

ابن عباس کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اون پر نہایت شدت کی گرمی اور حرارت بھیجی تھی۔ جس سے وہ بیتاب ہو گئے تھے۔ اور گھرون سے نکلکر جنگل کی طرف بھاگے تھے۔ وہان اون پر اللہ تعالی نے ایک بدلی بھیجی۔ جس نے دھوپ مین اون پر سایہ کرلیا۔ اور وہان اون کو ٹھنڈک اور آرام معلوم ہونے لگا جس سے ایک نے دوسرے کو پکارا۔ اور وہ اوس کے نیچے وہان جمع ہو گئے۔ پھر اللہ تعالی نے اونپر آگ بھیجی۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہین۔ کہ یہی واقعہ سائبان کا عذاب تھا۔

۲۰۶ حضرت شعیب کا دو قومونکی طرف بھیجا جانا حضرت قتادہ کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کو دو امتون اہل مدین اور اصحاب الایکہ (بن والون) کی طرف بھیجا تھا اور یہ بن گنجان درختون کا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اونھین عذاب کرے۔ تو اون پر سخت گرمی کردی۔ اور بادل کی صورت مین اون پر عذاب بھیجا جب وہ ابر قریب آیا تو اوس کے نیچے کی ٹھنڈک کی امید پر وہ نکلکر وہان گیے۔ اور جب اوسکے نیچے پہنچ گیے۔ تو اون پر وہان آگ برسنے لگی۔ قتادہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے قول فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ کے یہی معنی ہین۔ رہے اہل مدین سو وہ مدین بن ابراہیم الخلیل کی اولاد مین ہین۔ اون پر اللہ تعالیٰ نے رجفہ یعنی زلزلہ کا عذاب بھیجا تھا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیے۔

بعض علما کہتے ہین۔ کہ حضرت شعیب کی قوم نے حدود اور تعزیر کو معطل کر رکھا تھا۔ اس پر اللہ نے اون کے رزق مین کشادگی دی۔ پھر بھی اونھون نے حدود کو معطل رکھا۔ سو اللہ نے اور اون کا رزق کشادہ کیا اسیطرح وہ جس قدر حدود کو معطل کرتے رہے۔ خدا اون کے رزق مین فراخی کرتا رہا۔ آخرکار اوس نے اون کی ہلاکی کا

ارادہ کیا - اور اون پر ایسی سخت شدت کی گرمی کردی - کہ اوس کی برداشت اونکی طاقت سے باہر ہوگئی - اور اون کو کہین سایہ اور پانی مین چین نہین پڑتا تھا - اسی مین اونمین سے ایک شخص کہین نکلکر گیا اور سائبان کے نیچے جاکر سایہ مین ٹھیرا - اور وہان کچھہ ٹھنڈک اوسے حاصل ہوئی - اس لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا کہ ادہر ٹھنڈک مین آؤ - یہ سنکر وہ جلدی جلدی اُدہر کو گیے - اور وہان جاکر جمع ہو گیے تو اللہ تعالی نے اون پر آگ جلائی - یہی عذاب سائبان کے واقعہ کا ہے - اور مجاہد کہتے ہین کہ عذاب یوم الظلہ کا یہ تھا - کہ عذاب نے قوم شعیب پر سایہ کر لیا تھا -

حضرت خضر اور اونکے اور حضرت موسیٰ کے حالات

۲۰۷ اس بات کا اشکال کہ خضر کون تھے اور کس زمانہ مین تھے -

اہل کتاب نصاریٰ اور یہود کہتے ہین - کہ خضر والے موسیٰ موسیٰ بن منشا بن یوسف بن یعقوب ہین - اور جو حدیث صحیح نبی صلعم سے آئی ہے - اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ خضر والے موسیٰ موسیٰ بن عمران ہین - جیسا کہ ہم آگے چلکر بیان کرین گے - اور علماے کتاب کے قول کے بموجب حضرت خضر فریدون بادشاہ بن اشکان کے زمانہ مین موسیٰ بن عمران سے پہلے تھے - اور بعض یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ ذوالقرنین الاکبر کے جو حضرت ابراہیم خلیل کے زمانہ مین تھا مقدمۃ الجیش تھے - اور وہ ذوالقرنین کے ساتھہ آب حیات تک گئے تھے - اور وہان پانی پیا تھا - لیکن ذوالقرنین کو اور اوس کے ہمراہیون کو یہ بات معلوم نہ تھی - اس لئے حضرت خضر کبھی نہین مرینگے - اور اون کی نزدیک وہ ابھی تک زندہ ہین - اور بعض یہ کہتے ہین - کہ وہ ایک شخص کی اولاد

مین ہین - جو حضرت ابراہیم پر ایمان لایا تھا اور اون کے ساتھ ہجرت کی تھی - اس شخص کا نام بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح تھا - اور اونکا باپ ایک بڑا بادشاہ تھا اور کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ جو ذوالقرنین حضرت ابراہیم کے زمانہ مین تھا وہ فریدون بن اشکان تھا - حضرت خضر اوسی کے مقدمۃ الجیش تھے - عبداللہ بن شوذب کہتا ہے - کہ خضر فارس والون مین سے ہین - اور الیاس نبی اسرائیل مین سے - یہ دونو ہمیشہ موسم حج مین آکر ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے ہین -

اور ابن اسحق کہتا ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ایک شخص کو بنی اسرائیل مین سے جس کا نام ناشیہ بن اموص تھا حاکم کیا تھا - اور حضرت خضر کو اوس کے ساتھ نبی کرکے اون کی طرف بھیجا تھا - اور کہتا ہے کہ نبی اسرائیل حضرت خضر کو ارمیا بن حلقیا کہتے ہین - یہ سبط ہارون بن عمران مین سے تھے اور فریدون اس بادشاہ سے ہزار برس سے بھی زیادہ پہلے تھا -

اب ان اقوال کی مطابقت اس طرح ہے کہ جو شخص خضر کو فریدون اور ذوالقرنین الاکبر کے زمانہ مین موسیٰ بن عمران سے پہلے بتاتا ہے اوس کا قول حدیث صحیح سے زیادہ ملتا ہوا ہے - کہ موسیٰ بن عمران کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے حکم کیا تھا - اور رسول اللہ صلعم واقعات دنیوی کے حالات سب سے زیادہ جانتے تھے اس لئے یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ خضر ذوالقرنین کے مقدمہ پر موسیٰ سے پہلے ہوئے ہون - اور اونہون نے آب حیات پیا ہو - اور اون کی عمر بڑی ہوگئی ہو - لیکن حضرت ابراہیم کے زمانہ مین وہ نبی نہ ہوئے ہون - اور ناشیہ بن اموص کے وقت مین

خدا نے اونہین نبی کرکے بھیجا ہو - جو لہراسپ کے زمانہ مین گزرا ہے -

۲۰۸ حضرت موسیٰ کا خضر کی تلاش مین جانا اور مچھلی کے زندہ ہوجانے پر اون کو پالینا -

اور حدیث جو ابی بن کعب نے نبی صلعم سے روایت کی ہے وہ اس طرح ہے - کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے - کہ مین نے ابن عباس سے کہا - کہ نوف کہتا ہے - کہ موسیٰ بن عمران خضر والے موسیٰ نہین ہین - کہا وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے - مجھسے ابی بن کعب نے بیان کیا ہے کہ نبی صلعم نے کہا ہے - موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل مین ایک مرتبہ خطبہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے - لوگون نے اون سے پوچھا کہ کون شخص بڑا عالم ہے - حضرت موسیٰ نے کہا مین - چونکہ اونہون نے یہ نہین کہا کہ اللہ جانتا ہے اس لیے خدا تعالیٰ کا اس جواب سے اون پر عتاب ہوا حضرت موسیٰ نے عرض کیا یارب کیا کوئی مجھ سے بھی بڑا عالم ہے - فرمایا ہان ایک میرا بندہ مجمع البحرین مین ہے - عرض کیا یارب مین اوس تک کسی طرح پہونچ سکتا ہون فرمایا کہ ایک صورت ہے - کہ تو ایک مچھلی لے - اور اوسے کسی مکتل یعنی برتن مین رکھ - اور جا جہان وہ مچھلی کھوجائے وہ اوسی جگہ ہوگا - اس واسطے حضرت موسیٰ نے ایک مچھلی لیکر مکتل مین رکھی - پھر اپنے ساتھی سے کہا - کہ جہان یہ مچھلی گم ہوجائے وہان مجھے بتانا -

پھر یہ دونو بحر کے ساحل ساحل چلے - اور رفتہ رفتہ ایک چٹان کے پاس جہان یہ پانی یعنی آب حیات تھا پہونچے اوس پانی مین سے جو کوئی پانی پیتا پھر وہ کبھی نہین مرتا تھا - اور اگر وہان کوئی مردہ پہونچتا تو جی جاتا تھا - جب اس مچھلی کو وہان کا پانی لگا تو وہ زندہ ہوگئی - حضرت موسیٰ اس وقت سو رہے تھے - اور مچھلی مکتل مین کلبلانے

لگی۔ اور نکل کر دریا مین چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے وہان قدرت سے پانی کا بہنا موقوف کر دیا۔ اور پانی ایک طاق کی طرح ہو گیا جس نے مچھلی کے لیے ایک سرنگ کا کام دیا۔ حضرت موسیٰ کے آدمی کو اس سے تعجب ہوا۔

پھر یہ دونو آگے چلدیے۔ جب ناشتہ کا وقت ہوا۔ قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا (تو حضرت موسیٰ نے اپنے آدمی سے کہا۔ کہ ہمارا ناشتہ تو لاؤ۔ ہم آج کے اس سفر سے تو بہت تھک گیے ہین۔) راوی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ اوس وقت تک درماندہ نہین ہوئے تھے کہ جبتک اوس مقام سے آگے نہین ہوئے تھے جہان کا اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا تھا۔ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (حضرت موسیٰ کے خادم نے کہا۔ کہ کیا آپ نے یہ بھی دیکھا۔ کہ جب ہم اوس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو مین اوسی جگہہ مچھلی بھول اُٹھا۔ اور شیطان نے مجھے یہ بات بھلا دی کہ مین اوس کا آپ سے تذکرہ کرتا۔ اور مچھلی نے عجیب طور پر دریا مین اپنا راستہ کر لیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی بات کو تو ہم تلاش کر رہے تھے۔ پھر وہ اپنے قدمون کے نشانون پر اُلٹے پھرے۔) راوی کہتا ہے کہ وہ اپنے پیرون کے نشان ڈھونڈھتے ہوئے اوسی چٹان تک آئے۔ جہان وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہان دیکھا تو ایک شخص کپڑون مین لپٹا سو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اوسے سلام کیا۔ کہا یہان تو سلام کا رواج نہین ہے۔ تو کون ہے۔ کہا مین موسیٰ ہون پوچھا کیا موسیٰ بنی اسرائیل کا ہے کہا ہان۔ کہا موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے کچھ باتین ایسی بتائی ہین

جنھین تو نہین جانتا ہے۔ اور تجھے کچھ ایسی باتین بتائی ہین جنھین مین نہین جانتا ہون

۲۰۹ حضرت موسی کا حضرت خضر کے ساتھ جانا

حضرت موسیٰ نے خضر سے کہا۔ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانطَلَقَا ۝ (آپ اجازت دین تو مین آپ کے ساتھ چلون بشرطیکہ آپ مجھے وہ علم سکھا دین جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ خضر نے کہا۔ کہ تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہ ہو سکے گا اور جو چیز کہ تمہارے علم کے احاطہ سے باہر ہے اوس پر تم (بے سوچے) کیسے صبر کر سکتے ہو۔ موسی نے کہا کہ اگر اللہ چاہے تو آپ مجھے صابر پاوینگے۔ اور مین آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کرون گا۔ خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ آتے ہو تو اوس وقت تک کہ مین تم سے کسی بات کا ذکر نہ کرون تب تک مجھسے کوئی بات نہ پوچھنا۔ پھر موسیٰ اور خضر دونو چلدے) اور دریا کے کنارے کنارے پا پیادہ روانہ ہوئے پھر وہ دونو ایک کشتی مین سوار ہوئے۔

وہان اوس کشتی مین ایک کنارے پر ایک چڑیا آکر بیٹھی۔ اور پانی مین چونچ ڈبوئی۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا اور تمہارا علم خدا کے علم کے مقابلہ مین اتنا ہے کہ جتنا اوس پانی کا دریا کے مقابلہ مین ہے۔ جو اس چڑیا نے دریا سے لیا ہے۔

۲۱۰ حضرت خضر کا ایک کشتی کو توڑنا اور ایک لڑکے کو مار ڈالنا اور ایک دیوار بلا اجرت بنا دینا۔ اور اونکا سبب پوچھنے پر سبب بتا کر حضرت موسیٰ سے الگ ہو جانا

راوی کہتا ہے۔ کہ یہ لوگ کشتی مین جا رہے تھے کہ موسیٰ یہ دیکھکر چونک پڑے۔ کہ خضر اوس کشتی مین ایک میخ گاڑ رہے ہین یا اوسمین سے

ایک تختہ نکال رہے ہین۔ حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ اس کشتی والے نے تو ہمین بلا اُجرت کشتی مین سوار کرلیا ہے اور آپ اوسے توڑے دیتے ہین۔ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا (اور کشتی والون کو ڈبوتے ہین۔ یہ تو بڑا ہی خطرناک کام ہے۔) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا ۝ (حضرت خضر بولے۔ کہ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہوسکے گا۔ موسیٰ نے کہا کہ بیشک مین بھول گیا۔ میری بھول چوک پر آپ کچھ گرفت نہ کیجئے۔ اور میرے معاملہ مین میرے ساتھ اس قدر سختی نہ فرمائیے) راوی کہتا ہے کہ یہ پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ سے بھول ہوئی تھی۔

اس جواب دینے پر جب یہ بات رفت و گزشت ہوگئی۔ تو کشتی مین سے نکلے اور آگے پیدل چلدئے۔ کہین ایک لڑکا لڑکون مین کھیل رہا تھا۔ اوسے ان دونو نے دیکھا خضر نے اوس کا سر پکڑا اور مار ڈالا۔ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا (حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک بیگناہ کو مار ڈالا۔ اور وہ بھی کسی خون کے بدلے مین نہین۔ یہ تو آپ نے بہت ہی بیجا حرکت کی۔ خضر نے کہا مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہوسکے گا۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ اگر مین پھر کچھ پوچھون تو آپ مجھے اپنے ساتھ پھر نہ رکھنا کہ آپ میری طرف سے حد عذر کو پہونچ چکے یعنی اگر مین پھر پوچھون تو آپ معذور ہین۔)

پھر یہ دونو آگے چلے اور رفتہ رفتہ ایک گانون والون کے پاس پہونچے۔ اور وہان والون سے کھانے کو مانگا۔ مگر اونھون نے انھین کھانا دینا منظور نہ کیا۔) اور دونو بھوکے رہے۔ کسی نے بھی اونھین نہ تو کھانا کھلایا اور نہ پانی پلایا۔ فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ (داستنے مین اونھون نے اوس گانون مین ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ اوسے حضرت خضر نے (توڑا اور بناکر) کھڑا کردیا) حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ انھون نے نہ تو ہمین کھانا کھلایا اور نہ اترنے کو جگہ دی۔ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ط قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ط سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ط أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ط فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ۝ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ط رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ط وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ط ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا (اگر آپ چاہتے تو اون سے دیوار کے بنا دینے کی اجرت لیتے۔

خضر نے کہا تم نے پھر پوچھا اب ہم تم ساتھ نہین رہ سکتے۔ سنو جن باتون پر صبر نہ ہوسکا ہے اوسکی اصل حقیقت مین تمھین بتائے دیتا ہون کہ کشتی تو کچھ غریب ملاحون کی تھی۔ وہ اوسے دریا مین مزدوری پر چلایا کرتے تھے اوسے مین نے چاہا کہ عیب دار کردون۔ کیونکہ ان کے سامنے

کی طرف دریا پار ایک بادشاہ تھا - کہ وہ زبردستی ہر ایک کشتی کو (اور ابی کی قرات مین ہے اچھی درست کشتی کو (چھین لیتا تھا - اور وہ لڑکا جو تھا - اوس کے مان باپ دونو ایمان والے تھے - تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا - کہ (مبادا بڑا ہوکر) سرکشی اور کفر سے اون کو ایذا دے - اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا - کہ اوسے ماردین اور اوس کے عوض مین اون کا پروردگار اونہین ایسا فرزند عنایت فرمائے جو پاک نفسی اور پاس قرابت مین اوس سے بہتر ہو - اب رہی وہ دیوار وہ دو یتیم لڑکون کی تھی جو اس شہر مین رہتے تھے - اور اوس کے نیچے ان لڑکون کا خزانہ تھا - اور اون کا باپ ایک نیک شخص تھا - اسواسطے تیرے پروردگار نے چاہا - کہ دونو لڑکے جوانی کو پہونچین - اور دیوار کے تلے سے اپنا خزانہ نکال لین - اور یہ اون کے حال پر تیرے پروردگار کی ایک رحمت تھی - یہ جو کام مین نے کئے اپنے حکم سے نہین کیے - بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئے ہین یہ اون واقعات کی اصل حقیقت ہے جن پر تم سے صبر نہ ہوسکا - (اس قصہ مین جو قرآن کی آیات ہین وہ سب سورۂ کہف کی آیت ۶۰ سے ۸۲ - آیت تک ہین - مگر بعض چھوڑ دی گئی ہین -)

۲۱۱ اس بات کا ثبوت کہ ارمیا اور خضر ایک شخص نہین ہین

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ خضر حضرت موسیٰ کے پہلے سے تھے - اور اون کے زمانہ مین بھی تھے - اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے - کہ اوس شخص کا قول غلط ہے - جو خضر کو ارمیا بتاتا ہے کیونکہ ارمیا اس سے ایک مدت دراز کے بعد بخت نصر کے زمانہ مین تھا اور موسیٰ کے اور بخت نصر کے مابین جو مدت ہے اوسے تاریخ کے ماہر خوب جانتے ہین - کیونکہ موسیٰ منوچہر کے زمانہ مین نبی ہوئے تھے - اور وہ اپنے دادا فریدون کے بعد بادشاہ ہوا -

منوچہر اور اوس کے زمانہ کے واقعات

۲۱۲ منوچہر فریدون کی اولاد مین تھا اور نبی اسحاق ہونے کی تکذیب

پھر فریدون بن اشکان بن کاوے کے بعد منوچہر بادشاہ ہوا - جو ارج بن فریدون کا بیٹا تھا اور دنباوندمین اور بعض کے نزدیک رے مین پیدا ہوا تھا - جس وقت یہ منوچہر پیدا ہوا - تو اوس کے چچا طوج اور سلم کے خوف سے اوسے چھپا دیا تھا - لیکن جب یہ بڑا ہو گیا - تو وہ اپنے دادا فریدون کے پاس آیا - فریدون نے اوسے دیکھا - تو اوسے بہت اچھا اور ہونہار پایا - اس لیے اوس کے دادا کا ملک اوسے دے دیا - اور اپنا تاج اوس کے سر پر رکھا -

اور بعض لوگ کہتے ہین - کہ یہ منوچہر بیٹا ہے - شجر بن افریقش بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کا - یہ خود ہی بادشاہ ہو گیا تھا - اور اس امر کی تائید مین جریر بن عطیہ کا یہ قول پیش کرتے ہین -

وابناء اسحاق اللیوث اذا ارتدوا	حمائل موت لابسین السنورا

وہ بنی اسحاق جس وقت موت کی حمائل یعنی تلوار کو لٹکائین اور ہتیار پہنین تو اوس وقت وہ شیر کی طرح ہو جاتے ہین

اذا انتسبوا عدوا الصبهد منهم	وکسری وعدوا الهرمزان وقیصرا

جس وقت وہ اپنا نسب بیان کرتے ہین تو وہ ایسے عالیشان خاندان والے ہین کہ اصبہد یعنی سپہ سالار ان ایران اور کسری کو اور ہرمز ان اور قیصر روم کو اپنے خاندان مین شمار کرتے ہین

وکان کتاب فیهم ونبوة	وکانوا باصطخر الملوک وتسترا

یہی لوگ ہین کہ جن پر کتاب توریت و انجیل نازل ہوئی اور اونہین کو نبوت ملی - اور یہی لوگ ہین جو اصطخر اور تستر شہر مین بادشاہ رہے ہین

فجمعنا والفرس ابناء فارس	اباة لابنا بعده متاخرا

گویا گویا فارس والون کو اور ہمکو ایک (ابراہیم) باپ جمع کرتا ہے یعنی سلسلہ نسب اوس ایک پر منتہی ہوتا ہے اور بعد اوسکے کوئی ہے اور نسب الگ الگ ہوتے ہین اور نسب الگ الگ ہوتے ہین

اَبُوْنَا خَلِیْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَبُّنَا	رَضِیْنَا بِمَا اَعْطَی الْاِلٰہُ وَقَدَّرَا

ہماری باپ اللہ کے خلیل ہین اور اللہ ہمارا رب ہی۔ جو کچھ اللہ نے ہمین عطا فرمایا اور ہماری تقدیر مین مقدر کی اوس ہی پر ہم راضی ہین۔

مگر اہل فارس اس نسب کو نہین مانتے۔ اور فریدون کی اولاد کے سوا اور کسی کو بادشاہ ہی نہین جانتے ہین۔ اور نہ کسی اور کے لیے بادشاہت کا اقرار کرتے ہین۔ ہم کہتے ہین۔ کہ اہل فارس کا ہی قول صحیح ہے۔ کیونکہ اونکے بادشاہون کے نام جو سکندر سے پہلے تھے بخوبی مشہور ہین۔ اور سکندر کے بعد ملوک الطوائف ہوئے ہین۔ اور چونکہ منوچہر حضرت موسیٰ کے زمانہ مین ہوا ہے۔ اور حضرت موسیٰ اور حضرت اسحٰق کے درمیان صرف پانچ پشت کا فاصلہ ہے جنہین سب جانتے ہین۔ اور یہ لوگ ہمیشہ مصر مین رہے ہین۔ سو ان پشتونمین اونہین کتنا زمانہ مل گیا جس مین وہ بکثرت ہوئے اور پھیلے اور ملک فارس کے بادشاہ ہو گیے۔ اور جریر کو یہ علم کہان سے آگیا۔ جو اوس کا قول سند مان لیا جائے خاصکر اوس نے تو سبھی فارس والون کو نبی اسحٰق بنا دیا ہے۔

۲۱۳ منوچہر کی حکومت کی مدت ہشام بن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ طوج اور سلم اپنے بھائی ایرج کے بعد تین سو ۳۰۰ برس تک دنیا کی بادشاہی کرتے رہے۔ پھر اون کے بعد منوچہر نے ایک سو بیس ۱۲۰ برس بادشاہی کی۔ اسی زمانہ مین جب کہ اوس کی حکومت کا انتیسوان سال شروع تھا کہ طوج ترکی کا بیٹا اوٹھا۔ اور اوس نے منوچہر پر حملہ کیا۔ اور بلاد عراق سے اوسے نکال دیا۔ بارہ برس کے بعد پھر منوچہر کی قسمت نے پلٹا کھایا۔ اور اس لیے اپنے ملک سے اوسے خارج کر ڈالا اور بادشاہ ہو گیا۔ اور اٹھائیس ۲۸ برس اور حکومت کی۔

۲۱۴ منوچہر کا عدل انصاف نہرین نکالنا خندقین کھدانا یہ منوچہر بڑا عادل اور رعایا پرور آدمی تھا

اور دہقانی کا دستور مقرر کرنا اور افراسیاب سے لڑکر صلح کرنا۔

اسی نے سب سے پہلے شہرون کے گرد خندقین کھودنے کا قاعدہ نکالا ہے اور آلات حرب جمع کئے ہین۔ اور اسی نے سب سے اول دہقانی کا قاعدہ جاری کیا۔ اور ہر ایک گانون کے لیے ایک دہقان مقرر کیا ہے۔ اور وہان کے لوگون کو اوس کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ اسی کی حکومت کے ۴۰ سنہ مین ظاہر ہوئے تھے اور ہشام کے سوا اور لوگ کہتے ہین۔ کہ جب منوچہر بادشاہ ہوگیا۔ تو یہ اپنے دادا ایرج بن فریدون کے خون کا انتقام لینے کے واسطے ترکون کے ملک پر چڑھکر گیا۔ اور طوج بن فریدون اور اوس کے بھائی سلم کو قتل کیا۔ پھر اس کے بعد افراسیاب بن پشنگ بن رستم بن ترک جو ترکون کا مورث اعلیٰ ہے اور طوج بن فریدون کی اولاد مین تھا طوج کے قتل سے دو برس بعد آکر منوچہر سے لڑا۔ اور اوسے طبرستان مین آکر گھیر لیا۔ پھر دونو کی اس بات پر صلح ہوگئی۔ کہ طبرستان سے ایک تیر پرتاب پر دونو فریق کے بادشاہی کی حد مقرر کیجائے۔ اور یہ تیر پھینکنے والا ایک منوچہر کا آدمی ہو جس کا نام ایرشی تھا یہ شخص جب تیر پھینکتا تھا تو تیر اوس کا نہایت ہی دور جاتا تھا۔ جب اوس نے طبرستان سے تیر پھینکا۔ تو جاکر دریاے بلخ مین گرا۔ یہ دریا ترکون کی جو اولاد طوج مین تھی۔ اور منوچہر کی عملداریون کی سرحد قرار پایا۔ ہم کہتے ہین۔ کہ یہ بات اکاذیب اہل فارس مین سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے کہ ایک تیر اس قدر دور فاصلہ پر جاکر گرے۔

اور یہ بھی ذکر کرتے ہین کہ منوچہر نے دریاے فرات دجلہ اور دریاے بلخ سے بڑی بڑی نہرین نکالی تھین۔ اور ملک کو خوب آباد اور معمور کیا تھا۔

۲۱۵ ترکون کے حملہ کی وجہ سے منوچہر کا

کہتے ہین کہ منوچہر کے ۳۵ سنہ جلوس کے

اراکین سلطنت کے روبرو خطبہ۔ | بعد ترکون نے اوس کے ملک کے اطراف

مین آکر اوس کی رعایا کو لوٹا تھا۔ اس لئے اوس نے اپنی قوم کو سرزنش کی۔ اور کہا لوگو۔ یہ مت سمجھو کہ تمام جہان مین تم ہی تم ہو۔ دنیا مین اور بھی بہت لوگ رہتے ہین۔ جو ان مرد وہ ہین۔ کہ جو لڑتے اور دشمن کو اپنے اوپر سے دفع کرتے ہین۔ دیکھو ترکون نے تمہارے ملک کے اطراف کو لوٹا کسوٹا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اون کے اوپر چڑھائی کرنا موقوف کر دیا ہے۔ اور اسمین شک نہین کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ملک ہمکو آزمانے کے لیے عطا فرمایا ہے۔ کہ ہم اس مین اوسکا شکر کرتے ہین۔ یا کفران کرتے ہین اگر ہم کفر کرینگے تو وہ ہمین عذاب کرے گا۔ تمکو چاہیئے کہ کل تم سب میری پاس آؤ۔

جب دوسرے روز عمائد و اشراف اوسکے پاس آئے۔ تو وہ سروقد کھڑا ہوا۔ بادشاہ کو کھڑا دیکھکر حاضرین بھی کھڑے ہو گئے۔ منوچہر نے کہا۔ کہ تم سب بیٹھہ جاؤ۔ مین تو اس لیے کھڑا ہوا ہون کہ میری آواز تم تک پہنچ سکے اس واسطے وہ بیٹھہ گئے۔

پھر منوچہر نے کہا۔ کہ لوگو۔ یہ جو دنیا مین مخلوقات ہے۔ ان سب کا ایک پیدا کرنے والا ہے اور جو نعمتین ہین وہ سب اوسی کی دی ہوئی ہین۔ اون پر اوس کا شکر کرنا چاہیئے۔ اور اوسی قادر کی مرضی پر سر تسلیم خم کرنا مناسب ہے جو کچھہ ہونے والا ہے وہ ضرور ہوگا۔ اور خالق کے ہاتھہ مین کوئی شے مخلوق سے زیادہ ضعیف نہین۔ اور نہ کوئی خالق سے قوی ہے۔ اور مخلوق خالق سے کسی طرح نہین بھاگ سکتی۔ اور دنیا و دین کے امور مین فکر و اندیشہ کرنا روشنائی اور نور ہے۔ اور اوس سے غفلت کرنا تاریکی و ظلمت ہے۔ اس لئے ضلالت جہالت کا نام ہے اولین و متقدمین تو گزر گئے۔ اور دنیا ہمارے لیے چھوڑ گئے۔ اس لیے ہم بھی دنیا چھوڑ جائین گے۔ اور اونہین اولین کے ساتھہ ہم آخرین بھی ملحاوین گے

اللہ تعالیٰ نے ہمین یہ ملک دیا ہے۔ اس لیے ہم پر اوس کی حمد کرنا ضرور ہے اور ہم اوس سے
رشد وصدق اور یقین کی درخواست کرتے ہین۔ وہ ہمین نیک راستہ دکھائے۔
یاد رکھو کہ اراکین سلطنت پر بادشاہ کے اور بادشاہ پر اراکین مملکت کے حقوق ہوتے ہین
بادشاہ کا حق تو اراکین مملکت پر یہ ہے۔ کہ وہ اوسکی اطاعت کرین۔ اور اوسے نیک
صلاحین بتائین۔ اور اوس کے ساتھ ہوکر دشمنون سے لڑین۔ اور بادشاہ پر اون کا
حق یہ ہے۔ کہ اپنے اپنے اوقات معینہ پر اون کی تنخواہین دے۔ کیونکہ اوس کے سوا
اور کسی پر اونکو تکیہ اور بھروسہ نہین ہوتا ہے۔ اور وہی اون کا خازن ہے۔ اور رعایا کا
حق بادشاہ پر یہ ہے کہ اوس کی پاسبانی اور نگرانی کرے۔ اور رفق وملاطفت کے ساتھ
اوس سے پیش آئے۔ اور اوس پر ایسا جبر نہ کرے۔ کہ جس کے وہ متحمل نہ ہوسکین۔ اور
اگر اوس پر کوئی مصیبت آئے۔ اور خشکی کی وجہ سے اون کے باغات پھلین پھولین
نہین تو اون سے اوس کا خراج نہ لے۔ جو خشکی سے پیدا ہونے سے رہ گیا ہے
اور اگر کوئی اور مصیبت اوس پر آپڑے تو ایسا اوس کا معاوضہ کرے اور اونہین
تقادی دے کہ جس سے وہ آباد اور فارغ البال رہین۔ اور پھر سال دو سال مین اون
سے اپنا روپیہ اسطرح وصول کرے۔ کہ اون کی حالت تباہ نہ ہوجائے۔
یاد رکھو کہ بادشاہ مین تین باتین ہونا چاہئین۔ اول سچا ہو کبھی جھوٹی بات نہ کہے۔ دوسرے
سخی ہو اور کنجوسی سے دور بھاگتا ہو۔ تیسرے غصہ کے وقت مین جامہ سے باہر
نہ ہوجائے۔ کیونکہ تمام مخلوق اوس کے ہاتھ مین ہے اور ہاتھ اوس کا سب جگہہ پھیلا
ہوا ہے اور خراج اوسکے ہاتھ مین آتا ہے۔ اس لیے اوسے نہ چاہیئے کہ اپنے
لشکر اور رعیت سے جس کے وہ سزاوار ہین اوسے چھپا رکھے۔ اور اوسے چاہیئے

کہ اکثر خطائین معاف کردیا کرے کیونکہ جو بادشاہ معاف کردیتا ہے اوس سے کوئی بادشاہ زبردست نہین ہوتا اور نہ اوس سے زیادہ مدت تک برقرار رہتا ہے بادشاہ اگر معاف کرنے مین کبھی خطا بھی کرے تو یہ خطا اوس سے بہتر ہے کہ کسی کی تعذیب مین خطا کرے۔ دیکھو ترکون نے ہمارے ملک کے لینے کا ارادہ کیا ہے۔ تمہین چاہیئے کہ ہماری حمایت کرو۔ اور یہ حمایت فقط ہماری نہین بلکہ تمہاری اپنی ہی حمایت ہے۔ مین نے حکم دیدیا ہے کہ تمہین ہتیار دیدین اور لڑائی کا سامان مہیا کردین۔ اب مین جو تم کہو اوس مین شریک ہون۔ اور مین تمہارا صرف نام کا بادشاہ ہون۔ یاد رکھو کہ بادشاہ اوس وقت مین بادشاہ ہے کہ جب مخلوق اوس کی اطاعت کرے۔ اور اگر لوگ اوس کے برخلاف کرین تو وہ رعایا ہی ہے۔ بادشاہ نہین ہے یاد رکھو کہ مصائب کے وقت پر بڑا ہتیار صبر ہے۔ اور جان لو کہ جو کچھ ہونا ہے وہ ہوگا۔ جو شخص کہ دشمن کے جہاد مین مرے گا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس سے خوش ہوگا۔ یہ جہان ایک سفر ہے۔ اور مخلوق اپنے اپنے سامان باندھے ہوئے چل رہی ہے اپنے بوجھون کو جاکر دوسری دنیا مین کھولین گے" یہ ایک بہت بڑا خطبہ ہے ہم نے اسے مختصر کردیا ہے۔

جب خطبہ کرچکا تو اوس نے کھانا منگایا۔ اور سب نے بیٹھکر کھایا پیا اور پھر خوش خوش اوس سے رخصت ہوئے اس بادشاہ نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس حکومت کی ہے۔

۲۱۶ رائش اور ابرہہ یمن کے بادشاہ

ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ رائش جس کا نام حارث بن قیس بن صیفی بن سبا ابن یعرب بن قحطان تھا۔ اور یعرب بن قحطان کے بعد بادشاہ ہوا تھا منوچہر کے ہی زمانہ مین یمن کا بادشاہ تھا۔ اوسے رائش (یعنی مال و

دولت کا جمع کرنے والا اور کھلانے پلانے والا - اس لئے کہتے تھے کہ وہ بہت
مال غنیمت یمن کو لایا تھا - اسی سے اوسے لوگ رائش کہنے لگے تھے - پھر وہ
ہند پر چڑھکر گیا - اور وہان دشمنون کو قتل کیا اور اونہین گرفتار کر کے مال غنیمت کے ساتھ
لایا - پھر کوھستان طے کو گیا - پھر انبار پر حملہ کیا - پھر موصل پر جا دھمکا اور وہان سے
اپنی فوج اپنے ایک دوست کی ماتحتی مین جس کا نام شمر بن العطاف تھا ترکون پر
بھیجی - وہ ترکون کے ملک مین آذربیجان مین داخل ہوا - اور دشمن کی سپاہ کو قتل کیا
اور اون کے بچون کو گرفتار کر لیا - اور جو کچھ حال اوس کا وہان کے جانے مین گزرا تھا
اوسے دو پتھرون پر لکھا - یہ دو نو پتھر آذربایجان مین مشہور ہین -

پھر اس کے بعد اوس کا بیٹا ابرہہ بادشاہ ہوا - جس کا لقب ذوالمنار تھا - اور یہ لقب
اس کا اس وجہ سے ہوا تھا - کہ وہ بلاد مغرب پر چڑھکر گیا تھا - اور خشکی اور تری کی دو نو جانب
سے اوس کی انتہا تک چلا گیا تھا - راستہ مین جب آگے جاتا تھا تو اوسے
خوف ہوا تھا - کہ لوٹتے وقت راستہ شاید نہ ملے - اس لیے اوس نے جابجا
راستہ مین منارے بنوا دئے تھے - تاکہ اونہین دیکھکر اوس کے آدمی لوٹ آئین -
اور بعض اہل یمن یہ بھی کہتے ہین - کہ اوس نے اپنے بیٹے عبد بن ابرہہ کو مغرب کے دور ترین ملکونمین سے
کسی طرف بھیجا تھا - وہ وہان سے مال غنیمت اور قیدیونکو لیکر لوٹ آیا - اس لوٹ کے قیدیونمین ایک
بڑا بدصورت شخص تھا جس سے لوگ ذعر یعنی خوف کہا کرتے تھے - اسی سے لوگون نے عبد کو ذوالاذعار کا لقب
دیدیا تھا - اس لیے یہ ابرہہ یمن کے اون بادشاہونمین سے ہی جو ملکون مین دور دور گئے ہین -
ان یمن کے بادشاہون کا جو مین نے یہان ذکر کیا ہی وہ اس لیے کیا ہے کہ لوگ رائش کو منوچہر
کے عہد مین بتاتے ہین - اور کہتے ہین - کہ یمن کے بادشاہ بادشاہان فارس کے عمال اور صوبہ دار تھے -